جواہر فطرت

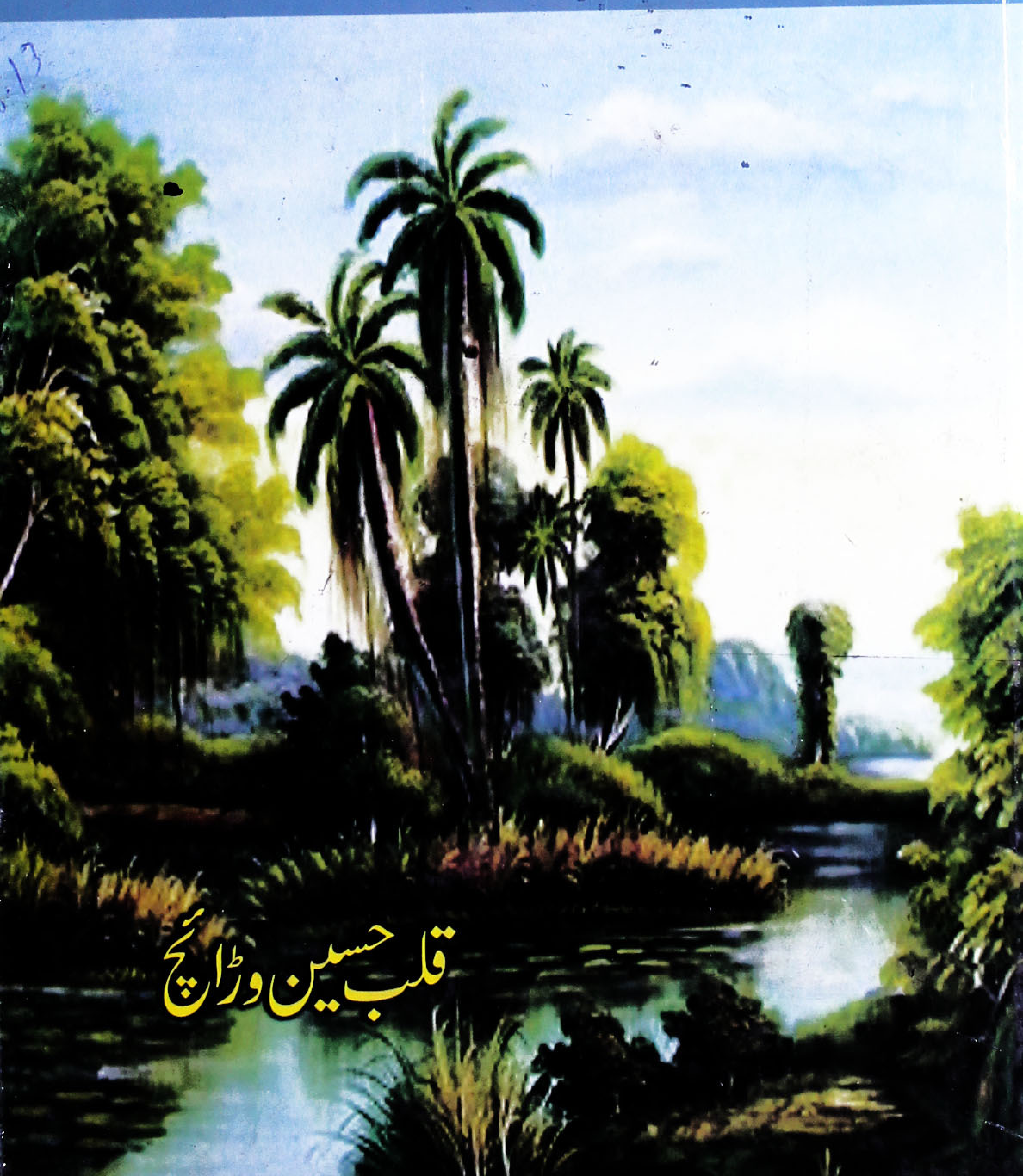

قلب حسین وڑائچ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُن لوگوں کو اپنے زخم مت دیکھاؤ

جن کے پاس تمہارے زخموں کے لئے

مرہم نہیں......!

جواہر فطرت

Marfat.com

Marfat.com

جواہرِ فطرت

فطرت کائنات کی کتاب حقیقت ہے

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
ذخیرہ
لاہور پاکستان

قلب حسین وڑائچ

علم وعرفان پبلشرز
الحمد مارکیٹ، 40۔اُردو بازار، لاہور
فون:37352332-37232336

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب .... جواہر فطرت

مصنف .... قلب حسین وڑائچ

ترتیب و پیشکش .... صفدر حسین ڈوگر

معاون و مددگار .... ارم فاطمہ MSC سائیکوجی، DSE، DIT، کنول فاطمہ MA پولیٹیکل سائنس

ایم اے سپیشل ایجوکیشن

تبسم فاطمہ ایم اے ایجوکیشن،

مریم فاطمہ بی۔اے

84043

ناشر .... گل فراز احمد

علم و عرفان پبلشرز، لاہور

مطبع .... زاہدہ نوید پرنٹرز، لاہور

سرورق .... ناہید

کمپوزنگ .... جاوید اقبال ڈار

سن اشاعت .... فروری 2011ء

قیمت .... =/250 روپے

ملنے کا پتہ ......

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ، 40۔اُردو بازار، لاہور

فون: 37352332-37232336

ادارہ علم و عرفان پبلشرز کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہِ کرم مطلع فرمادیں۔ انشاءاللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائیگا۔(ناشر)

Marfat.com

انتساب!

اُن بچوں کے نام......

جن کے ساتھ رہنے

کا خدا نے حکم دیا ہے

Marfat.com

نفرت ہے مجھے ان بہاروں سے
جہاں پھول کھلتے ہیں خوشبو نہیں ہوتی
قلبؔ

Marfat.com

فہرست مضامین

☆	---	حرفِ اول	9
☆	---	جواہرفطرت	15
☆	---	ایمان اور صفائی	23
☆	---	انسان کا سفر	25
☆	---	اے میرے خدایا!	27
☆	---	گھر کا دوسرا نام شوہر پرست عورت ہے	30
☆	---	دِل	33
☆	---	جھوٹے اور مکار لوگ	34
☆	---	کفن	39
☆	---	ہڈحرام	41
☆	---	شجرے سایہ دار	44
☆	---	پھول	46
☆	---	اطمینان	49
☆	---	عوام اور خاص	52
☆	---	خواہشات کا قتل	53
☆	---	کیف دل	54
☆	---	غیبت	55

Marfat.com

☆	---	میں اکتا گیا ہوں	58
☆	---	سیاست مذہب اور انسانیت	61
☆	---	ضبط	65
☆	---	اچھے ہو جاؤ	67
☆	---	وجودِ زن	68
☆	---	اسرارِ خفی	70
☆	---	احساس	71
☆	---	علم اور عقل	73
☆	---	تبسم	78
☆	---	قوت حواس	81
☆	---	نفرت	82
☆	---	غمی اور خوشی	86
☆	---	دو راستے ایک منزل	88
☆	---	موت کی لذت	89
☆	---	اللہ کی آواز	90
☆	---	کیا یہ سچ ہے۔ آو مل کر غور کریں	92
☆	---	مذہب	94
☆	---	خواب	96
☆	---	میرا ماضی	97
☆	---	حقیقت کے موتی	101

Marfat.com

حرفِ اول

جواہرِ فطرت کا عنوان انسان ہے اور مضمون انسانیت......!

میں اپنا قلم روح کے ذبیح خون میں ڈبو کے لکھتا ہوں...... وجدان سے جب میرا قلم گیان کی منزل پر پہنچتا ہے تو حقیقت الفاظ کے روپ میں مجھ پر ایسے ظاہر ہوتی ہے جیسے چاند اور سورج دونوں تاریک رات میں میرے اندر اور باہر روشن ہیں' مجھے ایک غیر مرئی طاقت کا احساس ہوتا ہے جس میں خود کو تلاش کرتا ہوں...... لکھتا میں ہی ہوں مگر میں نہیں لکھتا......!

آتشیں شیشہ کے فوکس سے نکلنے والی حرارت سے زیادہ میرے قلم کی نوک سے نکلنے والے الفاظ میں شرارے ہیں جو دل کی گہرائی میں چھپی حقیقت پر اثر انداز ہوتے ہیں اور قاری کا دل بھی ایسے ہی محسوس کرتا ہے

جیسے لکھاری کے دل نے محسوس کر کے لکھا ہے یہی وہ تحریریں ہیں جن میں زندگی ہوتی ہے' زندہ انسان کا بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے اور اس کی روح کا سفر جاری رہتا ہے...... مرتبہ اور مولفہ میں یہی فرق ہے۔

انسان کے پاس جتنی صلاحیت' جذبہ' ارادہ کی قوت' قوت بصیرت وادراک دنیا جہاں کی قوتوں کا مرکز اور منبع ہے وہ کوئی تحریر ہے...... وہ کسی کے قلم سے بھی ظاہر ہو سکتی ہے مگر شرف اسے حاصل ہوگا جو ان فطرت کے جواہر کو پانے کی تمنا رکھتا ہے جو ہمارے اردگرد بکھرے پڑے ہیں۔

انسانیت انسان کا مذہب ہے دیگر لوگوں کے مذاہب ہیں جن کے مطابق نہ عمل کرتے ہیں اور نہ ہی زندگی گزارتے ہیں' قتل وغارت' دہشت گردی' فرقہ واریت پر عمل پیرا ہیں۔ مذہب انسانیت کا تعارف ہے......! زندگی بسر کرنے کا اک رویہ ایک احسن طریقہ ہے پوری انسانیت کا وجود صرف اس

Marfat.com

سے ظاہر ہو گا جسے خدا اپنا بندہ تسلیم کرے گا......!

جواہر فطرت میرے ادراک کا وہ مجموعہ ہے جسے میں نے صرف محسوس ہی نہیں کیا بلکہ میں نے اپنی ذات پر تجربہ کر کے تحریر کیا کہ جو کچھ میں لکھتا ہوں کیا اکثریت لوگوں کی اسی طرح سوچتی ہے اور اکثر لوگوں کے مسائل یہی ہیں پھر ان کا کوئی نتیجہ دینا لکھاری کے ذمہ ایک قرض ہے۔ادھوری اور سوالیہ تحریر پیاسی اور خشک ہوتی ہے قاری کی فکر کو جھنجھوڑنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

ہر انسان کی الگ دنیا ہے مگر انسانی ضمیر کی ایک ہی دنیا ہے کہ جو کام انسانیت کی شرمندگی کا باعث ہو وہ نہ کیا جائے جس سے آپ کا نفس اور اندر والا انسان مطعن نہ ہو......

جواہر فطرت کے چھوٹے چھوٹے جملوں میں بڑی بڑی باتیں ہیں جو انسان کی روزمرّہ کی طلب ہے مگر انسان خود کو وہ مقام نہیں دے پا رہا جس عظیم مقام پر اللہ تعالیٰ انسان کو فائز دیکھنا چاہتا ہے.....

خدا اپنی حمد اور تعریف چاہتا ہے اور کائنات میں صرف انسان ایسی مخلوق ہے جسے یہ صلاحیت عطا کی ہے کہ فطرت سے ایسے مناظر اپنے اندر سمو لے جس سے اس کا باطن صاف اور شفاف ہو جائے ایسے بہت سے مناظر میں نے جواہر فطرت میں پیش کئے ہیں اب قاری کی بصیرت پر منحصر ہے کہ وہ وہ چیزیں اپنے اندر سے باہر نکال سکتا ہے جو پروردگار نے اس کے اندر ودیعت کی ہوئی ہیں ۔انسان مطلب پرستی چھوڑ دے کلیات مطالب سے ہاتھ اٹھا لے اور دیانتداری کو اپنا لے تو وہ جواہر فطرت کی ہر تحریر سے لطف اندوز ہو گا۔

جواہر فطرت ایک خاص زاویہ سے انسان کے اندر سے فکر کے موتی چن لیتی ہے اور پیاسی فکر میں تقسیم کر دیتی ہے ۔ کتاب کا نام جواہر فطرت ہے اور اس کا عنوان انسان اور مضمون انسانیت ہے......!

آؤ! پڑھ کر دیکھیں کیا واقع ہی اکثر باتیں اس میں ایسی ہیں جو سب انسانوں کے درمیان مشترک ہیں اور ہر انسان بلا امتیاز مذہب وملت ایسا سوچ سکتا ہے...... ہاں یا نہ کا جواب آپ کے اندر سے آپ کا ہمزاد دے گا......ضرور......!!

خودداری اور شرافت نفس انسان کا جوہر فطرت ہے جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا گویا اس نے

Marfat.com

فطرت کی معرفت سے آگاہی حاصل کرلی۔خودداری یہ ہے کہ انسان خود کو شرمندہ ہونے سے بچالے ......اسے خودآگاہی کہتے ہیں۔جواہر فطرت میں انسان کی ذات کی ظاہر و باطن سے شناسائی' معاشرہ کی فلاح و اصلاح اور انسانیت کی تعمیرِ نو اور حفاظت کے فارمولے ہیں۔

جواہر فطرت میں کتاب حقیقت کے حوالہ جات ہیں اور الفاظ کا پیرہن فکر کو پہنا دیا گیا ہے۔تحریر کو پڑھ کر قاری اپنی ذات بھول جائے اور اس کی روح اس کے وجود کو محسوس نہ کرے تحریر میں اتنا گم ہو جائے کہ وہ خود کی تلاش میں نکل پڑے......!

مادی زندگی میں انسان اتنا الجھا ہوا ہے کہ وہ فطرت سے ہم کلام ہو......مظاہر فطرت میں کھو کر روح کی معرفت کو پا سکے ممکن نہیں...... ! شعور اور احساس کی گہرائیوں میں جب تک حقیقت کو پیوست نہیں کرتا انسان زمانہ کی ٹھوکریں کھاتا پھرے گا......اسے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ تمام دولتوں کا اصل مالک خدا ہے اور انسان کے پاس جو کچھ ہے وہ عارضی اور امانت ہے۔ فطرت کے اندر جب انسان اترے گا تو اسے معلوم ہو گا کہ جو کچھ اس نے زندگی میں خرچ کیا ہے وہ اس کا نہیں تھا وہ تو صرف امین تھا اس طرح انسان کو احساس برتری نصیب ہو گا۔

جواہر فطرت کو پانے سے انسان خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے اور اس پر ایک ٹھنڈے سایہ کا احساس ہوتا ہے جس میں راحت اور سکون ہوتا ہے۔مظاہر فطرت میں انسان جب جھانکے تو اسے اپنی شبیہہ نظر آئے انسان اپنے نفس کی آواز سنے اور اس کے الفاظ کی شیرینی محسوس کرے۔

جواہر فطرت یہ ہے کہ فطرت کی ہر شئے بولتی محسوس ہو......انسان اپنے اعمال کا صرف جواب دہ نہیں ہو گا بلکہ دوسروں کے اعمال میں بھی حصہ دار بنتا ہے۔جن کی پوری زندگی خزاں کی طرح بسر ہوتی ہے وہ فطرت کے نظاروں سے محروم رہتا ہے میرے بولتے ہوئے الفاظ وہی سمجھ سکے گا جس کے اندر زندہ روح اور پاکیزہ نفس ہے۔الفاظ کی ترتیب ہی دراصل ان کا حسن ہے جب تک الفاظ دل کی گہرائیوں میں نہ اتریں یہ بے اثر رہیں گے جو اپنے شعور اور احساس کو زندہ محسوس کرے گا وہ لطف اندوز ہو گا۔

جس انسان کے اندر کوئی جوہر نہیں وہ فطرت کے جواہر کو پانے سے قاصر رہے گا۔رات کی تاریکی میں جلتے ہوئے چراغ کی طرح جواہر فطرت میں الفاظ کا استعمال ہے......تاریک زندگی میں

Marfat.com

روشنی پیدا ہوتی ہے......تحریروں میں بے ساختگی ہے......ادبی نفاست ہے۔

جواہر فطرت کی معرفت کو پانے کے بعد انسان میں ایک اڑان کی تمنا جنم لیتی ہے کہ وہ آشیانوں سے نکل کر خلاء بسیط میں پرواز کریں اور اپنے بند ذہنوں کو کھول کر محسوس کریں کہ اس میں تمام باتیں وہی ہیں جو انسان پہلے جانتا ہے صرف یاد دہانی کرائی گئی ہے۔

جب انسان کے اپنے مقدس آنسو اسے پاک کریں گے تو جواہر فطرت کے آثار نظر آئیں گے......ریاکار اور مکار ذہن پر ان الفاظ کا کوئی اثر نہیں ہوگا جو جواہر فطرت میں استعمال ہوئے ہیں۔

کتاب آخری مراحل پر تھی مگر نام زیر تجویز تھا کہ ایک گرم دوپہر کوئی ان دیکھی قوت ظاہر ہوئی جس کا میں تصور نہیں لا سکتا مگر آواز سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی معصوم کی آواز ہے اس نے دریافت کیا کہ اپنی کتاب کا نام کیا رکھا ہے تو میں نے جواب دیا ابھی زیر غور ہے تو اس نے اشارہ کیا تو میں نے دیکھا کہ نام ''جواہر فطرت'' لکھا پایا لہذا میں نے اپنی اس کتاب کا نام جواہر فطرت رکھا۔

اس کتاب میں عالم وجدان کی وہ کیفیات ہیں جو پڑھنے والا محسوس کرے گا کہ یہ سب داستان اس کی ہے۔الفاظ کا پیرہن سجائے بلند روحیں خوشنما عبادتوں کا لباس زیب تن کئے پاکیزہ نفوس کے گرد چکر لگاتی اور صاف' شفاف دلوں کو ہدایت کی شمع لے کر منزل صراط مستقیم کی طرف متوجہ کر رہی ہیں۔نفسانی خواہشات کو روندتی ہوئی انسان کو اس کی اصل منزل کا پتہ دیتی ہیں۔کبھی کبھی نہایت تلخ الفاظ انسان کی بیہودہ زندگی کا منہ چڑاتے ہیں۔یہ دلوں پر اترنے والے ہوا و ہوس کو پامال کرتے ہیں اور ضمیروں کو پست سوچوں سے زبردستی علیحدہ کرتے ہیں۔باطل خواہشات اور باطل عقیدتوں کا قلع قمع کرتے ہیں۔کبھی نورانی عقل کی روشن دنیا میں لے جاتے ہیں......کبھی انسان کے ضمیر کو جھنجھوڑتی ہیں اور مادہ پرستی سے علیحدہ ہونے کا عندیہ دیتی ہیں۔

وہ لوگ بے نصیب ہیں جن کو عقل سلیم عطا کی گئی ہے مگر وہ جواہر فطرت کی اصلیت کو پانے سے قاصر ہیں۔آنکھیں تو ہیں مگر ان میں بصیرت نہیں وہ صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔کائنات کے ہر ذرہ میں علوم کے پہاڑ ہیں ان سے آگاہی کے لئے ادراک کی منزل چاہئے کوئی لکھاری اپنے ادراک سے آگے کوئی لفظ نہیں لکھ سکتا ہے لہذا میں نے بھی جو محسوس کیا ہے وہی تحریر میں لایا ہوں بلکہ جس کا

Marfat.com

اذن ہوا ہے وہ آپ کے روبرو رکھ دیا ہے۔

روح کی مسرت ہی ان جواہر کو پا سکتی ہے جو فطرت کے اندر پنہاں ہیں اور وہ پا سکتے ہیں جو قناعت پرست ہیں ...... دولت مند ان سے محروم رہتا ہے۔ خوبصورت الفاظ اور ان کا استعمال جواہر فطرت کو اجاگر کرتے ہیں ...... ادب شناس انسان ہی اس راز کو پا سکتا ہے۔ غمی اور خوشی ان دونوں سے آپ فطرت کے رازوں کو پا سکتے ہیں' انسان جب اپنی ادنیٰ حیثیت پر غور کرے......! انسان جب سوچے کہ کل کی بات ہے وہ بچہ تھا اور کیسے وقت گزر گیا کہ اب وہ بوڑھا ہو گیا ہے اور وہ بوڑھے کہاں چلے گئے جو ہمارے بزرگ تھے ان کے پیچھے ہم ضرور جائیں گے۔ روح جب شکستہ دل لوگوں کے غم میں شریک ہوتی ہے تو ان کی حقیقت کو پانے کی تمنا کرتی ہے۔

جب زندہ روح قانون فطرت کا مطالعہ کرتی ہے تو سرگوشی کے لہجے میں کوئی طاقت اس پر فطرت کے راز ظاہر کر دیتی ہے ...... جو فطری عناصر کا مذاق اڑاتے ہیں ان کے نصیب میں جواہر فطرت کی جھلک نہیں......

جو ساری زندگی ایک ہی رخ سے گزار دیتے ہیں وہ لانصیب ہیں زندگی کے پہلے پہر سے آخری پہر تک بے حسی میں غرق رہتے ہیں وہ فطرت کے کسی جوہر کو پا نہیں سکتے ...... جنہوں نے کتاب فطرت کا ایک ورق بھی الٹ کر نہیں دیکھا انہیں کبھی معلوم نہیں ہوگا انسان کی حقیقت کیا ہے۔ وہ دراصل بے روح لوگ ہیں ...... دنیاوی مفاد میں گھرے ہوئے بے سلیقہ اور جاہل لوگوں پر یہ راز کبھی فاش نہیں ہوگا کہ فطرت کے مطالعہ سے انسان خدا کے کتنا قریب ہو جاتا ہے۔

میرا دل خون کے آنسو روتا ہے جب حیوان صفت لوگوں سے معاملہ پڑتا ہے ...... جب دنیوی علوم کے نام نہاد ماہر لوگ دانستہ بغاوت کے مرتکب ہوتے ہیں اور مفاد کی چکی پر بیٹھ کر زور زور سے اسے گھماتے ہیں ...... غرور پرست خدائی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے باغی لوگوں پر فطرت کبھی ظاہر نہیں ہوتی ...... جواہر فطرت میں سے صرف نیکیوں کے چشمے پھوٹتے ہیں ...... جواہر فطرت سے انسان تنہائی اور اکیلے پن کی صحبت سے خود لطف اندوز ہوتا ہے۔ غرور نفس میں مبتلا لوگوں کے پاس اندھی آنکھیں ہوتی ہیں۔

Marfat.com

فطرت کی معرفت کو پانے کے بعد صداقت کی عریانی اور حقیقت کی بے نقابی ظاہر ہو جاتی ہے ......غلام ذہن اور بند فہم اس معرفت کو پا نہیں سکتے ......انسان کی زندگی میں ایک ساعت بھی اسے نصیب نہ ہوئی ہو جس نے فطرت کے پردوں کو چاک کیا ہو وہ بے نصیب رہا ہو......زندگی کا تمام لطف فطرت کے نظاروں میں ہے...... جب فطرت کے ابدی اسرار منکشف ہوں تو زندگی پُر لطف ہو جاتی ہے۔

جواہر فطرت رُوحانی کیفیات کو سیراب کرتے ہیں......انسانی قلب ونظر مسرور ہوتے ہیں...... شجر زندگی کی ہر شاخ پر پھول کھلتے ہیں...... جب بھی زندگی کو محسوس کرو تو جواہر فطرت کا کوئی ورق الٹ کر خود کو مطمئن کر لیا کرو......اِس کے ہر لفظ میں میری فکر کا تازہ اور گرم لہو دوڑ رہا ہے۔

جواہر فطرت میں زندگی کی لطافتیں ہیں ......مزاج کی چاشنی ہے...... وجود کیف ہے...... وجدان ہے بلکہ اس میں کھو جانے سے حسین موت جیسا مزہ ہے......خود کو کھو کر اسے پایا جا سکتا ہے۔

اگر جواہر فطرت کے مطالعہ کے دوران آپ کے ضمیر میں' احساس میں' شعور میں' دل میں' دماغ میں' نفس میں کوئی انقلاب ظاہر ہونے کی تمنا کرے تو اسے روکنا مت اس کے ساتھ ساتھ ہو لینا اور مجھے ساتھ ساتھ یاد رکھنا یہ پاگل اور دیوانہ کون ہے جو جواہر فطرت کا تعارف کرواتا پھر رہا ہے......بس اپنے اور میرے قلب کے لئے دعا کرنا......میرا قلب ہی تو خدا کے خوف سے بھرا ہوا ہے میرے قلم میں اک انقلاب ہے جو ظاہر ہونے کی شدت سے آرزو لئے ہوئے ہے۔ میں انسانیت کا مقروض ہوں اور یہ تحریریں اُس قرض کا صدقہ ہے۔

قلب حسین وڑائچ

ادراک ہاؤس شادیوال گجرات

Marfat.com

جواہر فطرت

اعتبار............ کہنے کو ایک لفظ ہے مگر زندگی کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ کہتے ہیں کسی پر اعتبار نہ کرنا اور اگر کرو تو اپنی آنکھیں بندمت کرنا اور آنکھیں بند کئے بغیر اعتبار کر بھی لو تو دل کی نہ سننا اور دل کی سن بھی لو تو دماغ کو حاضر رکھنا مگر زندگی اس ایک کشمکش میں ہی بسر ہو جاتی ہے کہ انسان کس پر اعتبار کرے اور کس پر نہ کرے کوئی تو ایسا با اعتبار ہو جو دل کی سنے اور دل کی کہے مگر کہاں سے ایسا ملے جو آنکھوں کے راستے دل کے دروازے پر دستک دے اور پھر اس کی سچائی روح میں خوشبو کی طرح پھیل جائے۔

قلب حسین وڑائچ کی تحریریں قاری کا وہ اعتبار ہیں جو لفظوں سے اہمیت حاصل نہیں کرتیں بلکہ دھڑکنوں سے دھڑکنوں تک کا اعتبار ہیں جو آخری دھڑکن تک اپنا معیار قائم رکھتی ہیں۔ وقت کے ساتھ لکھاریوں کی اکثر تحریریں اپنی اہمیت کھو دیتی ہیں کیونکہ اِن کی تحریروں میں وقت رکا ہوا محسوس ہوتا ہے مگر قلب حسین وڑائچ کی تحریر گردشِ ایام کی مانند ہے جو وقت کے ساتھ ٹھہراؤ نہیں رکھتی۔ اِن کی کوئی بھی تحریر کسی بھی موضوع زندگی پر پڑھنے کے بعد قاری یہ اعلانیہ کہتا ہے کہ اس کے بعد زندگی میں اور کچھ نہیں بھی حاصل ہے اور یہ ہی اختتام مگر جوں جوں آگے بڑھتا جاتا ہے موضوعات زندگی سے ہم آغوش ہو کر فہم وشعور کے راستوں پر چلتا اپنی ابتدا سے انجام تک کی واقفیت ہی حاصل نہیں کرتا بلکہ ازل سے ابد تک کا سفر کرتا ہے کیا کھویا ہے کیا پایا ہے اس کا بھی حساب کرنے لگتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ قلب حسین وڑائچ کی تحریروں سے شعور میں وہ شمع فروزاں ہوتی ہے جو اندھیری راہوں میں ضیاء بن جاتی ہے۔

''جواہرِ فطرت'' دیکھنے کو قلب حسین وڑائچ کے بے صوت وصدا الفاظ کی ایک کتاب ہے مگر

Marfat.com

سننے کو ایک ایک لفظ میں وہ گونج ہے جو آواز دیئے بغیر روح کی گہرائی تک سوچ کا تسلسل قائم کر دیتا ہے اور یہ تسلسل خاموشی میں جی اٹھنے کا پیغام دیتا ہے۔ فکر سنجیدہ اور فطرت کی دل ساز حقیقتیں ''جواہرِ فطرت'' میں قلب حسین وڑائچ کے قلم کا سفر ہیں جو قاری کو زندگی کی باریکیوں سے روشناس کرواتا ہے۔ مختلف عنوانات فطرت اور پھر اِن میں الفاظ کے بکھرے جواہر قاری کو اپنے نایاب ہونے کا احساس دلا ن کے ساتھ ان جواہرات سے اپنی زندگی سے بے چینی اور لایعنی کی کیفیت سے دور لے جاتے ہیں۔ اہل بصیرت کے لئے جہاں قلب حسین وڑائچ کی تحریریں اڑتے لمحوں کو احساس کے پیکر میں روک لیتی ہیں وہاں وقت کا تیز پرندہ بھی اپنے پَر سمیٹے نہ جانے کس بے ساختہ سی چبھن کا احساس دلاتا ہے۔ تب قاری ان کی تحریر کی تعریف کی بجائے ماضی کے اوراق کھولے اپنے حال و مستقبل کا گمان کیے بغیر آرزوؤں کے کشکول کو آنسوؤں سے بھرنے لگتا ہے...... ہاتھ خالی اور دامن میں صرف رسوائی مگر یہ تحریریں حوصلہ دیتی ہیں پھر سے جی اٹھنے کا' گر کر خود اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کا اور اصل منزل کی جستجو کا۔

''جواہر فطرت'' میں زندگی کی دہلیز پر جلتا ہوا چراغ قلب حسین وڑائچ کی تحریر ''انسان کا سفر'' میں اپنی روشنی کی وسعتوں میں یوں اضافہ کیے جاتا ہے کہ شب عروج میں اپنے وجود کی حقیقی پیاس کا احساس ہوتا ہے اور وقت کی چادر جسم سے لپٹی صبح کومل کا آغاز ہوتا ہے۔ قلب حسین وڑائچ تحریر فرماتے ہیں۔

''انسان کے ہر احساس میں اک وجود ہے۔ ہر اس وجود کے اندر اک زندگی ہے اور اس زندگی کے محور کا نام روح ہے جہاں انسان کی استعداد ختم ہو جاتی ہے وہ خدائی حدود کہلاتی ہے......!''

بتا انسان! تیرا سفر کہاں سے شروع ہوا تھا کہاں ختم ہوگا...... تجھے تو یہ بھی معلوم نہیں تم نے کتنے سانس لئے ہیں اور کتنے باقی ہیں پھر اپنے خالق سے بغاوت کیوں کرتا ہے......!

سانس...... زندگی کا عمل...... زندگی منور دل سے قائم...... دل بے نور اور سانسیں باقی ہوں تو زندگی تپتے سورج کی ڈھال پر نڈھال آخری سانس کا انتظار کرتی ہے وہ آخری سانس کہ جس کے بعد صرف خاموشی ہے نا ہی کوئی یاد کرنے والا اور نا ہی کوئی آنسو بہانے والا مگر منور دل کرنوں سے ہم

Marfat.com

آغوش دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سانس ہونے کی خوشی اور پھر نا ہونے پر ابدی زندگی۔
قلب حسین وڑائچ کی تحریریں دل کے شیشے پر پڑی گرد کو صاف کر کے پیامِ شعور دیتی ہیں اور جسم و روح کا سنگھ دعاؤں میں تاثیر بھر دیتا ہے یہ تحریریں مسلسل سوچ ہیں جو انسان کو باعمل کر دیتی ہیں یا پھر با عمل ہونے کا شعور بخش دیتی ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے واقعی قلب حسین وڑائچ خود نہیں لکھتے بلکہ ان کا قلم کوئی غائبائی طاقت کے زیر سایہ ہے جو اتنی گیرائی سے انسان کا احتساب کرتا ہے۔

بقول قلب حسین وڑائچ......!

''میں اپنا قلم روح کے ذبیح خون میں ڈبو کے لکھتا ہوں......وجدان سے جب میرا قلم گیان کی منزل پہ پہنچتا ہے تو حقیقت الفاظ کے روپ میں مجھ پر ایسے ظاہر ہوتی ہے جیسے چاند اور سورج دونوں تاریک رات میں میرے اندر اور باہر روشن ہیں۔ مجھے ایک غیر مرئی طاقت کا احساس ہوتا ہے جس سے میں اپنے اندر چھپے ہوئے خود کو تلاش کرتا ہوں......لکھتا میں ہی ہوں مگر میں نہیں لکھتا......!''

چہروں کی بناوٹی مسکراہٹوں میں دل کی ویران بستی میں پت جھڑ کے موسم کی اصل کہانی کو بیان کرنا بے حد مشکل ہے مگر چند صاحب اوصاف اس موسم کے آنے اور جانے کا تعین کر پاتے ہیں۔
قلب حسین وڑائچ کی تحریریں دل کی اداس بستی میں شعور کا دیپ جلا کر راہوں کو روشن کر دیتی ہیں اور پھر یہ موسم دل کی دہلیز پر بہاروں کا پیغام دیتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ جہاں قلب حسین وڑائچ کی تحریروں میں گہرائی اور بھی بڑھتی جاتی ہے وہاں ان کی تحریر کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس کے بعد کچھ نہیں مگر ہر آنے والے لفظ میں نئی روشنی' نئی شب بیداری اور نئی تدبیر لے کر سامنے آتا ہے۔
میں نے سوچا اور کئی بار سوچا خواہشات کے رنگ مٹائے مٹتے نہیں اور پھر یہ بڑھتے ہی جاتے ہیں...... ایسا کیوں ہوتا ہے؟ سوچ کا رخ بدلنے پر بھی بے صوت آواز دامن نہیں چھوڑتی۔
''جواہر فطرت'' میں بے حساب سوالوں کے جوابات آنکھوں کی دہلیز پر منتظر ہیں کہ کوئی ان جوابوں کا حصول کرے۔ جب قاری کی آنکھوں کے دروازے ''جواہر فطرت'' پر کھلتے ہیں تو گویا یہ دروازے اتھاہ گہرائیوں سے تاریکیوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ قلب حسین وڑائچ ''حقیقت کے موتی'' میں تحریر فرماتے ہیں۔

Marfat.com

''نصف شب کے بعد چراغ گل کر دو اور اپنی فکر کا چراغ روشن کر دو تو آپ کے دل سے نور ظاہر ہوگا دراصل وہ نور معرفت الٰہی ہوتا ہے جو نصف شب پاکیزہ دلوں پر ظاہر ہوتا ہے اور پاکیزہ دلوں پر نزول فرماتا ہے...... وہ نور الٰہی ہوتا ہے جس سے انسانیت کا راستہ معلوم ہوا ہے۔ انسان کو خود میں خدا ملتا ہے۔ شعور کی روشنی دراصل تاریک راتوں میں پنہاں ہے۔''

کہنے کو اکتیس موضوعات ہیں مگر ایک موضوع میں زندگی کے ایک پہلو کی طرف مکمل جانچ جس میں قاری اپنی زندگی کو خود جانچنے اور سمجھنے کا عمل کرتا ہے اور اس ایک موضوع پر نہ جانے کتنا وقت گزر جائے یہ محسوس ہوتا ہی نہیں کہ سوچ کے دریچے اپنی زندگی کے کس پہلو پر کھل جائیں کیونکہ وقت تو بیت جاتا ہے اچھا گزرے یا پھر بُرا مگر اس کو کیسے گزارا اس کا حساب دنیا میں بھی رکھا جاتا ہے اور آخرت میں بھی......!

محترم قلب حسین وڑائچ کی تحریر کا اصل مقصد وقت کی قید نہیں اور نہ ہی قاری کو لفظوں کے رموز میں گرفتار کروا کر اپنی تحریر کی چھاؤں میں روک لینا ہے بلکہ مقصد کچھ اور ہی ہے اور میں سمجھتی ہوں یہ مقصد اصلاح کا مقصد' دنیاوی اور اُخروی اصلاح' بغیر کسی لالچ کے۔

''غمی اور خوشی'' کے موضوع میں تحریر فرماتے ہیں۔

''اے خوشی! میں اور تُو دونوں انسانی دل میں یکجا ہیں اور ہمارا خالق بھی وہیں رہتا ہے۔ انسان نے کبھی غور ہی نہیں کیا کہ خوشی کب آتی ہے اور غمی کب...... اسے ہم دونوں کا شعور ہی نہیں۔''

اور یہی ایک حقیقت ہے ہم غم اور خوشی دنوں کا شعور نہیں رکھتے کیونکہ خوشی میں چڑھتے سورج کی مانند ہر ایک چیز کو واضح اور صاف دیکھتے ہیں جیسے تمام کائنات ہمارے ساتھ ہو۔ سورج کی کرنیں ہاتھوں میں لئے اور خوشیوں کے استقبال میں سینہ تانے کھڑے رہتے ہیں اور اس میں اپنے آپ کو بھی موند لینے کی ناکام کوشش کرتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ یہ غم اللہ کی طرف سے ہے اور یہ آزمائش ہے اور خدا کی مرضی ہے۔ اگر اس ایک فقرے سے آگاہ ہو جائیں تو غمی جلد ہی خوشی میں بدل جائے۔

قلب حسین وڑائچ کی تحریروں کی خاصیت قاری کا سفر ہے جس میں جہاں لفظ وسیلہ خوشبو ہیں وہاں زندگی کے صحرا کے پار میٹھا پانی قاری کی پیاس بجھانے کے لئے بیقرار ہے۔ جب قاری ان کی

Marfat.com

تحریر کو پڑھتا ہے تو جہاں وہ بے شمار پھولوں کو اکٹھا کرتا ہے وہاں اس کا دامن کانٹوں سے بھی الجھتا ہے کیونکہ وہ حقیقتیں جن سے ہم آنکھیں بند کئے گزرنا چاہتے ہیں وہ کبھی ہمارا دامن نہیں چھوڑتیں۔

دل بھی ایک پنجرے میں قید ہے جس کے دھڑکنے اور پھڑکنے کا احساس اس کی سانسوں سے تو ہوتا ہے مگر سانسوں کا کیا مطلب ہے اور دل کی آزادی کیا ہے اس سے انجان انسان وہم وگمان کی وادیوں میں اس کی ازادی کی تلاش آخری سانس تک جاری رکھتا ہے۔ قلب حسین وڑائچ کی تحریریں دراصل انسان کی اس تلاش کو منزل دیتی ہیں کہ ہم جہاں سکون وراحت کی طلب لئے پھرتے ہیں وہ مقام اور زیادہ الجھنوں میں داخل کردے گا۔

''جواہر فطرت'' میں موضوعات تتلی کی مانند ہیں جس کو چھو کر اگر چھوڑ دیا جائے تو ہاتھوں پر ان کا رنگ باقی رہتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ جواہر فطرت کو پڑھنے کے بعد یہ رنگ ہمیشہ کے لئے دل پر نقش ہو جاتا ہے۔ اپنی ہی دھڑکنوں کو واضح طور پر سنا جا سکتا ہے' وہاں قاری کی آنکھیں الفاظ کے روشن ستاروں سے اپنی زندگی کے اصل مقصد سے آشنا ہو کر اس چاہت کے دیپ جلاتا ہے جو ہمیشہ رہے گی اس کو زوال نہیں آئے گا اور یہ محبت دائمی' اُخروی فلاح کی ضامن رہے گی۔

میں سمجھتی ہوں جواہر فطرت میں جہاں وقت کے ساتھ محترم قلب حسین وڑائچ صاحب کے قلم کی مضبوطی بڑھ گئی ہے وہاں چڑھتے سورج کے ساتھ خوشبوؤں' روشنیوں کا سنگھم ہے جو شب نور میں پھولوں کی سواری پر دلِ بے تاب کو قرار دیتا ہے۔ ایک ایک لفظ ڈھیرے ڈھیرے جگمگاتی روشنی کے ہمراہ مایوسیوں اور محرومیوں سے دور بہاروں کی رُتوں میں لے جاتا ہے۔ بعض اوقات ان کی تحریر کو پڑھتے پڑھتے پلکیں بھیگ جاتی ہیں مگر یہ بھیگی پلکیں بارش کے بعد کے اجلے موسم کی طرح زندگی کے ہر پہلو پر قوسِ وقزاح کی طرح آسمان کو صاف وشفاف کر دیتیں ہیں۔ دل کی راہ گزر پر چلنے کا حوصلہ ہی محترم قلب حسین وڑائچ صاحب کی تحریر دیتی ہے۔ ہر الجھن کو سلجھن میں کیسے بدلا جا سکتا ہے اس کا حل جواہر فطرت میں واضح ملتا ہے۔

ساحل سمندر پر کھڑے ہو کر سمندر کی گہرائی کا' اس کے پانی کی ٹھنڈک کا اور اس کے اندر چھپے رموز کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا ایسے ہی جواہر فطرت کو مکمل پڑھے بغیر اس کی زندگی سے وابستگی کا اندازہ

Marfat.com

نہیں لگایا جاسکتا۔اس کا کون سا موضوع کتنا زندگی سے وابستگی ہے اس کا بھی ذکر کرنا مشکل ہے کیونکہ کوئی بھی فقرہ ایسا نہیں ہے جس کا زندگی سے مثبت واسطہ نہ ہواور زندگی کے منفی رویوں کو جس انداز سے مثبت رویوں میں تبدیل کروانے کی کوشش کی گئی ہے وہ بھی لکھاری کے عمدہ اور ارفع مقام کی ضامن ہے۔

''جواہر فطرت'' کے ایک موضوع ''حقیقت کے موتی'' میں تحریر کرتے ہیں۔

''جاگتے ہوئے خواب اس لئے دیکھتا ہوں کہ میں زندگی کو احساس دلاسکوں کہ میں زندہ ہوں ۔خواب صرف وہ نہیں جو سوتے میں دیکھے جاسکتے ہیں خواب وہ بھی ہوتے ہیں جو زندگی کی تعبیر کو بدل دیں اور جاگ کر دیکھے جائیں۔خواب ہی دراصل زندگی ہے مگر جاگ کر دیکھنا ضروری ہے۔''

خواب تو ہر انسان دیکھتا ہے۔خواب تو زندگی کا دوسرا نام ہے ان کے بغیر زندگی ادھوری' انسان ادھورا اور ان کے بغیر ادھورا سارا سنسار مگر تعبیر کس کو کیا ملے کیا معلوم' جاگتی آنکھیں جو خواب بنتی ہیں تو پھر اُن کی تعبیر بھی ضروری ہے محترم جناب قلب حسین وڑائچ صاحب کی تحریر کی خاص بات یہ بھی ہے کہ وہ ایک خاص طبقے کی سوچ کی نمائندگی نہیں کرتے بلکہ ان کی تحریر ہر ایک کے لئے مشعل راہ ہے۔

جناب قلب حسین وڑائچ صاحب کو جہاں اپنے قلم پر عبور ہے وہاں ''جواہر فطرت'' میں ہمیں شاعری کا لمس ملتا ہے۔''میرا ماضی'' کہنے کو ایک آزاد نظم ہے مگر زندگی کا مکمل احاطہ۔ایک ایک لفظ روح کے تار چھیڑ جاتا ہے گزرے وقت کی قیمت کا احساس اس کے گزر جانے پر ہی ہوتا ہے۔کیا پایا کیا کھویا اس کا حساب بے حد مشکل......!

جب میں ماضی میں جاتا ہوں
میرے چشم بھاری ہو جاتے ہیں
میری آنکھ سے اشک جاری ہو جاتے ہیں
جب وہ پیارے مجھے یاد آتے ہیں
جو بہت پہلے بچھڑ چکے ہیں
وہ میرے اشک پونچھتے تھے

Marfat.com

وہ پیار اب کہاں ہے
قبر میں آرام فرما رہا ہے
عرصہ ہوا میرا ان سے رابطہ نہیں ہوا
شاید میں انہیں بھول گیا ہوں

اور یہی حقیقت ہے ماضی میں جا کر دل غم سے نڈھال اپنی جائے پناہ کی تلاش کرنا چاہتا ہے مگر وہ جائے پناہ جو اس کا قیمتی سرمایہ تھی وہ بھی ماضی کے اوراق میں گم ہو جاتی ہے۔ کس سے دل کی کہیں اور کیا کہیں...... ہجر کا صدمہ...... زرد چہرہ...... آنکھوں سے گرتے موتی...... مگر ہاتھ خالی۔

قلب حسین وڑائچ جہاں اپنے ماضی کی بستی میں جگنو کی روشنی سے لفظ تراشتے ہیں وہاں اس جگنو کی ہلکی سی لَو قاری کے ماضی پر گرے پردوں کو اٹھا کر اصل منزل کا رستہ دیکھا دیتی ہے۔ آج جو ہمارے پاس ہے اس سے جو حاصل کرنا ہے کر لو جو گزر گیا تو ماضی......!

''جواہر فطرت'' کا ہر لفظ نایاب ہے اور وہ اپنی جگہ قیمتی ہے مگر جب ہماری نظریں ''کفن'' کی تحریر کو چھوتی ہیں تو بیداری کا احساس دل کی بنجر زمین پر رب کا فضل کمانے کا گُل کھلاتا ہے۔ خود کو کفن میں دیکھنا اور تہہ زمین اتارنا ناممکن ہے۔ اس تحریر میں اپنا جسم جہاں سفید کپڑے میں لپٹا ہوا دیکھتے ہیں وہاں اپنے ہاتھ خالی بھی...... بیچارگی کی فضا اور تنہائی کی اذیتیں...... دنیا سے بے نیازی اور قبر کی طرف قدم...... اصل جائے پناہ کے لئے کچھ بھی نہیں بلکہ گناہوں سے دامن لبریز۔ اس تحریر کو پڑھتے کئی بار قاری نہ جانے کتنی دیر کے لئے رُک جاتا ہے۔ اس دنیا اور اس کے رہنے والوں سے بے خبر نہ جانے کس سوچ اور کس حقیقت کا سامنا ایسا ہوتا ہے کہ آنکھوں میں صرف آنسوؤں کی روانی اور دل میں گہری اداسی......!

''کفن'' میں تحریر کرتے ہیں۔

''ہم ساری زندگی ایک کفن کے لئے گزار دیتے ہیں وہ بھی نہ جانے کون پہنائے...... کیسا نصیب ہو۔ کفن پوش مردوں نے میرے کفن میں لپٹی ہوئی میت کے ثواب کے لئے دعا کی میری روح ان سب روحوں سے رابطے پر آمادہ تھی مگر انہوں نے اپنی روحوں کو حبسِ بیجا میں رکھا ہوا تھا اور وہ

Marfat.com

سمجھ رہے تھے کہ شاید کفن صرف میرے ہی لئے ہے......اس لئے انہوں نے دُعا کی جو بے اثر ہوتی ہے''۔

محترم جناب قلب حسین وڑائچ کی تحریریں دھڑکنوں کو تیز اور آنکھیں اشک بار کر دیتی ہیں ان کا قلم ایک ایک سانس کی قیمت ادا کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور اپنے بے مثل ہونے کا ثبوت بھی دیتا ہے ۔اِن کی تحریروں میں جہاں حقائق کا نور ہے وہاں معصومیت کا ظہور ہے۔

''جواہر فطرت'' میں ہمیں جا بجا بکھرے ہوئے جواہر ملتے ہیں جو ان کو حاصل کرے گا وہ دنیا کا سب سے امیر آدمی بن جائے گا اور خدا کی نظر میں متقی اور جو حاصل نہ بھی کر پائے اس کے شعور میں بھی سوچ کا دیپ ضرور جلے گا''۔

اِن کی تحریروں میں ایک تسلسل ہے مثل زنجیر ہیں الفاظ' معانی اور مفاہیم ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ایسے معلوم ہوتا ہے لکھاری قاری کے سامنے بیٹھ کر اُسے علوم معرفت سے آگہی بخش رہا ہے اُس کے باطن سے حقائق کھینچ کر باہر لا رہا ہے خودی او بخودی کے فاصلے مٹا رہا ہے۔ انسان کے اندر سے غلاظتیں دھو رہا ہے اور حقیقت کا چہرہ دکھا رہا ہے' طرز بیاں کا انداز انوکھا ہے بڑے پیار سے الجھے ہوئے مسائل کی گتھیاں سلجھا رہا ہے۔

ملکہ طالب ایڈووکیٹ
ایم اے اردو
ایم اے ہسٹری
ایل ایل بی

84043

Marfat.com

ایمان اور صفائی

ایمان اور صفائی ایک دوسرے میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ جہاں ایمان ہے وہاں صفائی ہے اور جہاں صفائی ہے وہاں نصف ایمان ہے اگر ایمان نہیں تو باطن صاف نہیں اور اگر ایمان ہے تو ظاہر صاف ہونا ضروری ہے۔ جن کا آدھا ایمان ہے وہ آدھے بخشے جائیں گے اور جو کل ایمان ہے وہ سب ایمان والوں کو بخشوانے کی سند دے گا۔

جن کے دل ایمان افروز ہیں وہ اندر اور باہر سے صاف ہیں۔ جن کے دماغ میں صرف ایمان ہے اور باہر صفائی نہیں رکھتے وہ فریب زدہ ایمان پر یقین رکھتے ہیں اور جن کے صرف جسم صاف ہیں ظاہر اور باطن صاف نہیں وہی لوگ لا ایمان ہیں...... بے ایمان ہیں...... جھوٹی زبان سے سچے کلمات ادا کرتے ہیں اور عمل سے ان کی تصدیق نہیں کرتے۔

جن کے دل ایمان افروز ہیں وہ تھوکتے وقت بھی جگہ کا تعین کرتے ہیں...... وہ بولتے وقت بھی محفل کے ماحول کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں...... وہ بولنے سے پہلے الفاظ سے مشورہ گیر ہوتے ہیں وہ حاضر دماغ اور زندہ دل ہوتے ہیں وہ سخی ہوتے ہیں بلکہ غنی ہوتے ہیں نہ ملنے کی خوشی نہ بچھڑنے کا غم...... مل گیا تو شکر الحمد للہ نہ ملا تو بھی شکر الحمد للہ......!

جو صرف ایمان پرست ہیں ایمان شناس نہیں وہ اپنا کوڑا کرکٹ اپنے دروازے کے سامنے پھینکتے ہیں وہ خوبصورت لباس پہن کر خوشبو لگا کر زبان سے غلیظ الفاظ اور کفر بولتے ہیں کفر کے فتویٰ لگاتے ہیں اور خود کافروں جیسی حرکات کر کے خوش ہوتے ہیں...... اپنے فریب زدہ دلوں کے دروازوں پر شیطان بٹھائے رکھتے ہیں ان کے نصیب میں نصف بھی نہیں گو وہ بہت صاف ستھرے نظر آتے ہیں اور سود نوا ایمان کا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں...... دہشت گردی اور فرقہ واریت پھیلانا اپنا فرض سمجھتے

Marfat.com

ہیں...... سوچتے کم ہیں اور بولتے زیادہ ہیں...... ایمان کے دعویدار ہیں مگر ایمان فروش ہیں...... ایمان کی بات بتاتے ہیں اور شیطان کو کہتے ہیں کہ کتنے پیسے لے کر دو گے۔

بھوکوں کو جنت کی خبر دیتے ہیں اور دولت مندوں کو خرید کر جنت دیتے ہیں۔ نورانی چہروں پر برائے فروخت کا بورڈ لکھ کر لگائے رکھتے ہیں اور توقع یہ رکھتے ہیں کہ جو یہ کہتے ہیں اس پر عمل کرو اور جو یہ کرتے ہیں وہ نہ کرو...... بس صفائی اور ایمان کو الگ الگ کرو آدھا ایمان ان کو دے دو جو صفائی کرتے ہیں اور آدھا ایمان ان کے کھاتے میں ڈال دو جو ایمان کی صرف باتیں کرتے ہیں اور لحہ لحہ ایمان کو دھوکا دیتے ہیں...... فریب دیتے ہیں......!

نصف ایمان کو صفائی والا لے جائے گا اور نصف ایمان سے گزارا کرنا پڑے گا۔ صفائی والا کافر اور جھوٹی زبان سے سچا کلمہ پڑھنے والا صاحب ایمان......!

صاحبو! اندر اور باہر سے یکساں صفائی رکھو...... ظاہر اور باطن میں یکساں ایمان...... خدائی رحمت کے دروازے کھلے ہیں کسی دستک اور سفارش کی ضرورت نہیں...... کسی بے ایمان اور جھوٹے پیر اور پیشوا سے تعویذ گنڈہ کی ضرورت نہیں...... نہ بیماری...... نہ پریشانی...... نہ مایوسی...... کتنا آسان علاج ہے

کیا یہ سچ ہے اپنی اس عارضی زندگی پر آزما کر دیکھو.................!!!

☆☆☆

Marfat.com

انسان کا سفر

وجود موجود کا ثبوت ہے..... تخلیق خالق کی دلیل ہے۔ جو شے پیدا کی گئی ہے اس کا کوئی خالق ہے..... خالق کا نام ایک ہے ''اللہ'' مگر اس کی صفات شئے کی صفت ہے صفت کا کوئی موصوف ہے.....!

اللہ کے آئین میں ترمیم نہیں ہو سکتی اس کا نام ''آئین فطرت'' ہے..... فطرت کے طاقت ور ہاتھ (دستور) کو آئین کہتے ہیں جس کے مطابق کارہائے قدرت کا نظام ہے..... اس کی ذیلی شق طلبیہ میں رد و بدل حالات کے مطابق ہونا ضروری ہے جس سے انسان اپنی طلب ضروریہ کو پورا کرتا ہے..... وہ تسخیرات ہیں..... عصر حاضر کی ضروریات ہیں..... مقدار پیداوار یہ ہیں..... علم سائنس ہے خاص کر علم طبیعات ہے۔

اللہ ظاہر نہیں ہوتا مگر ہر ظاہر میں وہ ہے۔ تخلیق میں خالق کی روح ہوتی ہے جسے دیکھا نہیں جا سکتا صرف محسوس کیا جاتا ہے۔ محسوس ہی کسی شئے کا جوہر حقیقی ہے۔ یہ جاندار میں محسوس کرنے کی حیثیت ہے مگر اس کی حیثیت اس کی پیدائش کے آغاز اور زندگی کے اختتام پر منحصر ہے۔

ایک انسان جہاں اپنا علم اور ضروریات چھوڑ کر جاتا ہے دوسرا انسان وہاں سے شروعات کرتا ہے اسے ارتقائی عمل کہتے ہیں۔ اس دور کا انسان موجودہ سطح پر صدیوں بعد آیا ہے اور اس نے چاند کو مسخر کیا ' ہواؤں پر کمند ڈالی ' سمندروں پر قبضہ کیا ' زمین سے حالات ضروریہ کے مطابق معدنیات نکالی گئیں ہیں اور دن بدن فکر کی بلندیوں کا سفر کیا۔ یہ خدائی معجزات ہیں جسے انسان اپنی جدوجہد کہتا ہے۔

انسان کا سفر جاری ہے مگر اپنے خالق کے تعارف کا محتاج ہے۔ وجود کو مانتا ہے مگر موجو، سے دور ہوتا جا رہا ہے۔

انسان کے ہر احساس میں ایک وجود ہے ہر اس وجود کے اندر ایک زندگی ہے اور اس زندگی سے

Marfat.com

محور کا نام روح ہے جہاں انسان کی استعداد ختم ہوتی ہے وہاں سے جو حد شروع ہوتی ہے وہ خدائی حدود کہلاتی ہیں ......!!

بتا انسان! تیرا سفر کہاں سے شروع ہوا تھا کہاں ختم ہوگا...... تجھے تو یہ بھی معلوم نہیں تم نے کتنے سانس لئے ہیں اور کتنے باقی ہیں پھر اپنے خالق سے بغاوت کیوں کرتا ہے......!!

☆☆☆

Marfat.com

اے میرے خدایا!

خدایا! مجھے ان لوگوں سے ملا دے جو راضی بہ رضا ہیں...... جو غریبی میں شہنشاہ ہیں خود کو محتاج نہیں سمجھتے...... خدا سے رابطہ میں رہتے ہیں۔

نام نہاد امیروں سے ملا دے! جو دولت کے باوجود پریشان ہیں...... ان سے ملاقات کرا دے جو خدا سے کم اور ناخداؤں سے زیادہ خوش ہیں...... ان دوستوں سے بچا جو دشمن نما ہیں...... ان ساتھیوں کی تمنا دل سے نکال دے جو راتوں رات بدل جاتے ہیں...... چھوڑ دیتے ہیں...... راہیں تبدیل کر لیتے ہیں۔

خدایا! ان ایمان پرور عظیم انسانوں سے ملا دے جو نہ جانتے ہوئے مدد کرتے ہیں اور ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے صدیوں پہلے ان سے ملاقات ہو چکی ہے۔

ان رشتہ داروں سے دور رکھ جو بلاوجہ رویے بدل لیتے ہیں جو بلا جواز بغض پرستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اپنی ناجائز دولت کی بنا پر غریب رشتے داروں سے نفرت کرتے ہیں۔

خدایا! مجھے ان اصول پسندوں سے محفوظ رکھنا جو ہر وقت نام نہاد اصولوں پر سمجھوتہ کے لئے تیار بیٹھے ہیں' ہر وقت اصول کی بات کرتے ہیں مگر قائم نہیں رہتے۔

ان سخیوں سے بچانا جو لوٹ کے مال میں سے سخاوت کرتے ہیں ان کی صورتیں فرشتوں جیسی لگتی ہیں لیکن مکاری میں شیطان کے استاد لگتے ہیں۔

خدایا! مجھے ان سے بچانا جو بغض پرست ہیں ان میں تضادات اتنے ہیں نماز پڑھتے ہوئے مومن سے زیادہ پرہیز گار لگتے ہیں لیکن نماز میں منافقت کے منصوبے بناتے ہیں۔

خدایا! مجھے ان سے نفرت کی توفیق دے جو مذہب میں فرقہ واریت کی بات کرتے ہیں اور اپنے

Marfat.com

جیسے کلمہ گو کو کافر کہتے ہیں' جو سچ بات کہنے والے کو گوارا نہیں کرتے...... جو دوسروں کی روزی پر پلتے ہیں' جو دوسروں کو کردار سازی کا مشورہ دیتے ہیں اور خود بے کردار ہیں۔

خدایا! مجھے اس عظیم انسان سے ملا دے...... جو انسان کہلانے کا حق دار اس وجہ سے ہے کہ اس کے احساسات و جذبات زندہ ہیں' وہ شعور اور لاشعور کی بات کرتا ہے' وہ نرم و گداز رویوں کا مالک ہے ...... وہ ہر کسی کی ہر وقت ہر جگہ مدد کے لئے تیار رہتا ہے۔ اس کا کردار اور اخلاق اعلیٰ ہے...... وہ دل کا مومن ہے اور بد کردار لوگوں سے سختی سے پیش آتا ہے۔

مجھے ان لوگوں کی شکر گزاری کا موقع دے جو مجھ پر جائز تنقید کرتے ہیں اور میرے غیر حقیقی اقدام کی نشاندہی کرتے ہیں مجھے روشن راستوں پر چلنے کے لئے راہنمائی مہیا کرتے ہیں جن کی وجہ سے عزت' محبت' خوشی' اطمینان نصیب ہے...... مجھے وہ میرے ہم درد ساتھی محسوس ہوتے ہیں اور مجھے مضبوط دل عطا کیا ہے جس سے میرے اندر معاف کرنے کا جذبہ زندہ ہے...... پختہ ایمان افروز روح عطا کی ہے اے میرے رب !

خدایا ! مجھے میرے نقطہ نظر سمجھنے والے قاری عطا کر جو میری زندگی کو حاصل بخش اور مزید زندگی میں اجالا ہو...... استاد بن کر میری زندگی میں داخل ہوں اور بہت کچھ دے کر پھر ناراض نہ ہوں۔

خدایا! مجھے ایک شناخت دے جس سے میں باقی رہوں اور یہ جسم تہہ زمین امانت کے طور پر رہے اسے حشرات سے محفوظ رکھ...... میرے اعمال اور افعال کی وجہ سے...... میرے کردار اور اخلاق کی بنا پر...... انسانیت کے طفیل۔

خدایا! مجھے میرے باطن کی گیرائیوں سے آگاہی بخش دے...... انجانے سفر سے جان پہچان کرا دے وہ جو آخرت والا ہے...... وہ جو انسان کو بدلنے کی حیثیت رکھتا ہے...... جو ضمیر کو بیدار کرتا ہے...... جو وجدان اور گیان دونوں عطا کرتا ہے...... جو نظریات بدل دیتا ہے...... جو انسانیت کا پتہ دیتا ہے...... جو شک کو یقین میں بدلتا ہے...... جو قوت انتخاب اور قوت فیصلہ میں غلطی سے بچاتا ہے' مجھے دیکھنے اور محسوس کرنے والا زندہ جوہر عطا کر تاکہ میں خود کو زندہ محسوس کروں...... مجھے میری تقدیر سنوارنے کی صلاحیت عطا کر...... مجھ پر وہ ظاہر کر دے جو ابھی باطن میں ہے اور ابھی اس کا وجود

Marfat.com

ظاہر نہیں ہوا بلکہ ابھی محسوسات میں ہے...... میں خود پر رحم کے لئے تیار ہوں۔

اے خدایا! فرشتہ نما شیطانوں سے محفوظ رکھ...... مجھے آستین والی بلا سے بچا...... مجھے ان سے حفاظت میں رکھنا جن سے میں نے محبت کا مظاہرہ کیا ہے اور وہ اپنے اندر منافقت کا طوفان رکھتے ہیں...... مجھ میں قربانی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھر دے اور معاف کرنے والی دولت سے مالا مال کر دے۔

خدایا! مجھ سے میرا ماضی چھین لے جو مجھے رات بھر سونے نہیں دیتا اور اس سے مجھے معافی دلا دے وہ سو رہا تھا...... زمانہ نے مجھے بدل دیا ہے "زمانہ کی مجھ پر رحمت ہو گئی ہے" "زمانہ کا کرم ہو گیا ہے" "زمانہ میرا نگہبان ہے" "زمانہ خدا ہے"۔ میری زندگی 7 سال ہے میری عمر 67 سال کوئی مجھے بتائے ایسا کیسے ہوتا ہے یہ سچی توبہ کے بعد اور دیانتداری کا دامن تھام لینے سے نصیب ہوتا ہے...... بلکہ ہوا ہے......!!

بتاؤ لوگو! جو کچھ میں نے دیکھا ہے کیا آپ بھی دیکھ سکتے ہیں...... ہاں! آپ دیکھ سکتے ہیں جب حقیقت پر ایمان لے آئیں اور روایت کا دامن جھٹک دیں......اس وقت خدا دلوں میں نور بھر دیتا ہے جس سے انسان اندر اور باہر سے یکساں دیکھنے والی صلاحیت کو پا لیتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

گھر کا دوسرا نام شوہر پرست عورت ہے

گھر عورت کے دم سے ہے جس گھر میں کوئی عورت نہ ہو وہ گھر نہیں ہوتا اور جو کھلے در والا گھر ہو وہ بھی گھر نہیں ہوتا...... گھر میں رہنے والے کو معلوم ہو کہ گھر میں کوئی آہٹ محسوس کرنے والا ہے۔ کوئی مسکراہٹ پانے والا ہے...... کوئی مزاج شناس ہے...... کوئی چہرہ شناس ہے...... کوئی راز دل ہے۔

مرد کی انتہائی خواہش عورت ہے اور عورت کی انتہائی خواہش گھر ہے۔ جس گھر میں شوہر پرست بیوی اور بیوی شناس مرد ہو در اصل وہی گھر ہوتے ہیں۔

گھر محل نما نظر آتے ہیں مگر وہ جہنم کدہ ہوتے ہیں جہاں ایک دوسرے کا مزاج متضاد ہوں۔

بیمار رویے گھروں کو تباہ کر دیتے ہیں۔ گھر وہی خوش و خرم رہتے ہیں جہاں لہجے اور رویے خوشگوار ہوں ایسے گھروں میں زندگی محسوس ہوتی ہے۔

کچھ گھر قبرستانوں سے بھی زیادہ خوفناک لگتے ہیں جہاں بلاوجہ خاموشی رہتی ہے' ایک دوسرے کے درمیان قبرستان جیسا ماحول ہوتا ہے۔ گھروں کو بچانا ہے تو ایک دوسرے کو حقیقت کی طرح تسلیم کرنا ہے۔ مطلب پرستی گھروں کو بچانے سے محروم کرتی ہے۔ گھروں میں انصاف پسند ماحول کو قائم رکھنا چاہئے۔ گھر وہ ہوتے ہیں جہاں انسان' انسانوں کی طرح رہتے ہیں باقی مکان اور رہنے والے مکین کی طرح ہوتے ہیں......!

گھر خوشیوں کا مسکن ہوتا ہے مایوسیوں اور اداسیوں کی رہائش گاہ نہیں۔ اپنا گھر اور اس میں رہنے والا کوئی اپنا ہو جو انتظار کرے وہی گھر جنت ہیں۔ مقفل گھر مقفل زدہ دل والوں کے ہوتے ہیں...... گھر کو مقفل نہیں ہونا چاہئے کوئی دستک دے تو اندر سے پیار اور محبت کی آوازیں آئیں...... کوئی دست شفقت ظاہر ہو۔

Marfat.com

غم زدہ ہو کر گھر میں کبھی داخل مت ہوں...... گھر والوں کو خوش رکھنا ہے تو خوشیاں ساتھ لاؤ وہ لبوں سے بھی آتی ہیں، روپے بھی لاتے ہیں۔ گھر کو گھر سمجھو سرائے نہیں......

آشیانے بھی گھر ہوتے ہیں اور کبھی ویرانوں کو بھی گھر بنایا جا سکتا ہے جب انسان کے اندر گھر جیسا ماحول ہو احترام ہو۔ جن کا دل ویران ہوتا ہے ان کا کوئی گھر نہیں ہوتا۔ گھر ہمیشہ آباد رہتے ہیں اور مکان اکثر بے آباد ہو جاتے ہیں۔

آؤ آرام اور سکون کے لئے گھر چلیں...... گھر میں ہمیشہ ٹھنڈا سایہ ہوتا ہے...... پیاس بجھانے کے لئے بچوں کی معصوم حرکات ہوتی ہیں...... ان کی معصوم ہنسی ہوتی ہے...... ان کے شیریں بول ہوتے ہیں جن سے انسان راحت پاتا ہے۔

بتاؤں! وہ گھر بھی گھر نہیں ہوتے جہاں بچوں کے رونے اور قہقہے لگانے کی آوازیں نہ ہوں...... جہاں سب گونگے اور بہرے ہوں...... جہاں سب مفاد پرست اور مطلب پرست ہوں...... وہ گھر اجڑ جاتے ہیں...... وہ جگہیں ویران ہو جاتی ہیں...... وہاں حشرات کا بسیرا ہو جاتا ہے۔ گھر وہ ہوتے ہیں جہاں بسنے والے انسان ہوں اور ان کے دلوں میں انسانیت کا احترام ہو۔

آؤ! گھر چلیں کوئی انتظار کر رہا ہے...... کوئی ابھی تک بھوکا ہے...... کوئی ابھی تک آنکھوں میں نیند لے کر جاگ رہا ہے...... کوئی بچوں کو بہلا رہا ہے...... کوئی کسی کی مسکراہٹ کا انتظار کر رہا ہے...... کوئی کسی کی آہٹ کا منتظر ہے...... کسی کے دل میں کوئی بس رہا ہے......

گھر سکون اور راحت کی ضمانت ہے۔ آلودہ اور افسردہ دلوں کے ساتھ گھر میں مت داخل ہوں اور خالی ہاتھ کبھی گھر میں داخل مت ہونا ورنہ آپ کا کوئی انتظار نہیں کرے گا...... رات کے اندھیرے میں گھر مت آنا اور صبح کی روشنی میں گھر مت رہنا...... پرندے بھی ایسے ہی رہتے ہیں مگر وقت پر گھر ضرور لوٹ آتے ہیں حالانکہ ان کا گھر چند ٹوٹے پھوٹے تنکے ہوتے ہیں مگر ان کا وہ گھر ہے۔ گھر ایمان کی نشانی ہے۔

اپنا گھر ایمان ہے...... اپنا وطن ایمان ہے...... اپنے وطن کو اپنے گھر سے زیادہ پیار کرو...... وطن کی ضمانت گھر کی ضمانت ہے...... وطن دل میں محبت کا دوسرا نام ہے...... دنیا میں وطن پیارا...... وطن میں شہر پیارا...... شہر میں گھر پیارا اور گھر میں، گھر میں بسنے والے پیارے...... گھروں سے پیار کرنے

Marfat.com

والے کبھی اداس اور افسردہ نہیں ہوتے......!

جو گھر سے دور رہتے ہیں ان کے گھر نہیں رہتے...... جن گھروں میں ٹھنڈا اور گہرا سایہ نہ ہو انہیں نظریں کھا جاتی ہیں۔ گھر کا ہر وقت دل میں خیال رکھو اور خیالوں میں ہر وقت گھر رکھو...... پھر گھر رہتا ہے......!

جو اپنا گھر برباد کرتے ہیں وہ دوسروں کے گھر کبھی آباد نہیں ہونے دیتے۔ اصل گھر وہ ہے جس گھر میں اپنا خاوند ہو اور شوہر پرست بیوی ہو...... ان گھروں کو کوئی اجاڑ نہیں سکتا...... خاوند کی نافرمان عورتیں گھروں کو جہنم کدہ بنا دیتی ہیں اور عورت پرست شوہر گھر کو بڑی مشکل سے آباد رکھ سکتا ہے...... غیر ذمہ دار مرد کا کوئی گھر نہیں ہوتا۔

آؤ! گھروں میں ایک دوسرے کا احترام کریں...... ادب اور پیار کا سبق یاد کریں...... ایک دوسرے کے دل میں اپنا گھر بنائیں...... ایک دوسرے کے لہجوں پر نظر رکھیں اور خود میں قربانی کا جذبہ ہر وقت موجود رکھیں۔ گھر جذبات کی قربانی مانگتے ہیں...... ایک دوسرے کو پانے کے لئے وقف کر دو اگر گھر کو آباد اور شاد دیکھنا چاہتے ہو اگر زندگی کو آسان بنانا چاہتے ہو تو گھر کو گھر سمجھو......!

جو گھر کا پتہ بھول جاتے ہیں دراصل ان کا کوئی گھر نہیں ہوتا۔ گھر ذمہ داری کے احساس کا نام ہے...... گھر زندگی کا محور ہے...... زندگی گھر کے گرد چکر لگاتی ہے۔ جو گھر سے بے گھر ہو جاتے ہیں وہ بیزار زندگی بسر کرتے ہیں۔ گھر وقت کی پابندی کا دوسرا نام ہے۔ گھر انہیں کے ہوتے ہیں دراصل جن کے دل میں خدا کا گھر ہوتا ہے اور جن دلوں میں خدا رہتا ہے اور ان گھروں کا احترام واجب ہے جن کا خدا حکم دیتا ہے۔

جو گھر بے در ہوتے ہیں ان میں عظمت والے انسان نہیں رہتے...... گھروں کی حفاظت ایمان کی نشانی ہے۔ گھروں میں حیاء معاشرہ کی پاکیزگی کی ضمانت ہے۔ گھر ہی درس اول کی درس گاہ ہے۔ گھر ہی میں وہ آغوش ہوتی ہے جہاں انسانیت پرورش پاتی ہے۔

اے انسان! جس کو تو اپنا گھر کہتا ہے دراصل یہ تیرا گھر نہیں بلکہ کسی کا بھی گھر نہیں...... تیرا اصل گھر تنگ و تاریک 4x6 کا ہے۔ جسے تو بھول چکا ہے اس وجہ سے تو پریشان رہتا ہے...... تجھے اتنی عجلت ہے کہ تو اس گھر کا راستہ بھول گیا ہے حالانکہ تو کئی بار اپنے عزیز و اقارب کو اس گھر میں آباد کر چکا ہے۔

Marfat.com

دل

سیاہ بادل خدا کی رحمت کے ساتھ برس رہے ہیں اور تیز ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں ...... خدا اپنے حسن کو عام کر رہا ہے اور فطرت انسانی دل کو چرا رہی ہے ......

اے دل! تو اطمینان کی وادیوں کی سیر کرنا چاہتا ہے مگر میری خواہشات اور مرضیات نے تجھے میرے سینے میں قید کیا ہوا ہے۔ تو محبت کو ساتھ لے کر میرے سینے سے نکلنا چاہتا ہے اور تیرے ساتھ میرا ضمیر بھی مجھ سے بغاوت پر آمادہ ہے ......

اے تیز ہواؤ! مجھے بھی میرے دل کے ساتھ اڑا لے جاؤ آج میں بھی فطرت کی وادیوں کی سیر کرنا چاہتا ہوں ...... آج میں بھی حسین نظاروں سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔

اے تیز اور سیاہ بادلو! اے میری وادیوں کے حسین نظارو ! ...... تمہارا سامنے سے آج جب براق بگلہ اپنی نیم پروازی کے ساتھ گزرا تو میرا دل بھی ساتھ ہی لے گیا ...... ایسے نظارے صرف زندہ انسان محسوس کر سکتا ہے۔

اے دل! اگر تجھے کوئی نہیں ملا تو لوٹ آ ...... میں تیرا منتظر ہوں' تو میرے ہی پہلو میں اچھا لگتا ہے ...... دوسرے دل تو اب تمہارا انتظار بھی نہیں کرتے ...... بجھے ہوئے دلوں کے ساتھ تو کیسے رہ سکتا ہے ...... تُو تو روشنی کی تلاش میں نکلا تھا اب اگر اندھیرا ہو گیا ہے تو لوٹ آیا۔ میرا گھر سُونا سُونا لگ رہا ہے ...... اے دل!

☆☆☆

Marfat.com

جھوٹے اور مکار لوگ

جو کسی نصب العین کے لئے مصلوب ہوتے ہیں...... صلیب پر خون ان کی صداقت کی گواہی دیتا ہے اور انہیں کوئی نہیں مار سکتا...... وہ تو ابدی زندگی کے لئے موت قبول کرتے ہیں۔

اے جھوٹے اور مکار لوگو! تم نے لامکان کے لئے اس کے نام کی رہائش گاہیں بنا رکھی ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے کلام سے رزق حاصل کرتے ہو مگر اس کے مطابق عمل سے عاری ہو۔ چادر پھیلا کر ہر ساتویں روز اپنے لئے رہائش گاہ کا نام لے کر اپنی جیبیں بھرتے ہو...... اچھا کھاتے ہو...... مزے کی نیند لے کر سوتے ہو...... اور اس کے کلام مقدس میں سے اپنے من کو اطمینان کا فریب دینے کے لئے تاویلیں نکالتے ہو...... اونچے منبر پر بیٹھ کر گلا پھاڑ پھاڑ کر شرک کا ارتکاب کرتے ہو۔ نام اس لامکاں کا لیتے ہو اور اپنے جیسے لوگوں کے دلوں پر مکروہ مکر کے نشتر چلاتے ہو......

اے جھوٹے مکار لوگو! اس کی عزت کرتے ہو جس کو جانتے تک نہیں اور اس کی بات پر عمل نہیں کرتے ہو جو ہر لمحہ آپ کا خیال ہی نہیں بلکہ رزق دیتا ہے۔

اے جھوٹے اور مکار لوگو! انجانے جلوس میں شامل ہو کر تم خود بھی انجانے ہو جاؤ گے...... کسی کی خوشی میں شامل ہو گے تو کوئی آپ کو مسرت سے نوازے گا...... کسی کے دل کو دکھی کرو گے تو تمہارے دل سے دکھ کبھی دور نہیں ہوگا...... بے مقصد سفر کے بعد تھکان ہوگی...... تم تنہا اور بے یار و مددگار رہو گے گو تمہارے ارد گرد تمہارے چاہنے والے اور نفرت کرنے والے ہوں گے۔

جب تم مکاری کا جبہ اور قبا زیب تن کرو گے تو تنہائی اور بے کسی کے خوف میں زندگی بسر کرو گے ہجوم میں بھی غاروں جیسی زندگی ہوگی......!

اے جھوٹے اور مکار لوگو! خدا سے محبت کرو گے تو تمہارا بوسیدہ لباس شاہی لباس پر فوقیت لے

Marfat.com

جائے گا اس کے اندر بے نیازی' عاجزی اور قناعت چھپی ہوئی ہے تمہیں اپنی جھونپڑی محل لگے گی اور تم کو اپنی بیوی میں حور نظر آئے گی' آپ کو ان سے نفرت ہو جائے گی جو عورتیں زیب و زیبائش کر کے دوسروں کو یہ باور کرانا چاہتی ہیں کہ وہ بہت پرکشش اور حسین ہیں۔ خدا کی محبت میں سکون ہے...... اولاد' دولت' حسن سب عارضی ہیں۔

اے جھوٹے اور مکار لوگو! تمہاری جھوٹی' خاموش تمناؤں کو بھی تمہارا پروردگار جانتا ہے...... تیرا دل ان خواہشات کے ساتھ دھڑکتا ہے کہ تیرا خدا تیری ان تمناؤں کو بغیر محنت کے پورا کر دے لیکن یہ تیری خواہشوں کے نغمے دراصل نوحے ہیں تو کبھی بھی صبح صادق بیدار ہو کر اس سے اپنی تمناؤں کے پورا ہونے کی دعا نہیں کرتا اور صبح کا آغاز اس کے نام سے نہیں کرتا اس کی عطا کردہ ہمت سے جوئے شیر نہیں لاتا...... اپنے بھاری قدموں کو گھسیٹتے ہوئے روزگار کی تلاش کرتا ہے...... اس دل کو بدبناتا ہے جس میں تیرا خدا رہتا ہے۔ خدا کی عظمت کا تاج سر پر سجالو اور ہمت کا عصا ہاتھ میں اٹھالو...... مکاری اور عیاری چھوڑ دو...... اس کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑو وہ تمہاری مدد کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔

اے جھوٹے اور مکار لوگو! خدا کے عطا کردہ نور سے روشنی لے کر اس کے بتائے ہوئے راستوں پر چلو گے تو تمہارے نصیب بدلیں گے۔ اندھوں کی انگلیاں پکڑ کر اگر روشن دن میں آنکھوں کی موجودگی میں سفر کرو گے تو بھی منزل نصیب نہیں ہوگی۔

اے مکار لوگو! خدا کے نام پر ایسی باتیں کرتے ہو جس سے خدا منع کرتا ہے...... اپنے جیسے لوگوں کے درمیان نفرت تقسیم کرتے ہو...... کفر اور شر پھیلاتے ہو اور اس کی رحمت کا بھروسہ دلاتے ہو...... خدا انسانیت کے خلاف ایک حرف بھی برداشت نہیں کرتا...... وہ فرماتا ہے عبادت میری کرو احترام انسانیت کا......!

اے مکار! تو مذہبی رسموں میں اپنی روزی کو فوقیت دیتا ہے خدا کے نام پر لوگوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈالتا ہے اور شیطان کو خوش کرنے کے لئے بڑی بڑی تاویلیں نکال کر ان کی منجمد فکروں میں داخل کرتا ہے...... معصوم لوگوں کے جذبات اور دکھوں سے کھیلتا ہے۔

Marfat.com

اے جھوٹے اور مکار لوگو! خدا سے پناہ مانگتے ہو اور شیطان کی پناہ میں رہتے ہو...... دن میں ایک لمحہ بھی اس سے رابطہ منقطع نہیں کرتے ہو اور خدا سے وابستگی کا دعویٰ کرتے ہو جو وہ بھی جانتا ہے جس کا ابھی کوئی امکاں نہیں۔ خدا تمہارے اس فعل پر مسکراتا ہے' تمہارے اردگرد سب گواہ اس کے اپنے ہیں...... وعدہ معاف گواہ......!

اے عظمت والے قادر مطلق! اے نور جہاں کے مالک! ...... اے ان کہی باتوں کو جاننے والے! ...... اے بیکراں! ...... اے کفن سے منہ چھپانے والی ماں کے دل کے حال کو جاننے والے!...... اے جھولا جھلانے والی ماں کی مسرتوں سے آگاہ خالق......! یہ مکار اور جھوٹے لوگ تجھے اپنی مکاری اور جھوٹی تاویلوں سے تسلی دینا چاہتے ہیں کہ تیری نمائندگی تیرے بندوں پر ظاہر کریں حالانکہ یہ سب سے بڑی خود فریبی ہے جو سب جانتا ہے اس سے کوئی چیز چھپائی جائے حالانکہ وہ نیت بھی جانتا ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔

اے خدایا! ان کے اندر روشن کردے تاکہ یہ باہر روشنی پھیلائیں...... ان کے تاریک دلوں کو اپنے نور سے بھر دے جو ایسی تمنا رکھتے ہیں...... ان کے دلوں میں اپنا خوف جاگزیں کردے...... ان کو اپنی معرفت عطا کر ان کو خود پرستی سے نجات دے...... میری یہ دعا ہے مجھے اس قافلہ سے جدا کردے جو مکار اور جھوٹے لوگوں کا ہے...... مجھے ایک تنہا سفر عطا کر جس میں تیری ذات میرے ساتھ ہو اور مجھے کوئی خوف نہ ہو سوائے تیرے خوف کے۔ تمام ڈر شکست خوردہ ہیں تیرے خوف کے سامنے نہ جانے مکار اور جھوٹے لوگ تیرا خوف اپنے دل میں کیوں نہیں رکھتے......؟

اے خدایا! اے جہانوں کے مالک! اے ذرہ ذرہ کے خالق! ...... اے حقیقت کے خالق! ......!

دعا کرو انسان کے سینے میں ایسا دل ہو جو طوفانوں جیسا ہو مگر معلوم ایسے ہو کہ دل کے ایسے دریا میں کوئی طوفان آیا ہی نہ ہو...... خاموش اور گہرا ہو...... جس میں سوائے سچائی کے کچھ نہ ہو...... سچے دلوں میں خدا رہتا ہے اور سچوں کے ساتھ رہنے کا حکم دیتا ہے۔

اے مکار اور جھوٹے لوگو! تم ظاہری طور پر عبادت خدا کی کرتے ہو مگر پیروی اپنے نفس کی' اپنی

Marfat.com

خواہشات کی کرتے ہو اور شیطان کی دشمنی ایسے لوگوں نے اپنا پیشہ بنا رکھا ہے اور اس کو فن کا درجہ دے دیا ہے......جن کی عقل زندہ روح پاکیزہ دل طہارت زدہ......خیال پاک اور وسیع ان کو تم ورغلا نہیں سکتے تم اپنے منتروں کے ذریعہ خدا سے سمجھوتہ کے قائل ہو حالانکہ خدا سب منتر جانتا ہے۔

اے جھوٹے اور مکار لوگو! اگر تم ختم ہو گئے تو تم جیسے لوگ کہاں جائیں گے تمہارے کرداروں کو زندہ رہنا چاہئے......!

اے سمجھدار و جاہلانہ فکر کے مالک لوگو! تمہاری وجہ سے شیطان مصروف عمل ہے ......

اے عبا' قبا کو سمیٹ کر آہستہ آہستہ چلنے والے کہانت! تیری وجہ سے مسلمانوں میں اتحاد نہیں...... تیری وجہ سے اسلام سے نفرتیں ہیں...... تیرے اسلوب کی وجہ سے مسلمان مسلمان سے نفرت کرتا ہے...... تیری وجہ سے ایک دوسرے پر کفر کے فتویٰ جاری ہوتے ہیں...... تیری وجہ سے مسلمان شرمندہ ہے...... تیری وجہ سے اسلام بدنام ہے......تو ہی مکار اور جھوٹے لوگوں کی پرورش میں مدد کرتا ہے تو نے ہی یہ بھاری اور کم ظرف صنعتیں لگا رکھی ہیں جو بغیر مادہ کے پیداوار دے رہی ہیں...... جہاں بھوک افلاس پلتے ہیں...... جہاں نفرتیں ڈھالی جاتی ہیں...... جہاں ایک دوسرے سے دوری کے اسباق دیئے جاتے ہیں...... تیری وجہ سے خدا کے گھروں پر کلاشنکوف کے پہرے ہیں...... تیری وجہ سے مسجدوں کے فرش خون سے رنگے ہوئے ہیں۔

اے جھوٹے اور مکار لوگو! متبرک الفاظ بھی تمہاری زبان پر شرمندہ ہیں۔ جھوٹی اور مکار زبان بے اثر ہوتی ہے خواہ اس پر قرآنی آیات ہی کیوں نہ ہوں......فریب زدہ مزاج اس سے لطف اندوز ہوں گے......سیدھے راستے کے اذکار سنائیں گے خود اس پر نہیں چلیں گے......ایسے لوگوں کی آنکھ اس وقت بھی نہیں کھلتی جب بند ہوتی ہے...... خدا کی مہربانی سے محروم رہتے ہیں بے شک وہ بڑا مہربان ہے......جو اذکار انسان کے عزم اور قوت کو چھین لیں وہ خود فریبی کا کوئی فارمولا ہے۔

دنیا میں پھیلے ہوئے قبیلوں کی یہ داستان ہے ایسے لوگ دنیا کے ہر مذہب اور ہر تہذیب میں پائے جاتے ہیں خواہ ان کی نسل سفید ہو یا کالی......وہ جنگل میں رہتے ہیں یا آبادی میں......وہ خدا کو مانتے ہوں یا نہ مانتے ہوں وہ اپنی اس سوچ کی قید سے آزادی نہیں پا سکتے......وہ محدود فکر کے اندر

Marfat.com

قید ہیں......ان کی سوچ زنگ آلود ہے وہ اپنی مرضی کے خلاف ہر حرف کو غلط سمجھتے ہیں......رحمت کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہونے کے قائل نہیں وہ اپنے ہی زاویہ سے رحمت کو پانے کی تمنا رکھتے ہیں......اپنے سوا سب ان کے نزدیک جھوٹے ہیں......بس ایسے لوگوں سے خدا ایمان اور حفاظت میں رکھے جو اعلیٰ فکروں پر ڈاکہ ڈالنے کی آرزو رکھتے ہیں۔ یہ شیطان کو بھی اتنے ہی نام دیتے ہیں جتنے خدا کے نام ہیں مگر ہر نام کی ضد ان کے اندر ہے اس لئے ایسے لوگوں کا اوتار بھی ویسا ہی ہوگا۔

☆☆☆

Marfat.com

کفن

اے کفن! تو کس کھیت سے پیدا شدہ کپاس سے بنایا گیا ہے اور کس کسان کی محنت کا تو ثمر ہے۔

اے کفن! تجھے کس ہنر مند مزدور نے کھڈی پر تیار کیا ہے اور کس طرح تیار کر کے بازار میں لایا گیا ہے۔

اے کفن! تجھے کس بیوپاری نے میرے لئے دکان پر فروخت کیا ہے اور کون خرید کر لایا ہے۔

اے کفن! کس میت کو غسل دینے والے نے مجھے پہنایا ہے اور تجھے پیسے دے کر کس نے خریدا ہے

اے کفن! جب میرا بدن تجھ میں چھپ گیا تو میری ماں نے میرے چہرے سے تمہاری ایک تہہ الٹ کر میرا چہرہ دیکھا تو میں نے ماں سے مخاطب ہو کر پوچھا مجھے اس لئے پیدا کیا تھا...... میری ماں خاموش رہی اور قدرت کی آواز آئی اے انسان! یہی کفن تیرا کل سرمایہ ہے...... یہی تیری حقیقت ہے۔

میں نے ماں کو مخاطب ہو کر کہا...... میرے ہاتھ کفن سے باہر نکال دو اور میرے بچوں کو کہو میری تلاشی لے لیں میں اپنے کمائے ہوئے رزق سے کچھ ساتھ نہیں لے جا رہا صرف میرے اعمال میرے ساتھ ہیں۔

اے میرے بچے ! ...... میری ماں! تمہاری بیچارگی اور بے بسی پر مجھے رحم آ رہا ہے۔

آ میرے قاری میں تجھے اِس حقیقت سے باخبر کروں تیرا اور میرا کفن بازار میں آ چکا ہے صرف خریدنا باقی ہے...... صرف پہنانا مطلوب ہے...... صرف سینا باقی ہے...... کفن کے لوازمات بھی بازار میں دستیاب ہیں۔

میں وہاں جا رہا ہوں جہاں میرا جہان ابدی ہے۔ جہاں سے میں آیا تھا...... جو میرا کفن میں چہرہ دیکھ رہے تھے میری روح ان پر ہنس رہی تھی۔ میرا سرمایہ حیات صرف یہ چند گز سفید کپڑا ہے جس کو مزدور اور کسان نے اپنی محنت اور خدا کی مہربانی سے میرے لئے بنایا ہے۔

آ کفن! میں اور تو دونوں یک جا ہو کر ایک ساتھ تہہ زمین قیام کریں...... تیری اور میری زندگی

Marfat.com

ایک جیسی ہے تو بھی مٹی کی پیداوار ہے اور میرا جسم بھی مٹی گوندکر بنایا گیا ہے۔

اے انسان! تیری ساری زندگی کا سفر صرف کفن کے لئے ہے خواہ تو بہت دولت مند ہے ......خواہ تو انتہائی غریب ہے' خواہ محل میں رہتا ہے......خواہ جھونپڑی میں ......وہی شہر ہنگامہ سے شہر خاموشاں کا سفر......وہی چار کہار......وہی گورکن......وہی دو پڑی سایہ لحد تیرا آخری اثاثہ ہے۔

اے کفن! میں تجھ سے پیار کرتا ہوں تو اور میں ایک ساتھ رہیں گے۔ جب میں بازار سے گزرتا ہوں تو ہزاروں لوگوں کو کفن پہنے ہوئے دیکھتا ہوں گو وہ چل رہے ہوتے ہیں مگر اس کفن میں مردہ روح ہوتے ہیں۔ جس کو کفن کا شعور آ گیا وہ انسانیت کی منزل کی تلاش میں نکل کھڑا ہوگا۔

جس گھر میں تو اکڑ کر چلتا تھا انہیں گھر والوں نے تجھے کفن میں لپیٹ کر ہمیشہ کے لئے گھر سے نکال دیا ہے جن کے لئے تو نے اپنے ضمیر کو فروخت کیا......اپنی انا کے ستر کو بیچ چورا ہے اتار دیا۔ کہاں گئے وہ جو کہتے تھے ہم تمہارے ہیں......؟

تجھ سے محبت کرنے والے تیرے پیارے تجھے اکیلا چھوڑ کر پھر اپنی دنیا میں لوٹ گئے ہیں۔ کسی کو یاد ہی نہیں رہا کفن کہاں سے خریدا تھا اور اپنا کفن کہاں سے خریدنا ہے...... جہاں سے تو دیدہ زیب لباس ان کے لئے خریدتا تھا۔

کبھی کبھی خود سے کفن کا سوال کیا کرو......کبھی کبھی قبر میں اتر کر دیکھا کرو...... اکثر شہر خاموشاں میں جا کر اپنے پیاروں سے ملا کرو......وہ کیسے زندگی بسر کر رہے ہیں اور کبھی کبھی اپنی زندگی پر غور کر کے اس کا تقابل ان کی زندگیوں سے کیا کرو......؟ وہ کہاں گئے......!

کفن تیرا آخری اور کل اثاثہ ہے جب میرے دوست نے میرے سرہانے کھڑے ہو کر کہا..

ہم ساری زندگی ایک کفن کے لئے گزار دیتے ہیں وہ بھی نہ جانے کون پہنائے......کیسا نصیب ہو کفن پوش مردوں نے میری کفن میں لپٹی ہوئی میت کے ثواب کے لئے دعا کی......میری روح ان سب کی روحوں سے رابطہ پر آمادہ تھی مگر انہوں نے اپنی روحوں کو حبس بے جا میں رکھا ہوا تھا اور وہ سمجھ رہے تھے کہ شاید کفن صرف میرے ہی لئے ہے اس لئے انہوں نے بے دل دعا کی جو بے اثر ہوتی ہیں۔

تجھے کس پھول کا کفن دوں......تو جدا ایسے موسموں میں ہوا......جب درختوں کے ہاتھ خالی تھے......

(اختر جعفری)

Marfat.com

ہڈ حرام

میں قصائی کی دکان پر گیا اس کے پھٹے کے نیچے موٹے صحت منداور ست کتے بیٹھے تھے میں نے پوچھا یہ کب سے ہیں اس نے کہا جب سے میری دکان ہے...... جو حرام ہڈی اور حرام گوشت کا حصہ ہوتا ہے میں وہ انہیں دے دیتا ہوں اور یہ اس وجہ سے ہڈ حرامی ہیں...... میں دکان بند بھی کر دوں یہ یہیں پر موجود رہتے ہیں...... یہ کسی کو کاٹتے نہیں بلکہ کاٹنے والا کتا بھی میری دکان پر آ جائے تو وہ اپنی جبلت سے انحراف کر جاتا ہے نہ بھونکتا ہے اور نہ کاٹتا ہے......!

میں ریلوے اسٹیشن پر گیا وہاں ایسے کتے دیکھے جو ریلوے لائن کے درمیان بندھے ہوئے شاپر پھاڑ کر اپنے پیٹ کے ایندھن کے لئے اس کی تلاشی لے رہے تھے۔ میں نے ایک سرخ پوش سے پوچھا یہ کب سے یہاں ہیں اس نے کہا میرے بھرتی ہونے سے پہلے کے ہیں اور یہ ریل گاڑی کے نیچے آ کر کٹ کر مرتے ہیں مگر اسٹیشن سے جاتے نہیں......!

میں بس اسٹینڈ پر گیا وہاں ہڈ حراموں کی تعداد بہت تھی وہ صرف بھونکتے تھے مگر کاٹتے نہیں تھے وہ ہر مسافر کا سامان سونگھتے تھے اور اس کے پاؤں پڑتے تھے۔ ان کی بھی ساری زندگی آوارہ مزاج میں کٹ جاتی ہے وہ ہر وہ شے کھاتے ہیں جو اڈہ پر موجود ہوتی ہے بلکہ غیرت نفس بھی کھا جاتے ہیں۔ ان کو جو کوئی چیز دو وہ پی جاتے ہیں بلکہ غصہ زیادہ پیتے ہیں کیونکہ یہ ان کی عادت کا حصہ بن جاتا ہے...... وہ ایک دوسرے کو گھورتے ہیں...... غراتے ہیں اور کبھی کبھی ایک دوسرے کو جان سے مار دیتے ہیں...... یہ اسٹیشن والوں سے مختلف ہوتے ہیں......!

اصل ہڈ حرام کتے میں نے مردار پہ اکٹھے دیکھے جو بن بلائے آ جاتے ہیں اور اس وقت تک مردار پر موجود رہتے ہیں جب تک اس کا مکمل صفایا نہیں ہو جاتا بلکہ مردار کی آخری بدبو تک وہاں

Marfat.com

موجود رہتے ہیں۔ یہ آپس میں لڑتے بھی ہیں مگر صلح جوئی سے مردار کا آخری لقمہ تک اکٹھے رہتے ہیں ایسے کتے کتوں کے اشراف زادے ہوتے ہیں جو دوسری انواع کو بھی اجازت دے دیتے ہیں کہ وہ بھی اپنی بساط اور حصہ سمیٹ لیں اس مردار کے باوجود ان کی بھوک نہیں مٹتی حالانکہ یہ اصلی ہڈ حرام ہوتے ہیں۔

میں بازار میں گیا وہ ہڈ حرام کتے دیکھے جو خرید و فروخت نہیں کرتے بلکہ اپنی بھوکی حرامی آنکھوں اور اپنے نفس حرامی کی تسکین کے لئے عورتوں کے بدنوں کی ان کے لباس میں تلاشی لیتے ہیں اور اپنی حرامی حس کی تسکین کے لئے بازار کا چکر لگاتے رہتے ہیں ایسے کتے خاندانی لحاظ سے معزز کہلواتے ہیں مگر اپنی کتوں والی حس سے باز نہیں آتے ہر بری چیز کو سونگھتے ہیں اور ہر حرام چیز کے کھانے کی تمنا رکھتے ہیں۔ معاشرہ میں بہت سی بیماریاں ایسے ہڈ حرام کتے لگاتے ہیں شرافت کو کاٹتے ہیں اور انسانیت پر بدنما دھبے لگاتے ہیں۔ ان کا علاج ہڈ حرام پولیس ہے مگر یہ پیسے دے کر مار پیٹ سے بچ جاتے ہیں مگر عادت سے باز نہیں آتے۔

میں جلوس میں گیا وہ ہڈ حراموں کا جلوس تھا کسی کو یہ معلوم نہ تھا اس کا مقصد کیا ہے یہ کہاں سے آیا ہے...... اس نے کہاں جانا ہے بس ایک ہی نعرہ...... آوے ہی آوے...... جاوے ہی جاوے...... یہ معلوم ہی نہیں جو آوے گا وہ ان کے لئے کیا لاوے گا اور جو جائے گا وہ کیا لے جائے گا...... بس تبدیلی ان کی تمنا...... ہڈ حرام...... ہڈ حرام رہے گا خواہ کوئی آ جائے۔

میں اس ڈیرہ پر گیا جو ہڈ حراموں کا تھا اور جو ہڈ حرام پالتے تھے۔ ہڈ حرام کرسیوں پر بیٹھے صبح سے شام تک حقہ گما گما کر پی رہے تھے اور خدمتگار چائے لا کر دے رہا تھا انہیں معلوم ہی نہیں تھا ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے اور آج کا ضائع شدہ دن پھر نہیں آئے گا...... ہڈ حرام سے ہاتھ ملایا اور وہ ہاتھ چھپا چھپا کر اپنے جیسے لوگوں کو بتاتے رہے کہ حاجت روائی کے لئے ان کا ہاتھ استعمال ہو سکتا ہے...... ان کی بھی کتوں سے یاری ہو گئی ہے اب وہ اس کو نہیں کاٹیں گے جن جن کی ڈیرہ والوں سے یاری ہے...... ایسے......؟ وہ قانون بنا رہے تھے جس کے ذریعے حلال کو حرام کیسے بنانا ہے اور حرام کو کھانا کیسے ہے۔ ان کے پیٹ بھرے ہوئے تھے اور آنکھیں ایسی تھیں جیسے صدیوں سے بھوکی ہیں حالانکہ

Marfat.com

بے شمار مرداران کے پاس موجود تھے...... میں نے دُعا کی خدایا! ان کی بھوکی آنکھوں کی بھوک مٹا دے......ان کو مٹا دے......اگر ان کی کسی وجہ سے تسلی نہیں ہوتی تو صفحہ ہستی سے مٹا دے۔ ان کو ان کے معصوم بچوں کی قسم دے جو جلا وطن ہیں...... جو بے وطن ہیں......جن کو وطن کی مٹی سے پیار نہیں وہ سب سے بڑے ہڈحرام ہیں......!

ہڈحرام کتوں کے کوئی اصول نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ کسی دستور کے مقلد ہوتے ہیں...... مگر کتے میں یہ کمال ہے اور صفت اول ہے جو اس کے مالک سے ہاتھ ملاتا ہے وہ اسے بھی نہیں بھونکتے......وہ اسے نہیں کاٹتے......وہ اسے نہیں ڈراتے کیونکہ وہ بُو سونگھتے ہیں اور جس کے ہاتھ سے بھی اس کے مالک کے ہاتھ کی بُو آ جائے وہ اس کا احترام کرتے ہیں......اس کے ساتھ حیاء سے پیش آتے ہیں۔

کچھ لوگ حیوانوں سے بھی بدتر ہیں بلکہ وہ ان کتوں سے بدتر ہیں جو بُو کا شعور رکھتے ہیں...... احساس رکھتے ہیں...... کتا کبھی محسن کش نہیں ہوتا اس لئے وفاداری اس کے نام کر دی گئی ہے۔ وہ لوگ جو محسن کش ہوتے ہیں وہ ہڈحرام کتوں سے بدتر ہیں۔

ہڈحراموں کے حق میں کبھی ووٹ نہ دو خواہ آپ کا نام ووٹ فہرست دہندگان میں ہے ورنہ آپ کا شمار بھی ان میں ہوگا۔

☆☆☆

Marfat.com

شجر سایہ دار

میں گھر کے صحن میں نوجوان شجر کے سایہ میں بیٹھا فطرت کا مطالعہ کر رہا تھا۔ وہ شجر جس کی بنیادوں میں خود اپنے ہاتھ سے پانی دیتا رہا۔

میرا گھر لب سڑک واقع ہے...... سڑک کے دوسرے کنارے ایک سوکھا شجر اپنی اداس اور خاموش ٹہنیوں کے ساتھ موجود تھا۔ میں نے اپنی روح سے کہا کہ اس سوکھے شجر کی روح سے رابطہ کرو یہ اتنا اداس اور بے جان کیوں ہے؟

اس نے کہا کہ میری پیدائش بھی اسی مٹی سے ہے جس مٹی سے پیدا شدہ درخت کے سایہ میں تم بیٹھے ہو مگر میرا رابطہ میری بنیاد (Rout) سے نہیں رہا حالانکہ مٹی پانی ہوا اور حرارت میرے لئے بھی وہی ہے مگر مجھ میں زندگی کے آثار نہیں اس لئے میں اس ایثار سے محروم ہو گیا جو ٹھنڈا سایہ مہیا کرتا ہے اب مجھ پر کوئی سمجھدار آشیانہ بھی نہیں بناتا میں اتنا ویران ہو گیا ہوں......اب تو کوئی وہ بھی نہیں جو میری سوکھی ٹہنیوں کے نیم سایہ میں ستا سکے۔ اب تو آوارہ پرندے بھی میری ٹہنیوں پر چہچہانے سے گریزاں ہیں۔ اب تو کلہاڑی لے کر کوئی بے رحم مجھے کاٹنے کی آرزو میں ہے۔ اب تو کوئی مجھے جلانے کی تمنا رکھتا ہے کیونکہ میرا رابطہ اپنی بنیاد (Rout) سے نہیں رہا۔

میں نے دیکھا اس کی ٹہنی پر ایک اداس اور خاموش کوا آ بیٹھا ہے مگر کوئی نغمہ نہیں گا رہا......کوئی حمد بجا نہیں لا رہا اور دوسری ٹہنی کی تکون میں اس کا بوسیدہ اور ویران گھونسلا ہے جس کے کنارے پر دو بچے اڑان کی تیاری میں ہیں ایک اس کا اپنا ہے اور ایک اس کی ہم صورت کوئل کا ہے مگر وہ نادان دونوں کی ذمہ داری اٹھائے ہوئے اس شجر پر مایوس اور اداس بیٹھا ہے جس کا اپنی روح سے رابطہ منقطع ہو چکا ہے۔

Marfat.com

جن کا اپنے روٹس سے رابطہ نہیں رہتا وہ زندہ تو رہتے ہیں مگر ان میں زندگی نہیں ہوتی......ان کا کوئی سایہ نہیں رہتا......ان کے سایہ کے نیچے کوئی آرام نہیں کر سکتا...... وہ بدصورت ہو جاتے ہیں......فطرت ان سے روٹھ جاتی ہے......حسن ان سے چھن جاتا ہے تو پھر بے رحم دل انہیں کاٹنے کو پھرتے ہیں۔ پھر آوارہ مزاج انہیں کاٹ کاٹ کر لے جاتے ہیں پھر نہ ان پر کوئی گھونسلہ بناتا ہے نہ کوئی سایہ میں بیٹھتا ہے۔

میری روح جب واپس لوٹ آئی تو اس نے میرے دل کو کہا کہ جن لوگوں کا اپنی روٹس سے ناطہ نہ رہے ان سے آپ کا رشتہ نہیں رہتا......ان کا ایمان مشکوک ہو جاتا ہے۔ وہ وطن میں بے وطن اور بے وطن میں جلاوطن ہوتے ہیں۔ اس کا تو ملال نہ کر اپنے سایہ دار شجر سے محبت کر یہی تیری راحت کا باعث ہے۔ یہی تیری زندگی کا اثاثہ ہے جو تیرے گھر میں سایہ کئے ہوئے ہے۔ سوکھے درختوں سے کوئی آس مت رکھ یہ تو کسی کلہاڑی کی زد میں ہیں۔

آؤ! ایک سایہ دار شجر گھر میں ضرور رکھیں۔ جس کا ٹھنڈا اور گہرا سایہ ہو۔ اسے سوکھنے مت دینا......یہی آباد گھروں کی نشانی ہے......یہی شادمانی ہے۔

آؤ! میرے ساتھ میرے گھر کے آنگن میں جو شجر سایہ دار ہے اس کے نیچے بیٹھ کر فطرت کا مطالعہ کریں جس سے خدا کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ ایک شجر سایہ دار تمہارا مٹی سے محبت کا ثبوت ہے......یادداشت کا آخری درخت جو اکھاڑ دیتے ہیں ساری زندگی کڑی دھوپ میں گزار دیتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

پھول

مجھے پھولوں سے محبت ہے یہ زمین کا حسن ہیں۔ میرا اور ان کا وجود ایک ہی مٹی سے بنا ہے۔ جب مجھے کوئی خوشی منانی ہے تو یہ میرا ساتھ دیتے ہیں۔ میری پیدائش سے میری موت تک میری اور ان کی دوستی ہے۔

سرخ پھول مجھے نہایت عزیز ہیں۔ ان میں محبت کا ایک انوکھا جذبہ ہے۔ میری زندگی کی جب معراج تھی یہ میرے گلے کی زینت تھا یہی وہ پھول ہیں جن کو نچھاور کر کے لوگ بہت خوش ہوتے ہیں۔ جب ان کو پاؤں میں روندھا جاتا ہے جب جاروب کش انہیں اکٹھا کر کے ڈسٹ بن میں ڈال دیتا ہے کسی کو احساس تک نہیں ہوتا......!

پھول کی قسمت کو بدلتے دیکھا...... بلندی سے پستی کی طرف سفر...... سر کے بالوں کو چھو کر پاؤں تک کا سفر...... پھول کی قسمت بھی عجیب ہے کبھی گلے کا ہار کبھی میت کی زینت...... کبھی قبر کا سنگھار...... کبھی قومی پرچم میں لپیٹ کر پرچم کشائی...... کبھی مردوں پر ڈال کر ان کی راہنمائی...... کبھی گلے کا ہار...... کبھی ہاتھ کا کنگن...... کبھی سر کا سہرا...... کبھی نسوانی بالوں میں الجھے ہوئے پھول کی سرگوشی...... کبھی کانوں میں پھول کی کلی کی کانا پھوسی...... پھول کے بڑے انداز ہیں۔

انسان پھولوں سے صرف محبت کرتا ہے قدر نہیں...... خریدتا زیادہ ہے اگاتا کم ہے یہ انسان کے اندر کسی نا کسی پھول کی محبت ہے...... کبھی اپنے پھول کی کبھی کسی کے دل میں کھلے ہوئے پھول کی۔

جب انسان بہت خوش ہوتا ہے تو پھولا نہیں سماتا...... نہ جانے پرچم کشائی کے پھولوں کو جب میں نے بلندی سے زمین پر گرتے دیکھے اور جب لوگوں کے پاؤں تلے روندے جاتے ہیں تو میرے دکھ نے یہ احساس پایا کہ ان کے دل میں کونسا پھول کھلتا ہے...... جہاں پھول ناقدرا ہو جائے۔

Marfat.com

پھول کی زندگی کا نام "قربانی" ہے۔ کسی کی خوشی ہو تو اس کی قربانی دی جاتی ہے...... کسی کا غم ہو تو اسے یاد کیا جاتا ہے......اے میری جان! پھول بن کے رہو اگر یہ چاہتے ہو کہ تجھے غمی اور خوشی میں یاد رکھا جائے۔

پھول نظر کی راحت ہے...... پھول دل کا چین ہے...... آنگن میں کھلتے پھول کسی کے سینے کی ٹھنڈک ہوتے ہیں......دنیا کی خوشبو ان سے حاصل ہوتی ہے......اپنے ہی پھول سب کو اچھے لگتے ہیں خواہ ان کا کوئی ہو...... کیسا ہو...... اکیلا ہو...... اداس ہو......! بچوں کے چہروں پر جو پھول کھلتے ہیں دراصل ان کی خوشبو والدین کے دل محسوس کرتے ہیں وہی ان کے دلوں کی بہار ہوتے ہیں اسی کو دنیا کہتے ہیں۔ جب کوئی مسکراتا ہے تو پھول نظر آتا ہے...... جب پھول مسکراتا ہے تو خوش نما نظر آتا ہے۔

پھول زمین کا حسن ہیں۔ درختوں کا حسن ہیں...... پھول ہی بیج بنتے ہیں اور بیج ہی درخت اور پھول دار پودے......انہیں بیجوں کو ہوا اڑا کر ایک وطن سے دوسرے وطن میں لے جاتی ہے۔ جس کی قسمت میں تازہ پھول ہیں سمجھ لو یا اسے خوشی ملی ہے یا غم...... جب سہرہ باندھا جاتا ہے تو پھول جب قبر میں اتارا جاتا ہے تو پھول...... جب سیج پر بٹھایا جاتا ہے تو پھول......نہ جانے پھول ہماری غمی اور خوشی میں اتنے مخل کیوں ہیں بس انسان کو پھولوں سے محبت کا ثبوت ہے یہ......!

جو لوگ پھولوں سے محبت کرتے ہیں وہ پھولوں کا خیال رکھتے ہیں انتہائی بدنصیبی یہ ہے جب پھول ٹہنی پر مرجھا جائے...... جب بے مقصد گر جائے...... مسلا جائے...... جب اس کی بے حرمتی کی جائے۔

انسان ہر خوشی میں اسے یاد کرتا ہے ہر غمی میں اس کی خوشی کا سبب بنتا ہے مردے پھولوں سے محبت کرتے ہیں اس لئے تو ہم قبروں پر پھول ڈالتے ہیں......اس لئے تو قبرستانوں کے باہر پھولوں کی دکانیں ہیں...... جب کوئی پھول خریدنے والا نہ رہے گا تو پھول بھیجنے والے نہیں ہوں گے اور اگانے والے بالکل نہیں رہیں گے مگر قدرت پھول اگاتی رہے گی۔ یہ قدرت کی بہترین نعمت ہے۔ آنکھوں کے راستے دل کو شاد اور آباد رکھتے ہیں......

آؤ! پھولوں سے محبت کریں اپنے ہوں یا بیگانے...... پھول سانجھے ہوتے ہیں...... مالی کو مت مارو پھول مرجھا جائیں گے......اے قاتل لوگو! اپنے اور دشمن کے پھولوں کا یکساں خیال رکھو......

Marfat.com

حفاظت کرو اور ایک دوسرے سے پھولوں کا تبادلہ کرو...... پھول بیمار کو تندرستی بخشتے ہیں...... مردوں کو تسلی دیتے ہیں اور دولہا کو احساس دلاتے ہیں کہ آج اس کی شادی ہے۔ ہر وقت کوئی نا کوئی محبت کا پھول ہاتھ میں رکھو وہ آپ کی مدد کرے گا۔

اپنے آنگن میں پھول اگاؤ...... جس آنگن میں کوئی پھول نہیں وہ سونا سونا لگتا ہے ان کی مہک سے لطف اندوز ہو...... ان کی آوازوں سے زندگی کو محسوس کرو...... یہ ننھے ننھے بچے ہمارے محبت بھرے پھول ہیں...... ان کو صرف سونگو نہیں ان کے بوسے لو ان میں ایک لطیف زندگی ہے...... مزہ ہے بلکہ ایک عجیب لذت ہے جو بغیر چکھے مزہ دیتی ہے۔

پھولوں کے ساتھ ساتھ پودوں کی بھی حفاظت کرو جو پھول دیتے ہیں۔ وطن کی مٹی سے پیار کرو یہ پھولوں سے بھی زیادہ نازک اور پیاری ہے یہاں آزادی کے پھول کھلتے ہیں جو غلامی سے نجات دلاتے ہیں...... وہ لوگ غلام رہیں گے جو وطن کے باغیچے اجاڑتے ہیں وہ کبھی لطیف زندگی بسر نہیں کریں گے وہ آزار میں رہیں گے...... وہ خلش زدہ دلوں سے زندگی بسر کریں گے۔

وطن کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرو...... محبت کے پھول تقسیم کرو...... محبت کے پھول چنو...... پھول تو ہوتے ہی وہ ہیں جو کسی کی محبت پر قربان ہو جائیں...... یہ خدمت گزار ہوتے ہیں یہ اس لئے پیارے لگتے ہیں یہ صلہ نہیں مانگتے لہٰذا جو صلہ نہیں مانگتے انہیں خدا صلہ دیتا ہے

پھول وہی ہوتے ہیں مگر انسان بدل جاتا ہے۔ پھولوں کا استعمال ویسا ہی ہوتا ہے کبھی دلہن کی سیج پھولوں کی ہوتی ہے اور ایک وقت آتا ہے پھول دلہن کی میت پر ہوتے ہیں...... پھولوں کی دکان ایک ہی ہوتی ہے مگر پھول خریدنے والوں کے مقاصد مختلف ہوتے ہیں۔ دراصل پھول محبت کے اظہار کے لئے ہوتے ہیں لہٰذا پھولوں سے محبت کرو یہ انسان کا آخری اثاثہ ہے جس کا کفن سے رشتہ ہے...... مردہ بدن سے رشتہ ہے...... یہ قبر میں بھی انسان کا ساتھ دیتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

اطمینان

انسان کی ساری زندگی کا حاصل مقصد ''اطمینان'' ہے اور اس کی تمام تر جدوجہد اور سفر اسے پانے کے لئے ہے......اس کی عبادت' سخاوت اس لئے ہے کہ اس کو اطمینان ہو کہ وہ اس منزل پر چل رہا ہے جو منزل اطمینان ہے' ان اعمال سے وہ اطمینان کے قریب ہونا چاہتا ہے۔

ایک اطمینان قلب ہے ...... ایک اطمینان روح ...... ایک اطمینان جسم ...... ایک اطمینان ذات......ایک دوسرے کی ذات کے لئے اطمینان مہیا کرنا......!

انسان عبادت گاہ میں اطمینان کو پانے کے لئے جاتا ہے کہ اس کا رابطہ اطمینان عطا کرنے والے سے ہو جائے......کوئی شراب خانہ اور جوا خانہ میں اطمینان تلاش کرتا ہے......کوئی گھر میں رہ کر بچوں میں اطمینان ڈھونڈتا ہے......کوئی آوارہ گردی میں اطمینان تلاش کرتا ہے......کوئی ظلم کر کے اطمینان پاتا ہے......کوئی مظلوم کی مدد کر کے اطمینان حاصل کرتا ہے کوئی منافع کما کر مطمئن ہوتا ہے کوئی نقصان پہنچا کر خود کو اطمینان کا فریب دیتا ہے۔کوئی اپنی ذات کی خرید و فروخت پر مطمئن ہے ......کوئی اطمینان کے لئے کعبہ جاتا ہے......مندر جاتا ہے......گرجا گھر جاتا ہے ویٹی گن جاتا ہے...... یروشلم جاتا ہے......لال قلندر جاتا ہے......اجمیر شریف جاتا ہے......داتا صاحب جاتا ہے مگر کسی کسی کے نصیب میں ہے کہ وہ خود کو خود میں تلاش کر کے اطمینان حاصل کر لے۔

کوئی خود کو سلا کر اطمینان لیتا ہے کوئی رات کو جاگ کر اطمینان پانے کی آرزو کرتا ہے مگر میں آپ کو بتاؤں انسان کے ضمیر میں......نفس میں......شعور میں......فکر میں......سوچ میں......خیال میں اگر دیانتداری نہیں تو اطمینان حاصل کرنا تو در کنار اسے محسوس بھی نہیں کر سکتا...... جب تک وہ صداقت کے راستے پر نہیں چلتا۔

Marfat.com

اطمینان کی بنیاد دیانت پر ہے اور دیانت کی بنیاد یہ ہے کہ جیسے قادر مطلق کو جانتے ہو ویسے اس کے موجود پر عقلی...... عملی...... حقیقی ایمان ہی نہ لاؤ اقرار با عمل کرو...... وہ بصیر ہے...... نصیر ہے...... سمیع ہے...... غنی ہے...... وہ سب جاننے والا ہے لہذا دیانتداری وہ ہے جس کی خالق تصدیق کرے...... خالق کی تصدیق میں مکمل اطمینان ہے۔ اطمینان حاصل ہونے پر انسانی ضمیر تائید کرتا ہے...... نفس مطمئن ہو جاتا ہے اور انسان کے اندر تمام قوتوں کی آپس میں صلح ہو جاتی ہے۔ انسان کے اندر حوصلہ اور صبر کا ایک اعلیٰ معیار قائم ہو جاتا ہے...... انسان کی زبان پر کبھی کوئی شکوہ انسان اور خدا سے نہیں ہوتا...... وہ ہر قدم پر خدا کا شکر بجالاتا ہے۔ اس پر مصیبتوں کے پہاڑ آن پڑیں وہ خدا سے رابطہ منقطع نہیں کرتا...... ایسے انسان سے خدا خود رابطہ کرتا ہے کامیاب اور اطمینان بخش راستوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ جو انسان اطمینان چاہتا ہے اسے ضرور نصیب ہوتا ہے مگر اس کے لوازمات پورے کرنا ضروری ہیں۔

اولعزم...... موت پر یقین محکم...... رزق پر...... بیماری پر...... تکلیف پر...... درد پر...... دکھ پر...... انسان کی نیت میں کبھی فتور نہ آئے...... اس کی زبان پر کبھی شکوہ نہ ہو۔

جو انسان ہمہ وقت کتاب حقیقت کا مطالعہ کرتا ہے...... اس میں گم رہتا ہے...... اس کے درس پر یقین محکم رکھتا ہے اس کے سبق کے مطابق عمل کرتا ہے خدا اسے خاص عنایات سے نوازتا ہے اور خدا کی اہم خاص الخاص نوازش اطمینان قلبی ہے۔ جن کے قلوب اطمینان سے لبریز ہیں وہی لوگ غنی ہیں بلکہ اطمینان حاصل کرنے کے لئے غنی ہونا لازم ہے...... غنی وہ ہوتا ہے نہ جانے کا غم نہ آنے کی خوشی......!

اطمینان قلب انسان کی انتہائی تمنا ہے...... روح کی اصل عبادت ہے۔ اطمینان کی منزل معرفت الٰہی کا مقام ہے۔ جس نے اطمینان کو پالیا اس نے جہان کو پالیا بلکہ دونوں جہانوں میں سرخرو ہو گیا۔

اطمینان وہ دولت ہے جو دولت سے حاصل نہیں ہوتا...... اطمینان روح کی وہ زندگی ہے جس سے انسان زندگی محسوس کرتا ہے...... اطمینان خلاء بسیط کا ایک نظارہ ہے...... عالم کیف میں بسیرہ

Marfat.com

ہے۔جس کو اطمینان کی دولت مل گئی اس نے کائنات کی معرفت کو پالیا......اس کا دل پاکیزہ ہو گیا ......اس کا ضمیر طہارت زدہ ہو گیا......اس کا نفس مطمعنہ انتہائی بلندیوں پر چلا گیا......وہ خدا کے قریب ہو گیا وہی ہدایت یافتہ قرار پایا۔اطمینان روح انسانی کا جوہر ہے......انسان کی انتہائی تمنا کا نام ''اطمینان'' ہے اس کے لئے سچ بولتا ہے اس کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔جو اپنے اطمینان کو فریب دیتے ہیں ان کے فریب سے کوئی بچ نہیں سکتا۔خود فریبی اطمینان کی دشمن ہے۔اطمینان انسانیت کی منزل معراج ہے۔حواس خمسہ پر جو قدرت رکھتا ہے وہ منزل اطمینان تک رسائی رکھتا ہے۔

حیوان لوگوں سے زیادہ مطمئن ہوتا ہے جب پیٹ بھر جاتا ہے تو اس کی آنکھوں کی بھی بھوک مٹ جاتی ہے مگر لوگ بھرے ہوئے پیٹ کے باوجود آنکھوں میں بھوک رکھتے ہیں اس لئے انہیں اطمینان نصیب نہیں ہوتا لہذا جو لوگ حیوانوں سے بدتر ہیں وہ ہمیشہ اور دونوں جہانوں میں اطمینان سے محروم رہیں گے۔اطمینان والی زندگی جنت والی زندگی ہے۔اطمینان راحت نفس ہے...... سرمایہ قلوب ہے۔وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جن کی زندگی میں اطمینان ہے۔

آؤ! اس دولت کو پانے کے لئے زندگی کے ہر لمحہ میں دیانت داری کو ملحوظ خاطر رکھیں ...... دیانتداری والی زندگی میں یہ پوشیدہ ہے صداقت میں اس کا سارا راز ہے۔

اطمینان دل کے نہاں خانہ میں پوشیدہ ایک خزانہ ہے جس کی آرزو ہر دل والا رکھتا ہے مگر تکمیل آرزو کے لئے کوشش نہیں کرتا......اپنے مزاج حریص اور کیف طبیعت کو تکلیف نہیں دینا چاہتا ......اپنی نامکمل خواہشات اور خیالوں سے باہر نہیں نکلتا......اپنے کلیات مطالب سے خود کو واگزار نہیں کرواتا اس لئے بے چین رہتا ہے انسان اپنی ذات کی قدر سے ناآشنا ہے اس لئے اسے اطمینان نہیں......؟

☆☆☆

Marfat.com

عوام اور خواص

ناکام اور کامیاب زندگی کا مطلب عوام کے نزدیک جو ہوتا ہے اس کا مفہوم خواص کے نزدیک دیگر ہوتا ہے..... خواص اس بات کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ کوئی اخلاقی طور پر بھی ان کے خلاف انگشت نہ اٹھائے بلکہ عوام کے نزدیک ہر فعل جائز ہے جسے وہ جائز سمجھتے ہیں مگر خواص جائز کو صرف جائز کہتے ہیں اور عمل کرتے ہیں لہذا عوام کی آواز اور رائے وہ نہیں ہوتی جو خواص کی ہوتی ہے۔

خواص صاحب علم و بصیرت ہو تو قوموں کی راہنمائی کے مستحق ہیں۔ عوام کی رائے سے چنے گئے لوگ عوام جیسے ہوتے ہیں جو پھر عوام کی طرح عوام سے ملتے ہیں اور عوام کی طرح خیال رکھتے ہیں۔

عوام وہ ہوتے ہیں جن کی یادداشت کمزور ہوتی ہے مگر خواص یہ جانتے ہیں کہ ملک دشمن کون ہے..... قوم دشمن کون ہے..... مفاد پرست اور مطلب پرست کون ہے..... یہ سب عوام کو دھوکا دے سکتے ہیں خواص کو نہیں......

ناکامی اور کامیابی کا انحصار اصول پرستی پر ہے۔ جن کا کوئی اصول نہیں ان کے نزدیک کامیابی اور ناکامی کا معیار مختلف ہے......

خواص وہ ہوتے ہیں جو اصولوں کا خیال رکھتے ہیں اور اصولوں پر عمل کرتے ہیں اصولوں پر قربان ہو جاتے ہیں..... عوام وہ ہوتے ہیں جنہیں کوئی پرواہ نہ ہو اور عوام پرست وہ ہوتے ہیں جو زندگی کے ہر موڑ پر عوام کو چھوڑ دیتے ہیں مگر عوام بیوقوف ہیں جو ہر بار پھر ان کے دھوکا میں آجاتے ہیں ہم کس گروہ کے ساتھ ہیں..... عوام یا خواص..............؟

☆☆☆

Marfat.com

خواہشات کا قتل

کبھی کبھی اپنی خواہشات کا قتل عمداً بھی انسان کی فکری تعمیر میں مدد کرتا ہے جب انسان کے پاس ضروریات خرید کی قوت ہو مگر وہ خواہشات اور مرضی کو شکست دینا چاہے تو اس کے اندر تکرار کی ایک جنگ ہو اور اس میں انسان اپنی مرضی اور خواہشات کو ایک طرف رکھ دے اور جو حقیقت معاشرہ کی جان ہے اسے پانے کی کوشش کرے اس طرح افراط زر اور مہنگائی کی کمر کو توڑا جا سکتا ہے اور ایسے جوہر میں انوکھا لطف ہوتا ہے کہ تمام سہولتوں کے باوجود انسان عام سواری پر سفر کرے...... عام ہوٹل میں کھانا کھائے...... عام طور پر کچھ دن بسر کرے اور عام ضرورت سے زیادہ پیسے جیب میں نہ رکھے...... ارادۃً کچھ سفر پیدل کرے...... عام ریڑھی والے سے عام سی اشد ضرورت خریدے اور خود کو باور کرائے کہ وہ ایک عام سا آدمی ہے اور عام سے لوگوں میں زندگی بسر کرنا جانتا ہے اور کر سکتا ہے اس طرح انسان کو کم از کم پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہ اس وقت ممکن ہے جب کبھی آپ اپنی مرضی سے باز آ جائیں اور خواہشات کو دبانے کا ہنر جانتے ہوں۔ حوصلہ رکھتے ہوں آپ میں اس طرح حوصلہ اور صبر کا جوہر جنم لیتا ہے......!

زندگی کو اتنی تکلیف دو جتنی وہ برداشت کر سکتی ہے۔ زندگی صرف آسائش اور آرام کا نام نہیں...... مشقت اور مسلسل جدوجہد زندگی کو رونق بخشتی ہے مگر اتنی اذیت زندگی کو مت دو کہ روح بیزار ہو جائے...... روح کی آسودگی زندگی کو آسان بناتی ہے اور یہ خواہشات کا ارادۃً قتل مانگتی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

کیف دل

پُر نور دل میں خدائی آنکھ ہوتی ہے اور خدائی آنکھ میں پُر نور دل۔ انسان جب دل کی پاکیزہ آنکھ سے دیکھتا ہے تو رات کی تاریکی میں سورج جیسی روشنی محسوس کرتا ہے۔ ہر نظر آنے والی فطری شے میں انسان خدا کا نور دیکھتا ہے اس کی واحدانیت کا پرتو دیکھتا ہے۔

قلب سلیم ہی معرفت الٰہی کو پا سکتا ہے۔ قلب سلیم انسانی حیات ابدی کی روح ہے۔ بے اثر قلوب حیوانوں کے ہوتے ہیں اور اندھے وہ ہوتے ہیں جو آنکھوں کے ہوتے ہوئے غلط راستوں پر چلتے ہیں......!

آنکھ جب نظاروں کو دل میں منعکس کرتی ہے اور جب دل معرفت الٰہی سے لبریز ہو گا تو وہ الٰہی پیغام اجزائے ترکیبی کو دے گا جس سے انسان انسانیت کی منزلیں طے کرے گا۔

جب سینوں میں دل پُر نور ہوں تو آنکھ وہی کچھ دیکھتی ہے جسے دل چاہتا ہے...... دل پاک ہو تو انسان پاک ہوتا ہے...... نیت پاک ہو تو دل پاک ہوتا ہے...... دل پاکیزہ ہو تو انسان اور خدا کے درمیان فاصلہ کم رہ جاتا ہے...... انسانی وجود موجود کی تصدیق کرتا ہے اور انسان غیب کی تصدیق کرتی ہے۔

دراصل وہی دل حق کے پیغام کا اثر لیتے ہیں جن میں خوف خدا جاگزیں ہوتا ہے...... جو بصیرت کی طاقت سے معجزات خدا کا مشاہدہ کرتے ہیں......!

وہی دل پاکیزہ ہیں جو انسانیت کی عظمت کے لئے بے چین رہتے ہیں...... جو معراج انسانیت کے خواہاں ہوتے ہیں...... جو اپنا رابطہ خدا سے منقطع نہیں کرتے......!

دل پاکیزہ گھر ہے اسے آلودگی سے بچاؤ...... یہی آپ کی نجات کا گواہ صادق ہے یہی سب سے پہلے آپ کے حق میں گواہی دے گا۔

☆☆☆

Marfat.com

غیبت

غیبت ایک ایسی مہلک بیماری ہے جو ہر انسان کو لگی ہوئی ہے مگر مومن روح کو نہیں لگتی کیونکہ مومن روح وہ ہوتی ہے جو ہر وقت زندگی کو محسوس کرتی ہے اور ہر لحہ مومن انسان کی راہنما ہوتی ہے۔

کتاب انسانیت میں غیبت ایک وہ باب ہے جو ہر انسان پڑھتا ہے اور کبھی اس پر غور نہیں کرتا یہ انسان کی وہ حالت ہے کہ اپنے وجود کی توانائیاں دوسروں کو دے دیتا ہے جو موجود نہیں ہوتا۔

غیبت گو معاشرہ دراصل ذہنوں کو مفلوج کر دیتا ہے اور انسان اس میں اپنا قیمتی وقت ان لوگوں کو دیتا ہے جو خود اپنے بارے میں کبھی سوچتے نہیں کہ ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے.....؟

غیبت گوئی اک وہ مزہ ہے جو مزیدار ہوتی ہے مگر اس مزہ کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا سوائے انسانی ذہن کے متغیر ہونے کے..... انسان خود کو باور کرانا چاہتا ہے کہ وہ سچا ہے اور جو کچھ وہ چاہتا ہے وہ کیا جانا چاہئے.....؟

غیبت گوئی انسانی فکر کو اندھا کر دیتی ہے کیونکہ جو انسان غیبت کرتا ہے وہ اپنے بارے میں کم اور دوسروں کے بارے میں زیادہ سوچتا ہے۔ دوسرے کو اس کے حال پر چھوڑ دو اور اپنے حال پر غور کرو.....حال ہی انسان کو بے حال اور حال ہی خوش حال بناتا ہے.....غیبت پرست لوگوں کی زبان میں مٹھاس نہیں رہتی.....!

جھوٹ بہت بڑی لعنت ہے مگر غیبت اس سے کم لعنت نہیں.....غیبت وہ برائی ہے جو عملی طور پر نہ بھی کی جائے تو ہوتی ہے.....انسانی ذہن ایک منفی خلش کا شکار رہتا ہے۔ دنیا میں انسانی ذہن کے دو بڑے عذاب ہیں جھوٹ اور غیبت جس نے ان سے نجات پائی وہ سچا اور سُچا مومن ہو گیا جیسا پروردگار مومن کو دیکھنا چاہتا ہے.....جھوٹا اور غیبت گو کبھی مومن نہیں ہوگا اور اسے کبھی سکون اور اطمینان نصیب

Marfat.com

نہیں ہوگا۔

غیبت کا ایک راستہ روکو......اطمینان کے ہزاروں راستے کھل جائیں گے......غیبت دراصل جھوٹ کا عکس رنگین ہے......جھوٹ سے زیادہ لوگ غیبت میں مزہ لیتے ہیں۔غلط خبر بھی غیبت ہے حالانکہ یہ جھوٹ ہے......صرف لوگ باتوں کو اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور سچی بات کو ظاہر کرنے کا حوصلہ......؟

عورت سب سے زیادہ غیبت گو ہوتی ہے بلکہ وہ پیشہ کے طور پر اس کا استعمال کرتی ہے......راز دارانہ انداز میں غیبت کرتی ہے ''صرف تمہیں بتا رہی ہوں کیونکہ تو میری بہن ہے''۔

خدا کا حکم ہے پردہ پوشی فرماؤ مگر غیبت گو پردہ فاش ہوتا ہے۔جو غیبت سے محفوظ ہے وہ خدا کے ٹھنڈے سایے میں محفوظ ہے......وہ سکون اور اطمینان کی منزل پر فائز ہے......اس کا اپنا سارا وقت اپنا ہے......اس کی ساری فکر اس کی اپنی ہے وہ اپنی قوت گویائی کی حفاظت کرتا ہے......وہ اپنے رب کو حاضر و ناظر صرف جانتا نہیں عملی طور پر اس کا اقرار کرتا ہے۔

انسان کو انتہائی پریشان کرنے والا لفظ غیبت ہے۔غیبت گوئی سے پرہیز اصل عبادت ہے بلکہ تمام عبادات اس لئے ہیں کہ انسان غیبت نہ کرے اور جھوٹ نہ بولے لیکن ان لوگوں کا کیسا حساب ہوگا جو خدا کی موجودگی میں خدا سے جھوٹ بولتے ہیں اور خدا کی غیبت کرتے ہیں حالانکہ خدا وہ ہے جو سب سے عدل کرتا ہے۔وہ کتنے بدنصیب ہیں جو خدا کے عدل کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اپنے خالق سے شکوہ کرتے ہیں حالانکہ اس نے سب کو ایک جیسی صورت میں پیدا کیا مگر ایک دوسرے سے جدا جدا صورتیں ہیں......خدا غیبت پرست......غیبت گو......غیبت پسند کی مدد نہیں کرتا وہ وہ کرتا ہے جو اس کے کرنے والا ہے۔

وہ غیبت کرو جو خصلت آپ میں نہیں......دوسروں کے بارے میں وہ بات مت کرو جو آپ خود کرتے ہو......!

ایک بات غیبت خیالوں کا تبادلہ ہے اور خیال صرف خیال ہوتے ہیں ان کا کوئی وجود نہیں ہوتا اس لئے ان کے حوالہ سے ایک دوسرے سے نفرت مت کرو جیسے جس کا جی چاہے خیال کرے آپ

Marfat.com

اسے اہمیت مت دیں اس طرح بھی غیبت سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

بس یہ دونوں باتیں چھوڑ دو یوم حساب آسان ہو جائے گا اور زندگی انتہائی شاندار گزرے گی غیبت پرستوں اور جھوٹوں کے قافلے کثیر ہوتے ہیں مگر آپ تنہا سفر کریں زندگی میں حادثات سے محفوظ رہو گے۔

جھوٹ اور غیبت انسانی مزاج کا حصہ ہے مگر ایمان کا قطعاً حصہ نہیں۔ اہل ایمان کا اس سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ جن کو ایمان والے کہتا ہے وہ نہ جھوٹے ہیں اور نہ ہی غیبت گو...... وہی سچے ہیں جن کا ساتھ دینے کا حکم دیتا ہے۔ اگر ہم اپنے ہی اعمال کو نظر میں رکھیں تو غیبت پرستی سے کنارہ کش ہو جائیں گے...... اچھے انسانوں کی محفل میں بیٹھنے سے انسان برے لوگوں کی غیبت سے بچ جاتا ہے...... غیبت والے کا کچھ نہیں جاتا مگر غیبت پرست کا کچھ نہیں رہتا۔ اگر ہمیں ایک دوسرے کے اعمال معلوم ہو جائیں تو ہم ایک دوسرے کا جنازہ تک نہ پڑھیں...... دعا تک نہ کریں

جو غیبت پرست ہوتے ہیں وہ جھوٹے خواب دیکھتے ہیں اور جو جھوٹ بولتے ہیں روحانیت انہیں نصیب نہیں ہوتی...... غیبت اگر فکری معاش کے لئے ہے تو ضروری کرو............؟ مثلاً اکبر کو چاہئے اصغر کا خیال رکھے...... اکبر کو اصغری مدد کرنی چاہئے غریب بھائی کا امیر بھائی پر حق ہے ایسی بات غیبت نہیں خواہ اس کے سامنے کی جائے یا اس کی غیر موجودگی میں......!

☆☆☆

Marfat.com

میں اکتا گیا ہوں

میں ان سے اکتا گیا ہوں جو لامعنی، فضول اور مفہوم سے عاری لمبی اور بے لطف گفتگو کرتے ہیں اور پھر اس کی داد طلب کرتے ہیں میری روح ایسے لوگوں سے انتہائی بیزار رہتی ہے...... میری عقل ان کی عقل پر قہقہے لگاتی ہے جب ان میں موجود ہوتی ہے اور ان کی بے روح اور مردہ گفتگو بغیر نتیجہ کے ختم ہو جاتی ہے ان کی مکروہ اور خبیث گفتگو پر مجھے رحم بھی نہیں آتا کیونکہ گفتگو کرتے وقت ایسے لوگ صاحب فکر کو اذیت دیتے ہیں ان کی نجاست بھری گفتگو لوگوں کے درمیان آلودگی پھیلاتی ہے جب ایسے لوگ سگریٹ اور تھوک سے بیک وقت لطف اندوز ہوتے ہیں اور ماحول کی آلودگی کا خیال نہیں کرتے ساتھ بدمزہ کلام سے اپنے مفلوج ذہنوں کا علاج کرتے ہیں۔

"میں ان سے اکتا گیا ہوں"

مجھے ایسے لوگوں کی سرگوشیوں سے انتہائی نفرت ہے جو اپنے بد دماغ سے شرافت کے خلاف بغاوت کے منصوبے بناتے ہیں اور میرے دماغ کے خلیوں کو متغیر کرتے ہیں جب وہ بلاوجہ زور زور سے قہقہے لگاتے ہیں اور پھر کانا پھوسی سے اپنی عقل کو فریب دینے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ کسی اخلاقی تعزیر کے مرتکب ہوتے ہیں۔

"میں ان سے اکتا گیا ہوں"

جب میں اپنے اندر سے باہر نکلتا ہوں تو بدصورت سایوں کی طرح میں انہیں اپنے اردگرد موجود پاتا ہوں مجھے ہر دیوار اور دروازہ پر ان کے سائے نظر آتے ہیں میں انہیں دیکھ رہا ہوتا ہوں مگر وہ مجھے دیکھ نہیں پاتے کیونکہ وہ آنکھوں کے ساتھ اندھے ہوتے ہیں وہ لاشعور میں باتیں کرتے ہیں اور حالت لاشعوری میں گھومتے پھرتے ہیں۔ وہ کلام کرتے ہیں اور میں خاموشی سے ان سے مفہوم نکالتا ہوں نہ جانے وہ کیسے اور کون سے لوگ ہیں...... مگر

Marfat.com

"میں ان سے اکتا گیا ہوں"

میں ان سے بے حد اکتا گیا ہوں جو دو حصوں میں تقسیم شدہ ہیں۔ جو دوستوں میں بیٹھ کر دشمنوں کی غیبت کرتے ہیں اور دشمنوں میں بیٹھ کر دوستوں کو برا بھلا کہتے ہیں پھر خود کو ایمان پرست کہتے ہیں میں انہیں کیا کہوں جو صرف مذہب کی باتیں کرتے ہیں عمل نہیں کرتے مجھے ایسے لوگ انتہائی بد دیانت لگتے ہیں جو جھوٹ کی چادر اور فریب کا عمامہ سر پر سجا کر مکاری اور فریب کے موزے پہن کر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہیں اور آہستہ آہستہ کلام اللہ کے حوالہ جات سے اپنے جذبات کو ٹھنڈا کرتے ہیں اور دوسروں کے جذبات سے کھیلتے ہیں مگر مکمل طور پر عمل سے عاری ہیں۔

"میں ان سے اکتا گیا ہوں"

میں جب اکتا جاتا ہوں تو اپنے حوصلہ کو صبر کی مے پلاتا ہوں اور صبر کو حوصلہ دیتا ہوں اور دونوں کو اپنی قوت ارادی بخش کر قوت فیصلہ کا دامن تھام کر زندگی پر نظر دوڑاتا ہوں...... میری کیسے گزر رہی ہے۔

جب میں اکتا دینے والی کسی محفل سے لوٹتا ہوں تو خود کو ایسے محسوس کرتا ہوں کہ کسی نے میری دھنائی کردی ہے جیسے بچھوؤں اور سانپوں نے مجھے ڈس لیا ہے جیسے بے عقلوں نے میری فکر کو چاٹ لیا ہے اور کسی مردہ چھپکلی کے جسم کو کیڑوں مکوڑوں نے مزے لے لے کر اس کا پنجر خالی کردیا ہے اور ایسے محسوس کرتا ہوں کہ فضا میں ان کا کلام میرا پیچھا کر رہا ہے اس لئے

"میں ان سے اکتا گیا ہوں"

میں ان کو کیا کہوں جو اپنے کلام کو آخری سند سمجھتے ہیں اور اپنے کلام پر ایسے ایمان رکھتے ہیں جیسے اس کے علاوہ کوئی کلام ہی نہیں ایسے لوگ کلام کا کاروبار کرتے ہیں بکواس فروخت کرتے ہیں اور بکواس خریدتے ہیں اور گھر آ کر بچوں میں تقسیم کرتے ہیں اپنے کلام کی خود بھی پوجا کرتے ہیں اور اپنے نفس کو بھی مجبور کرتے ہیں ایسے کلام کرنے والوں کی ہزاروں اقسام ہیں اور لا انتہا بولیاں۔ یہ بڑا صبر آزما مرحلہ ہوتا ہے جو خاموش اور چپ رہ کر دیر تک بیمار اور بے ہودہ' فضول اور مکروہ بے فائدہ گفتگو کو سنا جائے اور انسان اتنا اپنے آپ کو مجبور سمجھے کہ ان کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ دیر تک ایسے کردار میرا غیر معقول احتساب کرتے ہیں۔ میں اس وقت غیر مہذب طریقہ سے اکتا جاتا ہوں جب لوگ

Marfat.com

مینڈکوں، ٹڈی، آوارہ کتوں، مچھروں، الوؤں کی طرح بولتے ہیں اور کسی کی سنتے نہیں اور ان کے ذہنوں میں پتھر اور لوہے کا دماغ ہوتا ہے جو بے اثر ہوتا ہے اور ان کے پیٹ نباتات اور جمادات کے ذخیرہ جات ہیں یہ اپنے ہی گوبر اور پیشاب پر بیٹھ کر مزہ لیتے ہیں۔

"میں ان سے اکتا گیا ہوں"

مجھے انتہائی اکتاہٹ ہوتی ہے جب لوگ ڈھول اور گولہ بارود کے بغیر خوشی کو تسلی نہیں دے سکتے اور اپنی بدروحوں کو اطمینان کا فریب دیتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ لوگ خوشی کا مفہوم نہیں جانتے جب تک ہمسایہ اور محلہ داروں کو سکون اور چین سے محروم نہ کیا جائے وہ لوگوں کی پریشانی میں اپنی خوشی کو تلاش کرتے ہیں۔

میں ان لوگوں کو کچھ نہیں کہہ سکتا جو اپنا مذاق خود اڑاتے ہیں اور اپنی عزت خود لوٹتے ہیں جب بے غیرتوں اور بے مذہبوں کی محفل میں خود چل کر جاتے ہیں اور رات کے آخری پہر گھر لوٹتے ہیں لوگ ایسی ظرافت کو معاشرہ کا حسن سمجھتے ہیں اور سنجیدگی سے مذاق کر کے خوش ہوتے ہیں خود عریاں ہوتے ہیں اور دوسروں کو لباس کا درس دیتے ہیں۔

"میں ان سے اکتا گیا ہوں"

میں ان کو کیا کہوں اور کیسے کہوں جو لوگوں کو عبادت گاہوں کی طرف فلاح اور اصلاح کے لئے بلاتے ہیں اور بغیر اصلاح اور فلاح انہیں وہاں سے نکالتے ہیں۔

مجھے خود سے بھی نفرت ہو جاتی ہے جب خود اپنے پاؤں پر چل کر ان غیر مہذب اور بے مہذب لوگوں کے درمیان جاتا ہوں اور خود کو اذیت دے کر لوٹتا ہوں۔

بس اس کا علاج یہ ہے کہ میں خود کا علاج اپنے نفس اور ضمیر سے کراؤں اور پرہیز کے طور پر ایسی محفلوں، مجلسوں اور اکٹھ سے دور رہوں کیونکہ میں فضول کلام اور گفتگو سے اکتا چکا ہوں میں خود اپنے آپ پر تعزیر لاگو کرنا چاہتا ہوں خود کو سزا وار سمجھتا ہوں۔

بتاؤ اے لوگو! میرے لئے کیا سزا تجویز کرتے ہو

"میں ان سے اکتا گیا ہوں"

☆☆☆

Marfat.com

سیاست، مذہب اور انسانیت

انسان خوشیوں کے لئے زندہ ہے اور خوشیوں کے لئے مرتا ہے مگر یہ جاننے سے عاری ہے کہ اسے کونسی خوشی عزیز ہے عارضی' مستقل یا حقیقی......!

انسان ساری زندگی خوشیوں کی تلاش میں گزار دیتا ہے کبھی Social Status کے لئے کبھی مذہب پرستی میں اور کبھی کبھی خدمت خلق میں......

انسان معاشرہ میں زندگی گزارنے کے لئے سب سے پہلے مذہب کا سبق پڑھتا ہے وہ کس نوعیت کا ہے جیسے اسے مذہبی ماحول ملتا ہے پھر جب لاشعور سے شعوری حدود یعنی بچپن سے جوانی میں داخل ہوتا ہے تو اسے ایک معیاری زندگی کی تلاش شروع ہوتی ہے پھر خوش قسمتی سے زندگی کی کسی سطح پر انسانیت کا شعور پاتا ہے مگر اس کی زندگی کا محور صرف خوشی ہے۔

انسان کسی کی تعزیت پر بھی جاتا ہے تو ایک اطمینان اور معمولی خوشی کو فریب دینے کے لئے اگر مذہبی تقریب میں تشریف لے جاتا ہے تو اپنے ایمان کو خوش کرنے کے لئے اس کی عملی زندگی میں جب کوئی عمل ردعمل ظاہر نہیں کرتا تو خوشی خوشی نہیں اور غم غم نہیں۔

انسان کی زندگی میں جب احساس اور شعور بیدار ہوتا ہے تو وہ حقیقی خوشی کی تلاش کی تمنا کرتا ہے پھر وہ اپنا رخ انسان اور انسانیت کی خدمت کی طرف موڑ لیتا ہے اس کی ابتداء اپنی ذات اور باطن سے شروع کرتا ہے۔ انسانیت کی خدمت کا راستہ انسان کے اندر سے نکلتا ہے کیونکہ نجات کے سارے راستے انسان کے اندر موجود ہیں اگر وہ نجات چاہتا ہے تو پروردگار اسے توفیق سے نواز دیتا ہے اور رحمت کے دونوں پٹ کھول دیتا ہے......!

انسان کا انتخاب ہے وہ عارضی' مستقل یا حقیقی خوشی چاہتا ہے اگر انسان صرف فریب زدہ

Marfat.com

خوشیوں سے اطمینان حاصل کرنا چاہتا ہے تو جیسی خوشی ہوگی ویسا امتحان ہوگا۔ اگر وہ سیاست، مذہب اور انسانیت کا سطحی طور پر پیروکار ہے تو اسے کبھی حقیقی خوشی نصیب نہیں ہوگی۔

جب انسان یہ کہتا ہے کہ وہ سیاست کو عبادت سمجھ کر کر رہا ہے تو یقیناً وہ مذہب کو سیاست سمجھ رہا ہے اور اگر وہ کہتا ہے انسانیت کی خدمت میں عبادت ہے تو دراصل وہ عبادت انسانیت کے لئے ہے ایسی عبادت میں حقیقی خوشی ہے اور اگر مذہب کے نام پر صرف عبادت کر رہا ہے اور اس میں انسانیت کی خدمت کا عنصر نہیں پایا جاتا تو وہ عارضی خوشی ہے۔ مستقل خوشی یہ ہے کہ انسان عبادت مذہب کے مطابق کرے اور عمل عقیدہ کے مطابق ہو جس میں سرفہرست خدمت انسانیت ہو اور سیاست عوام کے دکھوں کا مداوا ہو تو پھر مستقل خوشی ہے۔

حقیقی خوشی جب انسان کے اندر جنم لیتی ہے تو وہ زندگی بدل دیتی ہے پھر اس کے معیار کا کوئی پیمانہ نہیں پھر وہ حقیقت انسان کی سمجھ میں آتی ہے۔ سطحی زندگی گزارنے والے لوگوں کی کوئی خوشی نہیں ہوتی وہ ہنسنے والوں کے ساتھ ہنستے ہیں اور رونے والے کے ساتھ رو نہیں سکتے وہ غم اور خوشی کے امتیاز سے مبرّا ہیں۔

انسان کی اپنی ذات کی پہچان ہی دراصل حقیقی اور مستقل خوشی ہے جسے وہ پانا چاہے تو اسے کوئی روک نہیں سکتا وہ اپنے اندر ایسی تبدیلی لاسکتا ہے کہ انہی راستوں کو کم کرسکتا ہے...... وہ معرفت کے رازوں کو پاسکتا ہے...... وہ وجدان اور گیان کی منزلیں آسانی سے طے کرسکتا ہے...... وہ اپنا نصیب خود بنا سکتا ہے...... وہ اپنی تقدیر خود بدل سکتا ہے اگر اس میں حقیقی خوشی پانے کا جذبہ اور صلاحیت ہے حوصلہ اور صبر ہے اگر خدا کے احکام کی پابندی متواتر کرسکتا ہے...... اگر خود کو موت کا یقین دلا سکتا ہے ...... اگر اپنے حصہ کے رزق پر اس کا ایمان ہے...... اگر دوسروں کی تکلیف کا ایسے ہی احساس کرتا ہے جیسے اپنی تو پھر اسے خوشیاں حاصل کرنے سے کوئی روک نہیں سکتا......!

انسان اگر سیاست اور مذہب کی خدمت اپنے Social Status کے لئے کرتا ہے تو پھر فریب زدہ خوشیاں اسے ضرور ملیں گی حقیقی خوشی سے محروم رہے گا۔ حقیقی خوشی انسانیت کے تقاضے پورے کرنے سے ملتی ہے...... اپنے حصہ کا رزق کھانے سے...... دوسروں کا اول خیال رکھنے سے......

Marfat.com

آداب الٰہی کا احترام کرنے سے...... فطرت سے ہمکلام ہونے سے...... کتاب حقیقت کے اوراق الٹتے اوران سے درس عبرت حاصل کرنے سے حقیقی خوشی نصیب ہوتی ہے۔

زمانہ نہیں بدلتا ہم بدل بدل کر زمانے کو فریب دیتے ہیں اس لئے زمانہ ہمیں خوشیوں سے دور رکھتا ہے۔

انسان کے اندر لاتعداد اور لازوال خصائص پوشیدہ ہیں اگر وہ ان خزینوں سے کچھ حاصل نہیں کرنا چاہتا تو اسے تقدیر پر الزام دے کر خود کو مطمئن کرنے سے گریز کرنا چاہئے اسے فریب زدہ سیاست، مذہب اور خدمت انسانیت سے اجتناب کرنا چاہئے۔

خدا کی توفیقات پر بھروسہ کر کے قوت انتخاب سے قوت فیصلہ کا سفر طے کرنا چاہئے وہ ہر ہر لحہ اور زندگی کے ہر ہر موڑ پر اپنی رحمت کے اشارے نصب کئے ہوئے ہے۔

آؤ! ہم انتخاب کریں ہمیں کون سی خوشی چاہئے۔ حقیقی خوشی یہ ہے کہ انسان کے باطن میں مسلسل دیانتداری کی حکمرانی رہے اور اس کے مقابلہ میں ہر چیز حقیر سمجھے اس طرح اس کا رابطہ ہر وقت اپنے خدا سے رہتا ہے جو حقیقی خوشیاں تقسیم کرنے والا ہے۔

مستقل خوشی یہ ہے کہ انسان استقامت پر قائم رہے اور کسی مصلحت کا شکار نہ ہو حالات سے سمجھوتہ نہ کرے بلکہ حالات کو سمجھوتے پر مجبور کر دے یقین ایسے ہو جیسے موت پر اور ایمان ایسے جو کبھی متزلزل نہ ہونے والا خودی اتنی بلند ہو کہ خدا خود پوچھے کیا چاہتے ہو ملے تو خوش نہ ملے تو خوش۔

عارضی خوشی یہ ہے کہ خوشی ملنے کے بعد بھول جائے اب کیا چاہئے اور نہ ملے تو غمگین ہو جائے۔ ہر وقت ایسی خوشی کی انتظار میں رہے ملے تو خدا کو بھول جائے اور نہ ملے تو شکوہ کرے......

انسان وہ ہے جو کسی بھی حالت میں اپنے آپ کو مطمئن نہیں سمجھتا اللہ کے بندہ کے اندر حقیقی خوشی والا ایک جذبہ ہوتا ہے جسے وہ محفوظ کر لیتا ہے۔ مستقل خوشی اس انسان کے نصیب میں ہے جو راضی بررضا ہے کسی حالت میں بھی دیانتداری پر سمجھوتہ نہیں کرتا۔

حقیقی خوشی انسانیت کی خدمت میں ہے۔ مستقل خوشی مذہب میں ہے اگر اس کے مطابق زندگی بسر کی جائے اور عارضی خوشی سیاست میں اور وہ بھی صرف جیت میں بلکہ جیتنے کے بعد۔

Marfat.com

بس انسان کو صرف یہ فیصلہ کرنا ہے وہ چاہتا کیا ہے اور اسے جانا کہاں ہے اس سے وہ ہر شے پا سکتا ہے جس کی اسے تمنا ہے مگر صلاحیت اور جذبہ صبر اور حوصلہ ضرور چاہئے۔ سگ جاناں کے نصیب میں کوئی خوشی نہیں زندگی کی تکون میں سب سے اہم انسانیت ہے اور حقیقی خوشی بھی اسی میں ہے اس کا تقاضا اللہ کی مخلوق سے محبت ہے اس کے ساتھ انصاف ہے۔

خوشی کے مدمقابل پریشانی ہے جو آپ کو پریشان کر دے وہ نہ سیاست ہے نہ مذہب نہ انسانیت بس اتنا سا کلیہ ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

ضبط

جو زندگی میں ضبط کا بند ٹوٹنے نہیں دیتے وہ زندگی کو کناروں کے اندر بسر کرنے کا کلیہ جانتے ہیں۔انسان جو اپنے وسائل اور مسائل کو جانتا ہے وہ زندگی کی شاہراہ سے واقف ہی نہیں مکمل آگاہ ہوتا ہے وہ جانتا ہے کہ وہ جس منزل پر چل رہا ہے اس کا مقام کونسا ہے اور وہ پہنچا کہاں تک ہے اور اِس کا انجام کیا ہوگا۔

جن کی زندگی میں نظم و ضبط نہیں وہی حادثات کا شکار ہوتے ہیں۔جن کے ذہن میں اعلیٰ کلیات نہیں انہیں کے جواب غلط ہوتے ہیں۔ضابطہ حیات کی جو پیروی کرتے ہیں انہیں ہی حیات ابدی نصیب ہوتی ہے۔جو اپنے کاندھوں پر اپنا گھر رکھتے ہیں ان کی نہ کوئی منزل ہے اور نہ ہی مقام منزل ویسے زندگی ان کی بھی گزر جاتی ہے......!

زندگی کیا ہے جو گزر جائے وہ لوٹ کر نہیں آتی اسے ضابطہ احتیاط اور اعتماد سے گزارو جو لوگ زندگی کا فاصلہ قدموں سے ماپتے ہیں وہ مشکل حالات سے گزرتے ہیں اور جو ذہن اور اس میں پائی جانے والی فکر اور عقل والی صلاحیت سے طے کرتے ہیں ان کے لئے زندگی کا سفر آسان ہوتا ہے۔

شہرت انسان کی انتہائی طلب اور تمنا ہے زندگی میں جہاں فائدہ مند ہے وہاں ہی کبھی کبھی زوال کا باعث بھی بنتی ہے لہٰذا زندگی کا سفر ضبط اور صبر سے حوصلہ اور استقلال سے احتیاط اور محتاط سے مکمل کرنے کا مصمم ارادہ دل میں اور کامیابی کا فیصلہ ذہن میں کرنا ضروری ہے۔سطح پر رہنے والے بھول جاتے ہیں کہ بعض مقامات ڈوبنے کے لئے بھی ہوتے ہیں جتنا انسان فطرت سے دور ہوتا جائے گا اتنا ہی لطف اندوزی سے محروم ہوتا جائے گا۔

جو ہر بڑھنے والے ہاتھ پر بیعت کر لیتے ہیں وہ زندگی میں کئی بار راستہ بھول جاتے ہیں۔ضبط

Marfat.com

صبر کا سایہ ہے جتنا بڑا ضبط ہوگا اس سے بڑا آپ کی زندگی پر سایہ ہوگا جو زندگی کڑی دھوپ میں گزاری جائے وہ بھی کوئی زندگی ہے۔

آؤ! مل کر سوچیں کتنا ضبط ہو تو حوصلہ بڑھتا ہے...... کتنا حوصلہ ہو تو صبر کی منزل کو پایا جا سکتا ہے اور کتنا صبر ہو کہ انسان یقین میں اتر جائے اتنا یقین ہو کہ انسان کا خدا سے رابطہ نہ ٹوٹے۔

☆☆☆

Marfat.com

اچھے ہو جاؤ

کوئی مذہب بُرا نہیں کسی مذہب میں بُرائی کو اچھا نہیں سمجھا جاتا اور نہ ہی بُرائی کی اجازت ہے مذہب کو لاگو کرنے والے اور مذہب کے پیروکار غلط ہوتے ہیں جن کی وجہ سے مذہب پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ مذہب پر اعتراض کرنے والے بھی اپنے مذہب کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتے۔ مذہب کے پیروکاروں نے ہی ذیلی مذہب بنا لئے ہیں تاویلوں اور روایتوں کی روشنی میں اپنی مرضی کا عمل دخل ظاہر کر کے نئے نظریات کو خود اپنی اغراض کے مطابق ڈھال لیا ہے لہٰذا کسی مذہب کو برا کہنے سے پہلے اپنے مذہب کو اچھا ثابت کرنے کے لئے خود اتنے اچھے ہو جاؤ کہ لوگ آپ کے مذہب کی طرف راغب ہوں......!

انسان پریشانی اور مایوسی سے بچنا چاہتا ہے اور وہ اسی طرح ممکن ہے کہ وہ خود کو اپنے عقیدہ کے مطابق کرے۔ انسان کی زندگی کا مقصد مایوسی اور پریشانی سے محفوظ رہنا ہے اور یہ صرف اس وقت ممکن ہے جب وہ دل و جان سے شانتی چاہتا ہو اپنی ذات سے لے کر معاشرہ کی آخری تہہ تک صرف مذہب اس کی تصدیق کرتا ہے لہٰذا کوئی مذہب شیطان سے دوستی کی دعوت نہیں دیتا اور ہر مذہب خدا سے رابطہ میں رہنے کا درس دیتا ہے جیسا اس کے مذہب میں اس کا تصور ہے مگر سچ ہر مذہب میں سچ ہے۔

اچھے اور سچے بن جاؤ یہی انسان اور انسانیت کا مذہب ہے......!

☆☆☆

Marfat.com

وجودِ زن

دنیا کا مذہب انسانیت ہے اور حسن کا مذہب عورت ہے۔ خدا کی صنعت اور قدرت کا بہترین اور مشہور ترین نمونہ عورت ہے۔ عورت مرد کی محبت کا آئینہ ہے اور عورت قلب ونظر کی معلمہ اس کارگاہ ہستی میں عورت کا مرکزی کردار ہے۔

عورت پیار اور محبت کی وہ کھیتی ہے جس میں خوشبودار پھول اور مزیدار پھل اگتے ہیں۔ جس میں حیرت زدہ مسرتیں پرورش پاتی ہیں اور سماعتوں کو سکون بخشنے والے سازوں کی آوازیں آتی ہیں جس میں معصوم آوازیں ہماری سماعتوں میں سرگوشیاں کرنے کے لئے پیدا ہوتی ہیں ...... جس میں رشتوں کو مضبوط کرنے کے اجزائے ترکیبی ہیں ...... اس کا وجود جنت جیسے گھروں کی ضرورت ہے بلکہ جنت جیسے گھروں میں پرستش کرنے والی کوئی عورت ہوتی ہے۔ دنیا میں وہی گھر جنت ہیں جہاں شوہر پرست اور شوہر شناس عورت ہے اور دنیا ہی عورت کی وجہ سے جہنم کا باعث ہے۔

دنیا عجیب ہے اور عورت عجیب ترین' عورت اچھی اور کامل ترین کردار کی مالکہ ہو تو معاشرہ میں غربت اور مایوسی نہیں پھیلنے دیتی۔ عورت ہی امارت اور دولت کے باوجود مایوسی سے نکلنے نہیں دیتی۔ عورت معاشرہ کا رخ تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اگر وہ خود شناس ہے۔ ساری دنیا کی بھلائی کا انحصار خود شناسی ہے۔

عورت کا جوہر لطیف حواس خمسہ میں پوشیدہ ہے اس کی آواز اور الفاظ میں قدرت کی تمام لہریں موجود ہوتی ہیں وہ تلخ اور شیریں لہجوں سے ماحول پر پوری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ اپنے لبوں سے اپنی انگلیوں کے پوروں سے لطیف جذبوں کو ابھارتی ہے جس سے دنیا میں پُر لطف لطیف لہروں میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ وہ آتشیں لذتوں کا منبع ہے۔

عورت وہ نسخہ حیات ہے جس سے جذبات بوڑھے نہیں ہوتے مگر دنیا اس سے انصاف نہیں

Marfat.com

کرتی اسے جنس ارزاں سے زیادہ اہمیت نہیں دیتی......!

بس اے دنیاوالو! عورت عقل مند ہو تو کبھی گھاٹے کا سودا نہیں کرتی اور اگر قدر سے زیادہ عقل مند ہو تو ہمیشہ خسارے میں رہے گی۔

اے وجودِ زن! میری انگلیوں کے پوروں میں ابھی تک وہ لمس کا احساس اور خوشبو رچی بسی ہے جو میں نے تمہارے جسم سے حاصل کی تھی یہ اتنی گہری اور عمیق ہے جو میرے کفن اور قبر کی مٹی سے بھی آئے گی اور میری قبر پر اگنے والے پھولوں سے ظاہر ہوگی......!

بس اے لوگو! دنیا اور عورت کی سمجھ اس وقت آئے گی جب بستر مرگ پر زندگی کا آخری سانس ہوگا۔ انسان کی ساری زندگی کا سرمایہ حیات محبت ہے وہ دنیا سے یا عورت سے مگر انسان جب تک خود شناس نہیں ہوگا دونوں کو نہیں سمجھ سکے گا۔

☆☆☆

Marfat.com

اسرار خفی

جوانسان اپنی ذات کے اسرار خفی پر غور وغوض کرتا ہے وہی انسان اپنے افکار وخیالات سے دنیا کے قلوب کو روشن کرتا ہے۔ جو اپنے بارے میں کچھ نہیں جانتا وہ خدا کے بارے میں بالکل کچھ نہیں جانتا۔ خدائی معرفت ذات کی معرفت ہے جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا وہ خدائی رموز سے آگاہ ہوا خدا کے قریب ہو گیا ایسا انسان یقین اور اعتقاد کے رشتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ یقین اور اعتقاد ہی انسان کی انسانیت کی حفاظت کرتے ہیں اور ماحول کے تغیر وتبدل سے آگاہی حاصل کرتے ہیں انہیں سے انسانوں کے دل روشن ہوتے ہیں جو خدا کے نور کو اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں دیکھتے ہیں۔

صداقت اور دیانت میں ڈوبے ہوئے دل ہی انسان کو خدا کے نزدیک کرتے ہیں۔ توکل اور تقویٰ سے انسان عظمت کی بلندیوں کا سفر کرتا ہے۔ انسان کے اندر سے ہی نجات کے راستے کھلتے ہیں انسان کے جہان نما میں شمعیں روشن ہیں۔ تھوڑے سے تدبر سے اس روشن شمع سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

انسان کے اندر ذرہ ذرہ رموز الٰہیہ پوشیدہ ہیں اندر والی آنکھ جب کھلے تو یہ راز فاش ہوتا ہے۔ روشن قلوب الٰہی رازوں کو پا سکتے ہیں روشن قلوب میں خدا کے نور کے چراغ جلتے ہیں ایسا انسان حقیقت کے سانچے میں ڈھل جاتا ہے اس لمحہ انسان کے اندر ایک حقیقت کی نئی شمع روشن ہوتی ہے ہر لمحہ سے لطف اندوز ہوتا ہے جب اسرار خفی کے رازوں سے پردہ سرکتا ہے وہ ان رازوں میں کھو جاتا ہے۔ انسانیت کی یہ انتہائی تمنا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

احساس

جس میں احساس نہیں اسے نہ رشتوں کی پرواہے اور نہ ہی اپنی عزت کی۔ احساس انسانیت کی بیداری کا نام ہے۔ احساس کا نام ہی زندگی ہے۔ احساس ہی زندہ ہونے کا ثبوت ہے۔ احساس انسان کے اندر کی روشنی ہے۔ احساس ہی حلال اور حرام کے درمیان تمیز ہے......!

احساس ایک معجزہ نما فکر ہے جس میں احساس نہیں وہ حیوان ہے وہی مردہ ہے۔ احساس پاکیزہ جذبات کی حیات ہے۔ انسانیت کی پہچان کا دوسرا نام احساس ہے۔ احساس پیار کی بنیاد ہے اور محبت کی خشت اول۔ احساس زندگی کی روح ہے۔ احساس کے بغیر زندگی بے مقصد اور فضول ہے۔ انسان کے اندر جس چیز کا احساس نہ ہو وہ اس کے لئے فضول اور بے فائدہ ہے۔

احساس مقصد کی جان ہے۔ احساس ہی انسان کو ایک دوسرے کی مدد پر ابھارتا ہے۔ احساس انسانی زندگی کا نچوڑ ہے۔ احساس کا رشتہ خون کے رشتوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ احساس کا رشتہ ایک لمحہ میں بنتا ہے اور ایک ہی لمحہ میں ختم بھی ہو سکتا ہے۔ موت کا احساس انسانی نفس کو بیدار کرتا ہے۔ زندگی کا احساس انسان کو کامیابی کی طرف گامزن کرتا ہے۔ زندگی کا کامیابی اور ناکامی میں فرق احساس ہے۔ ناجائز ذرائع سے حاصل کی گئی کمائی سے انسان کامیاب زندگی کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ خوشنودی خدا کا احساس انسان کو راحت بخشتا ہے اور اطمینان کا حرف اول ہے۔ انسان کے اندر دیانت کی روشنی کا نام احساس ہے۔ بے نور دلوں میں احساس نہیں ہوتا۔ بے دل لوگ احساس سے عاری ہوتے ہیں۔ خود غرض انسان بے احساس ہوتا ہے۔

اے انسان! اگر تجھ میں احساس نہ ہو تو' تو درندہ ہے۔ درندوں میں احساس نہیں ہوتا مگر اپنے ہم جنس کا پھر بھی احساس کرتا ہے مگر انسان عقل سلیم کی موجودگی میں انسانوں پر ظلم کرتا ہے ایک

Marfat.com

دوسرے کا خون پیتا ہے بہاتا ہے حقوق غصب کرتا ہے اپنے جیسے انسان کی بے عزتی کرتا ہے یہاں تک کہ انسانیت کی توہین کرتا ہے یہ احساس نہ ہونے کی وجوہات ہیں......!

انسان میں جب احساس نہ رہے تو وہ مردہ ہے...... درندہ ہے...... بدتر حیوان ہے۔روح انسانی پر جب تک احساس کا پاکیزہ سایہ نہیں ہوگا اس وقت تک وہ آوارہ رہے گی ۔بھٹکی ہوئی روحوں میں دراصل احساس ختم ہو چکا ہوتا ہے۔آوارہ اور بدمزاج لوگوں میں احساس کی کمی ہوتی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

علم اور عقل

جہاں علم ہے ضروری ہے وہاں عقل بھی ہو مگر جہاں تعلیم ہے ضروری نہیں وہاں عقل بھی ہو۔

علم عقل کی حفاظت کرتا ہے مدد کرتا ہے۔ عقل علم کے بتائے ہوئے راستوں پر چلتی ہے۔

عقل اور علم اسی طرح ہیں جیسے جسم اور روح ہے۔ عقل خدا نے دی ہے اس کا استعمال علم ہے وہ فکر میں ہے جو غور وفکر ہی نہیں کرتے وہ عقل اور علم سے مستفید نہیں ہوں گے۔

عقل انسان کو قناعت پرستی کی طرف لے جاتی ہے عقل یقین دلاتی ہے کہ زندگی فانی ہے علم اس کی تصدیق کرتا ہے۔ عقل دل کا نور ہے' جذبات کی دشمن ہے غم وغصہ سے اسے نفرت ہے۔ عقل وہ چراغ ہے جس سے انسان درست سمت کا انتخاب کرتا ہے اس کے بغیر اس کی زندگی اندھیرے میں ہے۔ علم عقل پر گہرا ٹھنڈا سایہ ہے۔

علم انسان کو یا تو بلندیوں کی طرف لے جاتا ہے یا پستی میں غرق کر دیتا ہے اگر عقل اس کی راہبر وراہنما نہ ہو' علم اگر عقل سے ہم مشورہ نہ ہو عقل کو بھی علم کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی علم کو عقل کی۔ علم نیکی کے بارے میں عقل کی راہنمائی کرتی ہے اور عقل اس پر عمل کا انتخاب کرتی ہے۔

عقل اور علم کی سخاوت کرنے والا کبھی ذہنی مفلس نہیں ہوتا......!

عقل کو بدزبانوں سے نفرت ہے علم کو بداعمالوں سے۔ عقل بیوقوف اور کم فہم کو دوست نہیں بناتی۔ علم لوگوں کے دروازوں پر دستک دیتا ہے مگر ہر کسی کے نصیب میں دروازہ کھولنا نہیں۔ بیوقوفوں کو تلاش کرنا آسان ہے وہ بڑی جگہ پر سب اکٹھے ہوتے ہیں' عقل مندوں کو تلاش کرنے کے لئے علم کی ضرورت ہے۔ مگر علم جہل لوگوں سے بھی حاصل ہوتا ہے.....! عقل نفس حیات کی زندگی ہے۔ عقل راحت دل ہے۔ عقل جذبہ کے اندر زندہ حرارت ہے۔ عقل انسانوں کی روحوں کے اندر مصالحت

Marfat.com

کرواتی ہے' تنہا عقل کافی نہیں اس کے ساتھ علم الٰہیہ کی معرفت ضروری ہے۔ جب عقل راحت میں ہوتی ہے تو ہمارا دل فطرت کی خاموش اور پُرسکون آغوش میں ہوتا ہے۔ عقل سلیم ہی صادق دلوں پر گواہ ہوتی ہے۔ عقل کے بغیر علم بے فائدہ ہے بلکہ وہ علم ہی دراصل علم نہیں۔ علم اور عقل انسانیت کے دو بازو ہیں...... انسانیت کے محافظ ہیں۔ علم زندگی ہے۔ علم شعور ہے۔ علم احساس ہے۔ علم ادب کی روح ہے اور ادب علم کی زندگی ہے۔

علم حاصل کرنا آسان ہے مگر اس کے مطابق عمل کرنا انتہائی مشکل ہے۔ عقل انسان کی اپنی قیمت ہے علم دوسروں کی امانت ہے۔ عقل زندگی کا نچوڑ ہے علم زندگی کا راہنما۔

یہ ضرور ہے جہاں عقل ہے وہاں پروردگار کے حضور سر جھکانے کا حوصلہ بھی ہے۔ عقل پہلے اپنے احتساب کا انتخاب کرتی ہے۔ عقل خود کو ضمیر کی عدالت میں پیش کرتی ہے۔ عقل خود کو خود کی نظر سے بھی دیکھتی ہے اور دوسروں کی نظر سے بھی۔ عقل انسان کو انسانی حدود میں رکھتی ہے اور اس پر محاسبانہ نظر رکھتی ہے۔ عقل انسان کا سرمایہ حیات ہے اور عاقبت کا سرمایہ افتخار۔ عقل وہ حکیم ہے جو احمقوں اور بیوقوفوں کا علاج کرتی ہے علم وہ ہے جو عقل مندوں کا۔ عقل زندگی کا ایک کشادہ دروازہ ہے علم اسے کھولنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ عقل اور علم انسان کو تباہی سے بچاتے ہیں دونوں جہانوں میں سرخرو کرتے ہیں عقل اور علم انسان کو سرفرازی بخشتے ہیں جو علم تو رکھتے ہیں مگر اس کے مطابق کردار نہیں وہ رسوائی والا علم ہے مگر سنو علم کبھی رسوا نہیں کرتا۔

جو عقل کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر عقل مندی والا کوئی کام نہیں کرتے وہی عقل کے اندھے ہیں...... ان سے بچنا ضروری ہے۔ جو علم بیچتے ہیں اس سے کمایا ہوا منافع سے سکون نہیں خرید سکتے۔

عقل اور علم کسی کی میراث نہیں اللہ تعالیٰ نے سب کو مساوی مواقع مہیا کئے ہیں کچھ عقل کو کھاتے ہیں اور کچھ علم بیچتے ہیں۔ عقل اندھی قوت کی دشمن ہے...... علم اس کا علاج۔

عقل اور علم ان لوگوں سے دوستی نہیں رکھتے جو بے حسی کا لباس پہن کر زمین پر اکڑ کر چلتے ہیں اور غریب' مسکین اور یتیم کا حق کھا کر فخری انداز میں اپنی مکروہ داستانوں کو اپنے جیسے لوگوں میں بیٹھ کر سناتے ہیں۔ عقل فطری عناصر کی نمائندہ ہے اور علم ان کا ترجمان۔

Marfat.com

بے عقل اور بے علم لوگ روح کو حبس بے جا میں رکھتے ہیں۔ علم تعلیم سے حاصل نہیں ہوتا اور عقل دولت سے...... علم دل کی روشنی ہے اور تعلیم دماغ کا غبار......!

عقل اور علم قانون فطرت کے مفسر ہیں۔ عقل اجڑے گھروں کو آباد کرتی ہے...... دکھی دلوں کو شاد کرتی ہے...... انسانیت کا احترام کرتی ہے...... محتاج کا احساس کرتی ہے...... کمزور اور ناتواں دلوں پر راج کرتی ہے...... دکھی انسانیت کا علاج کرتی ہے...... عقل قوموں کو سرخرو کرتی ہے جب الٰہی علم اس کے ساتھ ہوتا ہے...... علم قوم کی زندگی ہے...... علم نشہ حیات ہے۔

عقل نفرت' حسد اور برائی سے دور لے جاتی ہے زخمی انسانیت کا علاج ہے۔

عقل اور علم فتح و نصرت کے بلند مینار ہیں ان کے میناروں سے گونجنے والی اذانوں کی صدا انسانی دل پر اثر انداز ہوتی ہے۔

علم اور عقل ان قلعوں اور یادگار عمارتوں سے زیادہ بلند اور مضبوط ہیں جن کو بے علم اور بے عقل لوگوں نے اپنی بقاء کے لئے بنایا ہے۔ علم اور عقل والے انسان ہمیشہ زندہ ہیں وہ پرنور دلوں میں اپنا مقام رکھتے ہیں وہ خوش دل انسان کے اندر بستے ہیں...... محبت انہیں کے کام سے ہے انہیں کے نام سے ہے یہ تہہ زمین زندہ ہیں ان کا انسانی زندگی پر احسان ہوتا ہے وہ زندگیوں کو آباد کرتے ہیں اسی لئے لوگ اِن کے مرقد پر چراغ جلاتے ہیں۔

علم اور عقل والے انسان الفاظ کے جواہرات کی سخاوت کرتے ہیں انسانی ذہن کو روشن کرتے ہیں بجھے ہوئے دلوں کو اور منجمد ذہن کو آباد اور شاد کرتے ہیں۔

علم اور عقل قوت تخلیق کی شان و شوکت ہیں...... فطری عناصر کی ترجمانی کرتے ہیں...... روشنی اور حکمت کے بلند اور محکم مینار ہیں یہ خدا کی نظر سے ہر چیز کو دیکھتے ہیں جہانوں کے اسرار کو پانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

جن گھروں میں حقیقی علم ہے وہاں ہی حقیقی عقل ہے وہاں ہی معرفت الٰہی ہے وہاں ہی زندگی اور موت سے شناسائی ہے...... وہاں ہی ازل اور ابد کی بات ہوتی ہے...... وہاں ہی حلال اور حرام کا تذکرہ...... وہاں ہی شرافت اور انسانیت کی کہانی دہرائی جاتی ہے عمل پیرائی ہوتی ہے...... وہاں ہی

Marfat.com

پیار اور محبت کے قصے پڑھے جاتے ہیں...... وہاں ہی انسان اور انسانیت کی بات ہوتی ہے

علم اور عقل ہی فطرت کے ہر منظر سے لطف اندوز ہوتے ہیں اس سے حقیقت کا درس لیتے ہیں...... ان سے معرفت کے جام پیتے ہیں۔ علم اور عقل کتابوں کے ڈھیر سے حاصل نہیں ہوتے یہ قطرہ اور ذرہ کی معرفت سے حاصل ہوتا ہے انسانی سانس اس کا ترجمان ہے۔

اے انسان! یہ دونوں تیرے دل کے مکین ہیں نور ہیں جس سے تو روشن ہے۔ ان کی خیرات سے انسان غنی ہے...... دانائی ان کی دربان ہے جو شفیق انسان کی ماں ہے۔

عقل اور علم ہی صرف روح کی آہیں سنتے ہیں اور اسے تسلی دیتے ہیں۔ یہی روح کو قید خانے سے آزاد کرتے ہیں...... یہی سچائی سے آشنا کرتے ہیں یہی انسان کو فکروں غموں سے آزاد کرتے ہیں یہی یقین کی منزل پر فائز کرتے ہیں...... یہی انسان کو بتاتے ہیں کہ وہ کون ہے...... کہاں سے آیا ہے...... کون لایا ہے...... کون لے جائے گا...... کہاں لے جائے گا...... وہاں کیا ہوگا۔

جو عقل کو حیران کر دے اسے "حیرت" کہتے ہیں ...... جو علم کو حیران کر دے اسے "عرفان" کہتے ہیں اور جو علم عقل کو حیران کر دے اسے "معرفت الٰہی" کہتے ہیں۔

علم اور عقل روح کی بیماریوں کا علاج ہے۔ معاشرہ میں تمام خرابیاں اور بیماریاں علم و عقل سے بغاوت کی وجہ سے ہیں۔ روح کی قندیلیں صرف علم اور عقل سے روشن ہوتی ہیں...... تاریک غاروں سے نکالتی ہیں...... دل کے رموز و اسرار کو کشادہ کرتی ہیں...... نیند غفلت سے بیدار کرتی ہیں...... دل اور آنکھ میں ربط پیدا کرتی ہیں...... رنج و غم کے مارے ہوئے دلوں کو تسلی دیتی ہیں...... یہی قندیلیں ہیں جو انسانیت کو روشن اور چمکدار بناتی ہیں۔

علم و عقل دفن شدہ حقیقتوں کو ظاہر کرتے ہیں...... حماقت کی زنجیروں کو توڑتے ہیں۔ عقل سلیم اور علم معرفت مومن کی میراث ہے...... قناعت پرستوں کی ہدایت کا ذریعہ ہے۔ عقل مند اور عالم دنیا کو مادی نہیں روحانی زندگی سے دیکھتا ہے۔ روح کی بصیرت انسان کو عقل اور علم عطا کرتی ہے۔

انسان جب ناقدردانی' جہالت' ناواقفیت کی اذیت زدہ خواب سے بیدار ہوگا تو عقل اور علم کی قوت سے آگاہ ہوگا پھر عقل مندوں اور صاحب علم و عرفان کو تلاش کرے گا۔

Marfat.com

روح عقل اور علم کی وعدہ معاف گواہ ہوتی ہے اسے رنجیدہ مت رکھو اسے جاہلوں اور لاعلم لوگوں سے نفرت ہے...... یہ خیالوں سے بندھے ہوئے لوگوں پر قہقہے لگاتی ہے۔

علم امن کی ضمانت ہے اور عقل صداقت اور دیانت کی امین۔ قوموں کی عظمت علم میں پوشیدہ ہے نہ کہ طاقتور بازوؤں میں۔ جہاں علم کی روشنی نہیں وہاں ہمیشہ اندھیرا رہتا ہے خواہ دولت کی ریل پیل ہو۔

علم وہ زینہ ہے جو انسان کو ستاروں سے آگے جہانوں میں لے جاتا ہے۔ علم سے آپ اپنے نفس کے نغمے سن سکتے ہیں...... اللہ تعالیٰ نے علم میں اپنی گیرائیوں کے راز رکھے ہیں۔

اے پروردگار! میرے دل کو عقل اور علم کی شعاعوں سے منور کر دے جو تیرے نور سے ظاہر ہوتی ہیں۔ مجھے اس دولت منتہا سے نواز دے جو علم اور عقل میں پنہاں ہے۔ میرے شعور اور احساس میں عقل اور علم کی مئے بھر دے...... مجھے اور میرے نفس کو علم و عقل سے سیر کر دے...... آمین۔

☆☆☆

Marfat.com

تبسم

ہنسنا' قہقہے لگانا' مسکرانا اور تبسم تم کس لہجے کو پسند کرتے ہو تاکہ میں اندازہ لگا سکوں تم کس قسم کے آدمی ہو......!

تم کیسے اندازہ لگاؤ گے! جب انسان ہنستا ہے تو کیسے لگتا ہے وہ اپنے اندر خوشی کا ایک توازن محسوس کرتا ہے...... قہقہے لگاتا ہے تو اپنے جذبات کی بے بسی کا ماتم کرتا ہے...... مسکراتا ہے تو اپنے اندر والے انسان سے ہم کلام ہوتا ہے جب لبوں پر تبسم ہوتا ہے تو اپنی روح کے ساتھ محبت کا اظہار کرتا ہے۔

بوقت تبسم وہ پوری طرح اپنے جذبات کی قدر کو جانتا ہے...... ہنستا ہے تو دوسروں پر ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ دوسروں سے مل کر خوش ہے۔ قہقہے لگاتا ہے تو جذبات کے ساتھ مذاق کرتا ہے...... مسکراتا ہے تو جذبات کے ساتھ دوستی کا غماز ہوتا ہے۔

بتاؤ تم کس لہجے کے مقلد ہو اے آدمی!...... تاکہ آدمی سے آگے لوگ...... لوگوں سے آگے انسان...... اس سے آگے بندہ...... اللہ کا بندہ اور وہ بندہ جسے اللہ کہے یہ میرا بندہ ہے وہ کیا کرتا ہے؟ وہ ان پر خاموشی سے اپنی رائے قائم کرتا ہے۔ آؤ! اسے تلاش کریں وہ ہمارے کس لہجے سے خوش ہوتا ہے...... وہی خدائی لہجہ ہے......! وہ بندہ ہر انسان کے اندر موجود ہے جس کے پاس یہ راز ہے۔

خاموشی! تو بتا...... کیا سب سے بہتر چپ نہیں؟...... مخلوق خدا کی تمناؤں میں چپ کی شیریں زبان سے کچھ سننے کا انتظار کریں...... خدا چپ ہے مگر ہر شئے میں بولتا ہے بس اس پر تبسم فرماؤ۔

مجسم زندگی میں ان سب کے مدمقابل آنسو ہوتے ہیں دیکھ یہ کس کو پسند کرتے ہیں...... فطرت کے کھلونے جسے جتنے پسند ہوں اُن سے کھیلے...... ہنسی کبھی شرمندہ نہیں ہوگی...... تفسیر سوز میں ان سب کا راز ہے...... جرعات تلخ بھی انہیں میں ہیں...... کائنات کی ہر شئے میں ایک دلآویز تبسم

Marfat.com

ہے...... کبھی آنکھ اٹھا کر...... کبھی آنکھ ملا کر تو دیکھو...... تبسم ایک مقدس روح کا یقین ہے...... تبسم بھرے چہرے پر اطمینان کا سایہ ہوتا ہے...... روح عالم خیال کے سفر پر...... پر تبسم چہروں پر عرفانیت کے نغمے ہوتے ہیں اور اپنے پُر اعتماد اور یقین کے پہرے......

لبریز جام حیات جب چھلکنے لگے تو تبسم سے اس کے راستوں کو موڑ دو...... جب نزع اور موت کے درمیان کشمکش ہو تو ان کے درمیان اے تبسم صلح کروا دینا...... جب موت کا خوف طاری ہو تو اسے تبسم سے ٹال دینا۔

تبسم خوف خدا کا ایک نیم سایہ ہے جس میں انسان راحت محسوس کرتا ہے...... بڑی بڑی مصیبتوں کے لئے ڈھال ہے...... تبسم سے ہی دل فتح ہوتے ہیں...... یہ حیات بخش نسخہ ہے مگر میری معزور فکر اسے پانے سے قاصر ہے۔

بتاؤ! تمہیں کونسا لہجہ پسند ہے قہقہ' ہنسنا' مسکرانا' تبسم...... ایک وقت انسان پر ایسا آتا ہے نہ ہنس سکتا ہے نہ قہقہے لگا سکتا ہے نہ مسکرا سکتا ہے مگر بعد از موت مومن کی میراث ہے تبسم...... چہرے کی رونق...... چہرے کا حسن...... چہرے کی زینت...... چہرے کی گواہی کہ انسان نے زندگی کیسے گزاری ہے۔

وہ لوگ جن کا شعور اور احساس مردہ ہے وہ زندگی ہی میں اپنی قبر کھود کر مرتے ہیں اور زندہ سانس لیتی ہوئی لاشوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں ایسے تقسیم شدہ بیہودہ خیالات کے ساتھ خود کو دفن شدہ ماحول میں دھکیل دیتے ہیں۔ یہ زندگی کی لطافتوں سے محروم ہوتے ہیں کہ تبسم میں کیا راز پوشیدہ ہے۔

جب لب قناعت کا اظہار کریں تو اسے ''تبسم'' کہتے ہیں۔ جب آنکھوں سے خدا کے نور کی روشنی ظاہر ہو جب سماعتوں میں خدا کی حقانیت کو جذب کرنے کی طاقت ہو تو چہرے پر تبسم کا ظہور ہوتا ہے یا جب خاموشی کے سایے میں چپ کا وجود ہو۔ پھولوں کی خوشبو کو ''تبسم'' کہتے ہیں جو دیکھائی کم دے اور محسوس زیادہ کیا جائے۔ حسین تر باطن کا ترجمان ہے تبسم جب اس کے ساتھ شکر الحمد للہ کا ذکر ہو۔

آؤ! میں تمہیں بتاؤں پیار کس سے کرنا ہے جو نہایت اچھے اور پاکیزہ جذبات سے آپ سے ملتا ہے اور بغیر وجہ اور طلب کے آپ کی مدد کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے...... آپ کی مجبوری اور محتاجی کو جانتا ہے وہ آپ کو اتنا ہی خوبصورت لگتا ہے جتنے آپ اپنے آپ کو خوبصورت لگتے ہیں۔

Marfat.com

اے خدایا! میرے دل کو اتنا کشادہ کر دے جتنے بڑے کشادہ دل میں تیری ذات مجھ سے خوش رہے' مجھے نفرت سے محفوظ رکھ اور پیار بھرا دل دے جس میں سب کو اپنے اعمال سے دیکھوں اپنے کردار سے جائزہ لوں اور اس میں میری غم زدہ روح کو تنہائی میں سکون ملے۔ مجھے فریب زدہ خواہشات سے نجات دے۔ ہماری نفرت اور ہمارا پیار تبسم میں پوشیدہ ہے...... چہروں سے عیاں ہے ...... اشکوں میں پنہاں ہے۔ خدایا! مجھے اتنا حوصلہ دے میں خود سے سوال کر سکوں اور میرے پاس میرے سوال کا جواب ہو۔

مجھے نفرت سے نفرت نہیں مجھے ان لوگوں سے نفرت ہے جو کبھی مذہب کے نام پر نفرت پھیلاتے ہیں کبھی اقتدار کے لالچ میں اکثر اس برائی سے جو خود ہم معاشرہ میں پھیلاتے ہیں۔

تبسم ٹھنڈک دل ہے اور نفرت گرمی دل کا غبار۔ نفرت کو کم کرنے کے لئے رویوں کو حسین بنانا پڑتا ہے یا وہ نفرت بتا دو جو رویوں سے ظاہر نہ ہو۔ نفرت دراصل جذبوں کا انتقام ہے۔ منحوس جذبے نفرت پر ابھارتے ہیں اور لوگوں کے اندر کی انتہائی مایوسیاں نفرت کے اسباب ہیں۔ برے لوگ اچھے انسانوں سے نفرت کرتے ہیں جب کہ اچھے انسان برے لوگوں سے نفرت نہیں کرتے دور رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ برا برے سے نفرت کرتا ہے اچھا اچھے سے پیار کرتا ہے۔

لوگو! دنیا محبت کا نام ہے نا کہ نفرت کا...... جو نفرت پھیلاتے ہیں وہ خدا سے بغاوت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جس کے اندر سچائی اور خدائی راز ہوتے ہیں وہ ایسی کسی چیز سے نفرت نہیں کرتا جس میں فطرت پنہاں ہے کیونکہ کائنات کے ذرہ ذرہ میں خود خدا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

قوت حواس

ہر انسان کے ساتھ ایک قوت ہے جس سے وہ ناواقف ہے مگر وہ اس کا آئیڈیل ہے وہ قوت اچھے الفاظ...... کارنامے...... فیصلے...... ارادے...... زندگی اور عدم زندگی کا احساس دلاتے ہیں۔ وہ حقیقی سچ ہوتا ہے جسے وقت ثابت کرے مگر انسان کو کون سمجھائے کہ ہمارے رکے رہنے کے باوجود ہماری روحانی ہستی رواں دواں رہتی ہے مگر ہمارا لاشعور اسے محسوس ہی نہیں کرتا۔

جو لوگ زندگی میں قلوب کے ذریعہ خواہشات کو پہچانتے ہیں انہیں اس بات کا کبھی علم نہیں ہوگا کہ روح کے ذریعے معرفت الٰہی تک رسائی ہوتی ہے۔ جب تک زندگی کو اعتقاد اور یقین سے محسوس نہیں کریں گے اس میں احساس اور شعور کی شمع نہیں جلے گی جب تک اس کا مکمل اور مسلسل رابطہ اپنے خالق سے نہیں ہوگا۔

انسان کے حسیات مردہ ہو جائیں تو زندگی ہونے کے باوجود مردہ ہے جو ہم دیکھتے ہیں جب اسے محسوس نہیں کرتے اور جب چھوتے ہیں تو اس کے احساس کو پانے کی صلاحیت سے محروم ہوتے ہیں۔ یقین کامل کے ساتھ ہی سچائی کو پایا جاسکتا ہے۔

خلوص اور نیک نیتی انسانی زندگی کی پاکیزہ حس ہے بس انسان کو زندگی میں کسی ایسی طاقت کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیے جو اس کی روح کی راہنما ہے۔ انسانیت کی موجودگی میں لاشوں جیسی زندگی بسر کرنے والے جب اپنے آپ کو انسان کہتے ہیں تو زندگی شرما جاتی ہے۔ ان کو زندگی کا شعور کبھی نصیب نہیں ہوگا جو محل کی دلکشی کا منظر نامہ ہر وقت آنکھوں میں سجائے رکھتے ہیں اور کبھی بھی قبر کی تاریکی کو ذہن میں نہیں لاتے۔

جب قوت حواس کمزور پڑ جائے تو انسان کی زندگی بے لطف اور بے لذت ہو جاتی ہے۔ حواس کی زندگی کائنات کی زندگی ہے شعور کی زندگی ہے بلکہ انسانیت کی زندگی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

نفرت

کسی کے بارے میں جاننے اور نہ جاننے کے ردعمل کے منفی رویے کو نفرت کہتے ہیں۔ نفرت وہ نہیں جو آپ کرتے ہیں نفرت وہ ہے جو آپ سے ہو جاتی ہے۔ کسی کے بارے میں کسی سے بیہودہ الفاظ سن کر آپ کسی سے نفرت کرتے ہیں جس سے آپ زندگی بھر ہم کلام نہیں ہوئے اور کسی اس سے نفرت ہو جاتی ہے جس کی گفتگو کے مفہوم تک آپ کی رسائی نہیں ہوتی۔

نفرت ایک بیماری ہے جس کے تمام لوگ شکار ہیں مگر شریف النفس کو نہیں لگتی ...... انصاف شناس...... خود احتساب...... انسانیت شناس ...... دیانت دار' ایمان دار کے قریب نہیں آتی۔

انسان' انسان سے نفرت نہیں کرتا بلکہ انسان کسی سے نفرت نہیں کرتا۔ آدمی' آدمی سے اور لوگ لوگوں سے نفرت کرتے ہیں بلکہ انسانوں سے نفرت کرتے ہیں جو اُن کی طرح نہ سوچتے ہیں اور نہ ہی عمل کرتے ہیں جو ان کے غلط خیالات اور افعال کی تائید نہیں کرتے یا اس کی پسند کے مطابق انسان اپنا ردعمل ظاہر نہیں کرتا۔

نفرت کا کوئی وجود نہ بھی ہو تو اس کے لئے کسی وجہ کا وجود خلق کر لیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی صورت سے نفرت ہے خواہ اس کی سیرت کتنی ہی خوبصورت ہو۔ نفرت جذبات کی ایک الٹی رو ہے جو جذبات کے تحت زندگی بسر کرتے ہیں وہ ہمیشہ نفرت کی زد میں رہتے ہیں۔ نفرت ان سے بھی ہوتی ہے زندگی بھر جنہیں دیکھا تک نہ ہے یہ دوسروں کے الفاظ سے بیان کی گئی نفرت ہے۔ نفرت انسان کو غیبت گوئی پر مجبور کرتی ہے۔

نفرت کا کوئی علاج نہیں کیونکہ اس کی تشخیص نہیں ہو سکتی جو نفرت کی وجہ سے آگاہ ہو جاتے ہیں وہ خود سے سوال کر کے اس کا جواب پا لیتے ہیں۔

Marfat.com

جو کسی سے نفرت کرتا ہے کوئی اس سے نفرت کرتا ہے۔ اگر نفرت کرنی ہے تو پہلے اپنے غلط اقدام سے نفرت کرو...... اپنے غلط خیالات سے کرو...... اپنے غلط رویوں اور لہجوں سے کرو...... اپنی بُری عادات سے کرو پھر بُروں سے نفرت کرو بلکہ بُروں کو نفرت کے لئے چھوڑ دو انہیں وقت مت دو ان کی بات مت کرو...... ان سے تعلق مت رکھو...... ان سے دور رہو...... دور رہنا بھی ایک ہلکی سی نفرت ہے...... خاموش رہنا بھی ایک معمولی نفرت ہے اور کسی کے غلط رویے سے چپ ہو جانا انتہائی نفرت ہے۔

جو عمل آپ کی روح کو بیمار کر دے وہ نفرت ہے۔ نفرت دل کو سخت کرتی ہے...... سیاہ کرتی ہے ...... حوصلہ کی ضد ہے...... انسان کو اعتدال سے دور لے جاتی ہے۔ نفرت طمع نفسانی اور غرور تکبر کی تسکین کے لئے بھی کی جاتی ہے۔ اپنی انجانی حیرت کو تسلی دینے کے لئے نفرت کا دامن چھوا جاتا ہے۔ بے حوصلہ لوگ نفرت کرتے ہیں حوصلہ مند خاموش ہو جاتا ہے اور اپنا احتساب کرتا ہے...... کیا کوئی مجھ سے نفرت تو نہیں کرے گا......؟

انسان اپنے خلاف خود نفرت کے بیج بوتا ہے جب بغیر نتیجہ تک پہنچے کوئی فیصلہ دیتا ہے...... جب انصاف نہیں کرتا جہاں انصاف کرنا ضروری ہے نفرت خود اس کی ذات کا موجب ہے۔

اپنی غلطیوں اور کمزوریوں سے نفرت کرو تا کہ آپ ارتقائی منازل طے کریں۔ اپنے لباس فاخرہ سے نفرت کرو جس کے نیچے آپ کا پلید اور ناپاک جسم ہے اس جبہ اور عمامہ سے نفرت کرو جس کے نیچے لالچ اور حرص پروان چڑھتی ہے...... جس کے اندر خباثت اور دیوثی رہائش پذیر ہے...... اس ریش مبارک سے نفرت کرو جو شیطان کی پیروی پر اکساتی ہے جو سادہ لوح اور اخلاص پرور لوگوں کو ورغلاتی ہے۔

اس زعم سے نفرت کرو جو آپ کے سر میں بزرگی کا خود ساختہ ہے جب تم خدا کے نام سے شروع کرتے ہو اور شیطانی عمل سے باز نہیں آتے ...... جب شیطانیت اور بداطواری کے بدترین نمونہ جات کا مظاہرہ کرتے ہو...... جب تم ہر دوسرے کو کافر اور لامذہب کہتے ہو۔

جو نفرت سے دور ہے وہ خدمت خلق کے قریب ہے...... وہ حیوانات چرند پرند اور درندوں سے بھی پیار کرتا ہے وہ انسانیت کا محسن ہے۔ اندرونی جذبات کے محاسبہ سے بھی نفرت کم ہو جاتی ہے......

Marfat.com

غلط اور کاذب خیال بھی نفرت کا باعث ہیں...... پاکیزہ' مہذب اور مفید سوچوں سے نفرت کو دور کیا جا سکتا ہے۔ جو نفرت نہ کرنا چاہے یہ نہیں ہوگا کہ وہ نفرت کرے۔

اے لوگو! لوگوں کی زندگی اور حسن زندگی کو اس کی ذات کے پرسوز نغمے سناؤ اس سے بھی نفرت کا راستہ روکا جا سکتا ہے۔ دلوں کو شیریں آرزوؤں سے لبریز رکھو اپنی روحوں کو بیدار رکھو......

زندگی کے دو حصے ہیں نفرت اور پیار' تم پیار والے حصہ میں اپنا بسیرا رکھو اسی رخ سے زندگی کو دیکھو۔ نفرت والی زندگی تھکان اور پژمردگی کا شکار رہتی ہے اسی ہی میں مایوسی اور پریشانی ہوتی ہے...... یہ ذلت کی گہرائیوں کا سفر ہے' رات کی تنہائی اور اکیلے پن میں اس سوال کا جواب ضرور تلاش کرو نفرت سے آپ نے کیا حاصل کیا۔ کسی امر کا ادراک چاہتے ہو تو نفرت سے دور ہو جاؤ۔

محبت اور رواداری نفرت کو کھا جاتی ہے۔ مہربانی اور احسان سے اس کا راستہ روکا جا سکتا ہے۔ مسرتوں کو دریافت کرنے سے نفرتیں دفن ہو جاتی ہیں۔ نفرت ایک ایسا اجزاء نفس ہے اسے دفن کرنے سے ہزاروں مسائل سے جان چھوٹ جاتی ہے...... اسے دفن کرنے کے بعد انسان کو ہنسنا چاہئے۔ نفرت زدہ ذہنوں میں شیطان رقص کرتا ہے جب تک انسان کی اصلاح نفس نہیں ہوگی وہ نفرت کرتا رہے گا۔ نفرت سے انسانی ضمیر زخم خوردہ رہے گا۔

نفرت ضرور کرو مگر بددیانتی سے...... جھوٹ سے...... غیبت سے...... ظالم سے...... بے غیرت سے...... بے ضمیر سے...... بے حس سے...... بے حیاء سے...... بے شرم سے...... اس سے جو جھوٹ سے اپنا مال بیچتا ہے...... جو بعد از نماز دھوکا دہی کا مرتکب ہوتا ہے...... ان مذہب پرستوں سے جو مذہب کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتے مگر مذہب کے نام پر فرقہ واریت اور دہشت گردی پھیلاتے ہیں بے گناہ اپنے جیسے لوگوں کو خود بھی قتل کرتے ہیں اور ترغیب بھی دیتے ہیں...... جو وعدہ پر قرض واپس نہیں کرتا...... جس کو اپنے وعدہ کا پاس نہیں...... جو خوشامدی ہے...... جو منافق ہے...... جو دانستہ خدا کو ناراض کرتا ہے...... جو جھوٹی قسم اٹھاتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ ہم پر مہربان ہے ہمیں اس مہربانی میں سے تھوڑی سی مہربانی مخلوق خدا پر ضرور کرنی چاہئے خدا وہ بھی جانتا ہے جو ہم نے کرنا ہے۔

نفرت ان سے کرو جو کرسی اقتدار پر بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہیں اور کرسی انصاف پر بیٹھ کر جو

Marfat.com

انصاف نہیں کرتے...... ان سے نفرت کرو جو موت کو یقین کی نظر سے نہیں دیکھتے...... جن کا شعور بہرہ اور احساس اندھا ہے۔ نفرت پرستوں سے نفرت کرو مگر اہل دل سے پیار کرو...... اہل خلوص کو محبت کی نظر سے دیکھو۔

جو محبت اور پیار کے ترانوں کو اپنے نفس کے کانوں سے سنتا ہے وہ کسی اس شئے سے نفرت نہیں کرتا جس سے خدا محبت کرتا ہے جو اس نے بنائی ہے جس جس کا وہ خالق...... سبحان اللہ۔

نفرت اُس سے کرو جو دانستہ خدا کو ناراض کرتا ہے جو یہ کہے دیکھا جائے گا جب وقت آئے گا مگر وقت یہ نہیں بتاتا میں کس وقت آؤں گا وقت آنے سے پہلے اپنا سارا زندگی کا کوڑا کرکٹ صاف کر کے معافی اور توبہ والے ڈسٹ بن میں پھینک دو اور خدائی محبت والے دروازے سے امن کی جنت میں داخل ہو جاؤ خدا نفرت کرنے والوں کو آپ سے دور کر دے گا۔

☆☆☆

Marfat.com

غمی اور خوشی

غمی نے خوشی سے کہا کہ جب تم کسی کے دل میں اترتی ہو تو انسان پھولا کیوں نہیں سماتا...... خوشی نے جواب دیا انسان میری اصلیت سے واقف نہیں وہ صرف اتنا جانتا ہے کہ جو کام اس کی مرضی کے مطابق ہو صرف اس میں خوشی ہے......!

خوشی نے غمی کو مخاطب ہو کر پوچھا انسان تیری وجہ سے غمگین کہلاتا ہے یا اس کے اندر ایمانی قوت کی کمزوری ہوتی ہے یا دیانتداری سے منہ چھپاتا ہے یا مایوسیوں کو اپنے اندر سے نہیں نکالتا...... غمی نے جواب دیا جب انسان کی مرضی کے خلاف کوئی کام ہو جائے تو میں اسے گھیر لیتی ہوں حالانکہ وہ کام خدا کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے......!

اے خوشی! میں اور تو دونوں انسانی دل میں یکجا ہیں اور ہمارا خالق بھی وہاں ہی رہتا ہے مگر انسان نے کبھی غور ہی نہیں کیا کہ خوشی کب آتی ہے اور غمی کب...... اسے ہم دونوں کا شعور ہی نہیں۔
اصل خوشی اس وقت ہوتی ہے جب انسان کوئی ایسا کام کرے جس سے اس کا ضمیر مطمئن ہو اور اس کا نفس اس کی تائید کرے اور غمی اس وقت ہوتی ہے جب انسان دانستہ خدا کو ناراض کر کے خوش ہو مگر دونوں میں فرق صرف احساس کا ہے۔

آؤ لوگو! خوشی کے وقت بھی خدا کو اتنا یاد رکھیں جتنا غمی کے وقت یاد کرتے ہیں۔ تکلیف غمگین کرتی ہے اور راحت سے خوشی نصیب ہوتی ہے۔ غمی اور خوشی کا تعلق مادی دولت سے نہیں روحانی آسودگی سے ہے۔ خوشی مادی دنیا کی خوبصورتی کے گیت گاتی ہے...... غمی روحانی دنیا کے نغمے۔ خوشی اتنی مناؤ جتنا غم مناتے ہو ورنہ زندگی کا توازن برقرار نہیں رہے گا۔

جس کے گیت گائے جاتے ہیں اس کے نوحے پڑھے جاتے ہیں...... ایک جاتی ہے تو دوسری

Marfat.com

آتی ہے مگر ان دو کے درمیان وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں خوشی راحت دل ہے وہاں غمی بھی راحت دل ہے جب انسان اپنے اعمال پر غمگین ہو...... جب انسان کا ماضی اسے سونے نہ دے...... جب یادیں اسے بے دل کر دیں...... جب نینداس سے بغاوت کر جائے۔

جب خوشی کے نغمے گاؤ تو غمی کے نوحے سننے کا حوصلہ رکھو بس اسے ہی زندگی کہتے ہیں جس میں پریشانیاں اور مایوسیاں اکٹھی رہتی ہیں۔ انسان خوشحالی کی قدر نہیں جانتا جب تک بدحالی کا شکار نہ ہو جائے...... بیمار نہ ہو تو صحت کی قدر کا اقرار نہیں کرتا...... موت کے منظر نامے سے نہ گزرے تو زندگی کا لطف نہیں لے سکتا...... بدمزہ نہ ہو تو مزہ نہیں لے سکتا بس یہ سارے رخ انسانی مزاج کے زاویے ہیں جب لطیف ہوتا ہے تو خوشی مناتا ہے اور جب کثیف ہوتا ہے تو غمگین ہو جاتا ہے......

انسانی مزاج تمام ذی نفس مزاجوں کا مجموعہ ہے جو انسان یقین اور قیام کی منزل پر ہے اس کی خوشی میں بھی غمی ہے اور غمی میں خوشی ہے وہ ہر حال میں اپنا رابطہ اپنے خالق سے رکھتا ہے اور اس کا خالق ہمیشہ اس سے رابطہ میں ہے۔

ساری خوشیاں اور سارے غم ہمارے اپنے پیدا کردہ ہیں جب ہم فطرت کے خلاکوئی عل کرتے ہیں اور قدرت والے کے خلاف بغاوت کا ارتکاب کرتے ہیں۔

خوشی اور غمی کے امتزاج کا نام زندگی ہے......زندگی میں ہر وقت خوشی رہے تو زندگی بے مزہ اور ہر وقت غم رہے تو بدمزہ......! خوشی کے وقت خوشی اور غم کے وقت سچا غم اگر خدائی حکمت سے آگاہی چاہتے ہو۔

☆☆☆

Marfat.com

دو راستے ایک منزل

دو عالم جن کا جنم مسلمان گھرانے میں ہوا جن کا مسلک علیحدہ علیحدہ تھا مگر دونوں کی منزل ایک تھی۔

جس کا آپ کلمہ پڑھتے ہیں وہ غائب نہیں جانتا......؟

دوسرا عالم جس کا میں کلمہ پڑھتا ہوں وہ غائب جانتا ہے......!

پہلا عالم جس کا میں کلمہ پڑھتا ہوں وہ نور نہیں......؟

دوسرا عالم جس کا میں کلمہ پڑھتا ہوں وہ حیات ہے۔

دونوں عالم بڑے زور و شور اور چیخ چیخ کر دلائل دے رہے تھے ایک سادہ ان پڑھ دیہاتی پاس سے گزر رہا تھا وہ رکا وہ دونوں کو مخاطب ہوا۔

کیا آپ دونوں اس کے نام کا کلمہ پڑھتے جس پر آپ کی بحث ہے ؟......دونوں نے کہا کہ ہاں اسی کا کلمہ پڑھتے ہیں تو اس نے کہا تم دونوں اپنی نیت سے سچا کلمہ نہیں پڑھتے ہو......وہ یہ کہہ کر چل دیا اور دونوں عالم ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے اور شرمندگی کے عالم میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے......!

☆☆☆

Marfat.com

موت کی لذت

زندگی ایک بار ہے مگر انسان زندگی میں کئی بار مرتا ہے جبکہ

موت کی معرفت زندگی کی لطافتوں سے زیادہ لذت آفریں ہے۔

زندگی کچھ نہیں جبکہ موت سب کچھ کی تہہ میں ایک زندہ حقیقت ہے' زندگی بجائے خود موت کی ایک حقیقت ہے' اصل زندگی ہی دراصل موت ہے۔

زندگی صرف رحم مادر سے آغوش قبر تک نہیں زندگی اگر خدائی اصولوں اور فطری تقاضوں کے مطابق گزاری جائے تو انسان موت سے بے لطف نہیں ہوتا۔

موت کا لطف ہی دراصل زندگی ہے' ایک بار ایک لمحہ اس زندگی کا ذائقہ چکھو یہ موت کے ذائقہ سے زیادہ شیریں ہے۔

جو زندگی کی لذتوں میں کھو جاتے ہیں وہ شعور' فکر' بصیرت اور ادراک کا راستہ بھول جاتے ہیں۔

جو زندگی راہ راست سے گم راہ کر دے وہ فضول اور بیکار زندگی ہے۔

جو زندگی میں موت کی لذت سے آشنا ہیں انہیں خوف خدا کے علاوہ کوئی خوف نہیں۔ موت کی لذت انسانی حواس کو زندہ کر دیتی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

اللہ کی آواز

☆......اللہ کی آواز کا نام ''وقت'' ہے۔

☆......جو وقت کی آواز نہیں سنتا وہ بہرہ ہے۔

☆......جو وقت کی قدر نہیں کرتا وہ مغرور ہے۔

☆......جو وقت کی قدر نہیں کرتا وہ احمق ہے۔

☆......جو وقت کی قدر نہیں کرتا اس میں شعور نہیں۔

☆...... جو وقت کو پہچانتا نہیں وہ دراصل اندھا ہے ۔

☆...... جو وقت کے ساتھ نہیں چلتا اسے منزل نہیں ملتی۔

☆......جو وقت کی قدر نہیں کرتا وقت اسے فراموش کر دیتا ہے ۔

☆......جو وقت کو فضولیات میں گزار دیتا ہے وقت اسے روند دیتا ہے۔

☆......جو وقت کی آواز پر کان نہیں دھرتا وہ بے نصیب ہے۔

☆......وقت صرف ایک دفعہ آواز دیتا ہے دوسری آواز دوسرے وقت کی ہوتی ہے۔

☆......وقت ایک ہوتا ہے مگر ایک رہتا نہیں......!

☆......جو وقت شناس ہے وقت اسے یاد رکھتا ہے دراصل خدا اسے یاد رکھتا ہے

☆......اللہ تعالیٰ کی آواز فضاؤں میں ہے اسے سنو! ......وہ ہواؤں میں ہے اسے محسوس کرو......! وہ سانسوں میں ہے اس کی قدر کرو اللہ تعالیٰ بے صدا آواز دیتا ہے مگر اس میں انتہائی شور ہوتا ہے نقارہ ہے......! اور اس سے اس متبرک لفظ کی حقیقت کو پا لو جسے ''وقت کہتے'' ہیں...... تیری سانسوں سے...... تیرے خون کے قطرہ قطرہ سے آہستہ آہستہ سرک رہا ہے...... تیری جوانی کو چھوکر

Marfat.com

گزر رہا ہے...... تجھے تیرے ناتواں جسم کی کمزوری کی خبر دے رہا ہے یہ پر چھائیوں کی طرح اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے ......!

اے انسان! تو کتنا غافل ہے اللہ کی آواز کو بہروں کی طرح سن رہا ہے اور لاشعوروں کی طرح محسوس کر رہا ہے......!

او بے خبر! وہ دیکھ وقت جا رہا ہے اور تجھے معلوم ہی نہیں ہو رہا...... آہستہ آہستہ تو بھی اپنے آپ کو اس کے ساتھ بدل لے......''وقت زمانہ ہے'' اور ''زمانہ خدا ہے''......وقت اور خدا ایک ساتھ ہیں۔ وقت کے ہاتھ میں موت کا جرس ہے جو لمحہ لمحہ تمہارے لبوں کے قریب ہو رہا ہے اور تجھے خبر تک نہیں......صحیفہ زندگی کا آخری سورہ موت ہے کتاب حقیقت میں یہی لکھا ہے۔ وقت کی دید سے اسے کوئی نہیں پڑھتا......وقت نقارہ بجا رہا ہے...... پل پل کی خبر دے رہا ہے...... مگر انسان ہے جو نیند غفلت سے بیدار نہیں ہو رہا اپنے خلاف خود فیصلے کرتا ہے' اپنی تباہی کے اسباب اپنے اندر سے پیدا کر رہا ہے سیدھے راستے کی موجودگی میں غلط راستوں کا انتخاب کر رہا ہے۔ وقت سمجھا رہا ہے مگر انسان عجیب ہے وقت کی آواز ہی نہیں سنتا...... یہ اللہ تعالیٰ کی آواز ہے۔

وقت کی صدا خدا کی آواز ہے......! کوئی اس کی آواز ہی نہیں سن رہا......!

☆☆☆

Marfat.com

کیا یہ سچ ہے؟ آؤ مل کر غور کریں......

اطمینان' راحت' سکون' آرام' آسائش کیا ہیں؟......اطمینان جو دل محسوس کرے......راحت روح کا عمدہ رویہ ہے......سکون دماغ کی خوبصورت حالت کا نام ہے......آرام جسم کے مکمل اجزائے ترکیبی کی اپنی حالت کو کہتے ہیں۔

ڈاکٹر' طبیب' حکیم' فقیر اور ادیب کیا ہیں؟......ڈاکٹر وہ ہوتا ہے جو دوا سے انسانی جسم کی تکالیف کا علاج کرتا ہے اجزائے ترکیبی میں ٹھہراؤ پیدا کرتا ہے......طبیب وہ ہے جو غذا سے طبیعت کا توازن قائم رکھتا ہے......حکیم وہ ہے جو حکمت والی باتوں سے انسانی روح کو غذا پہنچاتا ہے اور فقیر وہ ہے جو دعا سے انسان کو اطمینان اور سکون مہیا کرتا ہے......خدا کے قریب لاتا ہے۔ ادیب وہ ہے جو نفس کو بلندیوں پر لے جاتا ہے اور الفاظ قبیلہ کی نمائندگی کرتا ہے۔

ان سب کا ایک ہی حل ہے جس سے سب کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے وہ دیانتداری سے خدا کے احکام کے مطابق زندگی کے تمام کارہائے ضروریہ کو بجا لایا جائے اور اپنے ایمان کی مضبوطی کی خاطر خدا کے نمائندہ حضور سرورِ کونین ﷺ اور کتاب اللہ کے مطابق ڈھال لیا جائے۔

اس سے آگے کتاب حقیقت اور مبین فطرت کا مطالعہ ہمہ وقت جاری و ساری رکھے......انسان فرشتوں کا بھی فرشتہ بن جاتا ہے......فرشتہ بننے سے مشکل ہے انسان بننا......وہ انسان جس کو خدا اپنا بندہ کہے......خدا ایک ایسا دعوے دار ہے جس کے دعویٰ کو جھٹلایا نہیں جا سکتا......انسان کے اندر اس زندگی کا شعور ہے جس نے اسے پا لیا وہ خدا کے نزدیک ہو گیا۔

آسائش وہ ہوتی ہے جو جسم اور اس کے علاوہ تکمیل خواہشات' آرزوئیں اور تمنائیں ہوتی ہیں ان کے پورا ہونے کو آسائش کہتے ہیں...... جو ضروریات سے زیادہ ہو......فالتو ہوں...... جو نہ ہو تو

Marfat.com

بھی انسان گزارا کرے...... جو ہوں بھی تو انسان مطمئن نہ ہو...... جو ہوں تو پرواہ نہ ہو اور نہ ہوں تو ان کے لئے مر مر جائے...... آسائشوں کا بھی آخرت میں حساب مانگا جائے گا جو دوسروں کا حق کھا کر اور ان کا حق ادا نہ کر کے حاصل کی جائیں...... موت کا منظر سب کا ایک جیسا ہو گا مگر مرنے کے بعد فرق واضح ہو گا...... جن کو یہاں سب آسائشیں میسر ہیں ضروری نہیں حیات ابدی میں بھی میسر ہوں مگر جن کو زندگی میں اطمینان ہے وہ اطمینان سے مریں گے اور سکون سے اٹھائے جائیں گے...... راحت سے رہیں گے بس اتنی سی بات ہے اور ان کے اجسام آرام میں رہیں گے۔

ادیب وہ ہوتا ہے جو اپنی اعلیٰ فکر اور الفاظ سے انسانی روح' دل' دماغ اور جسم کو راحت' اطمینان' سکون اور آرام پہنچاتا ہے جو انسان کی روح اور جسم کو الگ الگ کر دے...... جو انسانی حواس کو گرفت میں لے لے...... جو فکر پر مجبور کر دے۔

جو سوچ سے سوچ کو بدل دے...... جو ادراک کی منزل پر لے جائے۔

جو عالم کیف میں پہنچا دے...... جو خودی سے بے خودی میں لے جائے...... جو تن بدن کو چھین لے...... جو خلاء بسیط میں لے جائے۔

جو زیست کو زیست بنا دے جو انسان کو انجام یاد دلا دے...... جو خدا اور رسول ﷺ سے محبت کا حقیقی درس دے۔ جو بھولے ہوئے انسان کو انسانیت یاد دلا دے...... جو حیاء کی معراج تک پہنچا دے بس ادیب کا کام درس انسانیت ہے۔ جس قوم میں ادب نہیں اس میں حیاء نہیں اور جس انسان کا ادب سے تعلق' واسطہ نہیں وہ انسان نہیں اور جس گھر میں ادب نہیں وہ روحانی اور ذہنی ترقی سے محروم رہتا ہے۔

آؤ! مل کر سوچیں...... جو کیفیات میں اتار دے...... جو نور سے باطن کو بھر دے وہی اصلی اور خالص ادب ہے۔

ادب وہ سائنس ہے جس سے انسانیت کا علاج ہوتا ہے......؟

☆☆☆

Marfat.com

مذہب

تمام عقائد انسانیت کی فلاح کے لئے ہیں لہذا کسی عقیدہ کو برا نہ کہو صرف آپ اپنے عقیدہ پر نظر رکھیں کہ کیا آپ اس کے مطابق زندگی بسر کر رہے ہیں۔

عقیدہ وہ مشعل ہے جس سے انسانیت کا راستہ تلاش کرنا آسان ہے آپ کا عقیدہ کسی کی مخالفت کی وجہ سے نہیں ہونا چاہئے آپ کی اپنی اصلاح اور فلاح کے لئے ضروری ہے اس کی حفاظت کرو تاکہ یہ آپ کی اچھی طرح حفاظت کر سکے۔

عقیدے بُرے نہیں بُرے لوگوں کی وجہ سے ان پر انگلی اٹھائی جاتی ہے۔عقیدہ انسانیت کے ایک مقدس جذبہ کا نام ہے......ناموس انسانیت کی نشانی ہے......خدا کے قریب ہونے کا ذریعہ اور رابطہ ہے اسے بُرا مت کہو یہ تو انسانیت کو مضبوط بنیاد مہیا کرنے کا پہلا سبب ہے بنیاد عظیم ہے

اچھے انسانوں کی طرح زندگی گزارنا اچھا مذہب ہے اور اس کا نام انسانیت ہے۔انسانیت نہ رہے تو مذہب فقط فساد ہے۔مذہب زندگی گزارنے کا ایک اعلیٰ فارمولا ہے بغیر عمل کے اس کا صرف اقرار فضول ہے۔اچھا انسان وہ ہے جو انسانیت کی حفاظت پر مامور ہے۔مذہب روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا نام ہے۔مذہب کامیاب زندگی کا نام ہے۔مذہب شرمندگی سے بچانے کا نام ہے۔مذہب حقیقت ہے اور کوئی انسان تنہا اور اکیلا نہیں اس کے ساتھ کوئی نا کوئی مذہب یا فارمولا مذہب ہے ......انسانیت اور سچائی سب سے بڑے مذاہب ہیں۔

خدا اپنے جاری کردہ بنائے ہوئے دستور کی خلاف ورزی نہیں کرتا وہ ایسا قدرت والا اور قادر مطلق ہے اس کے ہر فیصلہ میں انصاف بین عدل ہے......اس کے نزدیک اس کی پیدا کردہ مخلوق کا اپنا اپنا مقام ہے اس نے فکر اور شعور کا مادہ مذہب کی بنیاد پر عطا نہیں کیا بلکہ اپنی قدرت کے حساب

Marfat.com

سے انسانیت میں تقسیم کر دیا ہے جیسا انسان بننا چاہئے اسے اختیار ہے خدا صرف روشن راستوں کی نشاندہی کرتا ہے تاریک راہیں ہمارا انتخاب ہے۔ انسان جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے اور جو کرتا ہے اسے وہی نظر آتا ہے...... دعا انسان کی عاجزی کا اقرار ہے دعویٰ استقراری نہیں......!

☆☆☆

Marfat.com

خواب

جاگتے ہوئے خواب اس لئے دیکھتا ہوں کہ میں زندگی کو احساس دلاسکوں کہ میں زندہ ہوں۔
خواب صرف وہ نہیں جو سوتے میں دیکھے جاتے ہیں خواب وہ بھی ہوتے ہیں جو زندگی کی تعبیر کو بدل دیں اور جاگ کر دیکھے جائیں خواب ہی دراصل زندگی ہے مگر جاگ کر دیکھنا ضروری ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

میرا ماضی

میرے ماضی مجھے بتا
وہ کتا کہاں گیا جو میرے گھر میں
بے در میں شام ڈھلے آتا ہے
جب میں اپنی ماں کے ساتھ
چولہے کے پاس بیٹھا کھانا کھا رہا ہوتا تھا
جب وہ مجھے دیکھتا تھا
اپنے حصہ کا رزق مانگتا تھا
میں اپنی روٹی سے بچا ہوا ٹکڑا اُسے پھینکتا تھا

اے میرے ماضی مجھے بتا

اب وہ کیوں نہیں آتا
شاید وہ بجلی کی روشنیوں میں میرے گھر کا راستہ بھول گیا ہے
یا میں نے اپنا ذہن بدل لیا ہے
اب میں میز پر کھانا کھاتا ہوں
بچا ہوا کھانا محفوظ کر لیتا ہوں
تجھے یاد ہے میرا ماضی
جب ہمارے گھر میں کوئی بیمار نہیں ہوتا تھا
اب کیا ہے ہر دوسرا بیمار ہے
اس کی وجہ کیا ہے میں سوچتا ہوں

Marfat.com

یقیناً ہم بدل گئے ہیں زمانہ وہی ہے
ہمارے رویے خودغرضی کا شکار ہو گئے ہیں
اس لئے ہم بیمار ہو گئے ہیں
ہم نے دوسروں کو حق سے محروم کر دیا ہے
ہم نے اپنے جذبوں کو مرحوم کر دیا ہے
اس لئے اب وہ ہمارے گھر پر نہیں آتا
ہمارے در پر نہیں آتا
ہم نے خود ہی رحمت کے دروازوں کو
مقفل کر دیا ہے اے میرے ماضی
جب میں ماضی میں جاتا ہوں
میرے چشم بھاری ہو جاتے ہیں
میری آنکھ سے اشک جاری ہو جاتے ہیں
جب وہ پیارے مجھے یاد آتے ہیں
جو بہت پہلے بچھڑ چکے ہیں
جو میرے اشک پونچھتے تھے
جو میرے لب چومتے تھے
جو میری معصوم باتوں پہ ہنستے تھے
جو پیار سے مجھے بانہوں میں لیتے تھے
وہ پیار اب کہاں ہے
قبر میں آرام فرما رہا ہے
عرصہ ہوا میرا ان سے رابطہ نہیں ہوا
شاید میں انہیں بھول گیا ہوں

Marfat.com

میرے ماضی

بیماریوں کا ڈیرہ ہے
بیمار ہر چھوٹا بڑا ہے
ہم سوچتے ہیں
یقیناً اس کتے کا
حق ہم کھا رہے ہیں
جس نے ہمارے در پر
آنا چھوڑ دیا ہے
نہ اب وہ بھونکتا ہے
نہ ہم اسے یاد کرتے ہیں
اب لوگوں کی صورتوں میں
بے شمار کتے ہمارے در پر آتے ہیں
کھاتے بھی ہمارے گھر سے ہیں
بھونکتے بھی ہمارے در پہ ہیں
بتاؤ لوگو! میرا ماضی اچھا تھا
یا اب ہم حال میں اچھے ہیں
آج اپنے ہی گھر میں ہم ایک دوسرے سے دور رہتے ہیں

☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

حقیقت

کے

موتی

Marfat.com

Marfat.com

جب سورج طلوع ہوتا ہےتو ہر شے روشن نظر آتی ہے میں نے محسوس کیا ہے کہ سچائی اور اقدار کبھی بھی تاریک نہیں ہوتیں۔ میں نے چپ کی زبان اپنے منہ میں رکھ لی ہے میں نے سوچا ہے کہ یقیناً میں تنہا ہوں زندگی ایک بار ہے اس میں بے شمار غلطیاں مت کرو جو زندگی کو دبا کر رکھیں سچائی کبھی غلط فہمی نہیں ہوتی لوگ خوابوں کی دنیا میں رہتے ہیں اور خواب اکثر غلط ہوتے ہیں۔ ہر ایک اپنی زندگی کا جواب دہ ہوگا۔

زندگی موت کے سفر پر ہے اب اس میں غلطی کی گنجائش نہیں...... چپ آپ کی سچائی کی حفاظت کرتی ہے۔

☆☆☆

جس قوم کا مزاج اعتدال پسند نہ ہو وہ کبھی ترقی نہیں کرسکتی خواہ انتہائی مذہب پرست ہو یا لامذہب انسان کا مزاج ہی قوم کا مزاج ہوتا ہے جلد باز قومیں ہمیشہ ناکام رہتی ہیں اور جلد باز آدمی کبھی کامیاب نہیں ہوتا......!

☆☆☆

باتوں کے کچھ زخم ایسے ہوتے ہیں جن کو چاٹتے چاٹتے زندگی گزر جاتی ہے اور پھر ہرے رہتے ہیں وہ کسی کی عزت اور ناموس کو بدنام کرنے کے لئے لگائے جاتے ہیں جن کی زبان زہر آلودہ ہو وہ ایسے کام کرتے ہیں۔

☆☆☆

معاشرہ میں شہرت صرف اس کا نصیب ہے جو معاشرہ کی فکر کو بیدار کرنے کے لئے کوئی اعلیٰ کام کرے گا یا اعلیٰ فکر دے گا۔ معاشرہ کسی کو اس کے حق سے کم نہیں دیتا ہے۔

☆☆☆

جن کے دل میں بچوں کے لئے پیار نہیں ان کے دل میں بڑوں کے لئے احترام نہیں...... جو بچوں سے نفرت کرتے ہیں وہ فطرت سے نفرت کرتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

بغض پرست لوگ وہ ہوتے ہیں جو نہ خود فائدہ اٹھاتے ہیں اور نہ دوسرے کو فائدہ اٹھانے دیتے ہیں۔ حاسد وہ لوگ ہوتے ہیں جو خود کچھ نہیں کرتے اور دوسرے کو کرتے ہوئے دیکھ نہیں سکتے دراصل ایسے لوگ ذہنی مریض ہوتے ہیں اور ان کا مرض لاعلاج ہوتا ہے۔

☆☆☆

ان لوگوں کے ذہنوں پر ہر وقت افسردگی چھائی رہتی ہے جو ہر وہ کام کرتے ہیں جس کے بعد ان کو افسوس ہوتا ہے..... افسوس کی پیداوار افسردگی ہے..... افسردہ ذہن کبھی کامیاب نہیں ہوتا..... بے حِس زندگی گزارتا ہے' معاشرہ پر بوجھ ہوتا ہے خاندان میں مایوسی پھیلانے کا موجب ہوتا ہے' موج تبسم اسے دور کر سکتی ہے یہ انسان کے اندر سے اٹھنے والے زندہ جذبات کی لہر سے پیدا ہوتی ہے۔

☆☆☆

جو لوگ جیت کا نقشہ جما کر زندگی کے میدان میں کھیلتے ہیں ضروری نہیں وہ جیتیں مگر ایسے لوگ ہارنے کا مزہ نہیں لے سکتے۔ زندگی میں جیتنے کا جتنا مزہ ہے اس سے زیادہ ہارنے کی لذت ہے زندگی کو اس طرح ایک نیا جذبہ ملتا ہے..... زندگی رواں دواں رہتی ہے بس زندگی ایسے گزارو کہ ہارنا اور جیتنا برابر ہوں۔

☆☆☆

معصوم بچوں کی معصوم حرکات فطرت کی آیات ہوتی ہیں اِن سے جو انسان لطف اندوز ہوتا ہے دراصل وہ کتاب فطرت کی تلاوت کرتا ہے کیونکہ بچے صرف سچ بولتے ہیں۔

☆☆☆

جھوٹ بولنے والے انسان کو دُعا نہیں مانگنی چاہئے اور دانستہ خدا کو ناراض کرنے والے کا بھی دعا کا کوئی حق نہیں..... اللہ والے کام اللہ نے کرنے ہیں لوگوں والے کام لوگ خود کریں گے انسان کو صرف انسانیت والا کام کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے مگر کرے گا وہ جو اس کے کرنے والے ہوں گے۔

☆☆☆

Marfat.com

دولت سے تعلیم تو خریدی جا سکتی ہے مگر علم جذبہ اور صلاحیت کے بغیر حاصل کرنا ناممکن ہے گو کہ دولت بھی جذبہ اور صلاحیت سے حاصل ہوتی ہے نا کہ تعلیم اس کے لئے ضروری ہے...... دولت علم پر خرچ کی جائے تو وہ ہمیشہ رہتی ہے جبکہ تعلیم پر ایسا نہیں ہوتا۔ علم دراصل عطا ہے اور عطا کے لئے دولت ضروری نہیں۔

☆☆☆

زندگی میں بہترین کے حاصل کی تمنا کرو اگر کچھ بھی نہ ملا تو کم ترین ضرور حاصل ہو جائے گا اگر انسان کی حاصل تمنا ہی کچھ نہیں تو اسے کچھ نہیں ملے گا خواہ اس کا جنم کسی نصیب والے گھر میں ہی کیوں نہ ہو۔

☆☆☆

جو لوگ کسی ذمہ داری کا بوجھ نہیں اٹھاتے وہ زندگی کے مقصد کو پا نہیں سکتے...... وہ پُر امید نہیں ہوتے...... وہ خوشیاں تقسیم نہیں کر سکتے...... وہ محبت بانٹ نہیں سکتے...... وہ پیار دے نہیں سکتے...... وہ خوش اسلوبی سے زندگی بسر کر نہیں سکتے...... وہ قوت فیصلہ سے محروم ہوتے ہیں...... وہ منزل یقین سے دور ہوتے ہیں...... وہ بحرالکاہل کے باسی ہیں...... انسان ویسا ہی ہے جیسا وہ اپنے بارے میں سوچتا ہے۔ ...... وہ شکر کبھی بجا نہیں لاتے...... ان کا وجود بے چین رہتا ہے...... وہ ادھورے راستوں کے راہی ہوتے ہیں...... وہ منزل کو کبھی پا نہیں سکتے...... ان کی نیت ہر وقت اداس رہتی ہے۔

☆☆☆

نظامِ قدرت کے باہر جو سوچتے ہیں وہ کافر ہیں۔ جو خدا کو مانتے ہیں اور خدا کی بات نہیں مانتے وہ لامذہب ہیں۔ جو قدرت کاملہ کی معرفت کو پانا چاہتے ہیں ان کی فکر کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ جو انسان فکر کرنا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ فطرت کی ایک جھلک انسان کا اندر روشن کر دیتی ہے اگر وہ اندھا ہے تو اسے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ کافر وہ ہے جو فطرت کا باغی ہے...... جو کفر کرتا ہے...... جو کفر بکتا ہے ...... جو کفر کھاتا ہے...... کفر سنتا ہے...... کفر دیکھتا ہے...... جو قانون قدرت کا مذاق اڑاتا ہے۔

☆☆☆

جو آپ محنت سے حاصل کریں گے وہ تقدیر ہے اور جو ویسے مل جائے اسے تقدیری کہتے ہیں۔

Marfat.com

ہم تقدیری کو تقدیر کہتے ہیں...... تقدیری اتفاقاً ہے اور حاصل کرنے والی شے تقدیر ہے انسان اور حیوان کے درمیان یہی فرق ہے۔

☆☆☆

درد اور خون زندگی کی نشانی ہے جس زندگی میں دکھ نہیں وہ اصل زندگی نہیں جس زندگی میں دلیل نہیں وہ آوارہ زندگی ہے۔ مایوسی ہزار بیماریوں سے زیادہ خطرناک ہے۔ زندگی جب کروٹ بدلتی ہے تو لوگ بے نقاب ہو جاتے ہیں زندگی پر سوار ہو جاؤ قبل اس کے کہ زندگی آپ کو پامال کر دے۔ زندگی انصاف چاہتی ہے کیونکہ یہ ایک بار ہے۔ جہاں آپ جانا چاہتے تھے اور جہاں آپ کھڑے ہیں اس کے درمیان فرق زندگی ہے۔

☆☆☆

جو انسان اپنی ضروریات نہیں جانتا اور انہیں پورا کرنا نہیں جانتا وہ ہمیشہ ناخوش رہے گا۔ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وقت کے ساتھ چلو اہم اقدار کے تقاضے پورے کرو...... اگر آپ دائمی سکون چاہتے ہو تو وہ کرو جس کی تصدیق آپ کا باطن کرے اور اس میں جو جوہر ہے اسے بروئے کار لاؤ۔

☆☆☆

میں کون ہوں جب مجھے معلوم ہو گیا تو میں ایک ناکام آدمی نہیں رہوں گا۔ جب مجھے پورا یقین ہو گیا میں نے کہاں جانا ہے تو مجھے وہاں پہنچنے سے کوئی روک نہیں سکتا اس کا نام مضبوط اور اصل زندگی ہے۔ آپ زندگی کا سفر خواہ جتنا بھی کر لیں جب تک آپ اپنی منزل سے آگاہ نہیں وہ سارے کا سارا فضول اور بیکار ہے۔ جب تک مجھے معلوم نہ ہو میں کون ہوں میری کوئی پہچان نہیں

☆☆☆

علم اتنا بڑا سمندر ہے کہ کائنات کے تمام سمندر اکٹھے کر لئے جائیں تو بھی انسان کے پاس صرف اس کے ایک قطرہ کے برابر ہے لہٰذا جو خود کو عالم کہتے ہیں دراصل وہ عالم کے عالم نہیں بلکہ صرف چند باتیں ان کے علم میں ہیں...... محدود فکر کا حامل کبھی عالم نہیں ہوتا۔

☆☆☆

مایوس آدمی کبھی بھی اپنی صلاحیتوں کو نہیں پا سکتا وہ ہمیشہ منفی سوچتا ہے پست ذاتی تصورات میں

Marfat.com

گم رہتا ہے وہ شعور سے راہنمائی نہیں لیتے بلکہ ہمیشہ لاشعور کو اپنا راہنما بناتے ہیں یہ ذہنی طور پر کبھی خود کو تندرست تصور نہیں کرے گا۔

☆☆☆

انسان کی عظمت کا انحصار اس کے رویوں میں ہے وہ حالات کو رویوں سے کیسے قابو میں رکھتا ہے...... غیر مشروط عزت اور محبت دو...... مد مقابل کی عزت نفس کا خیال رکھو...... لوگوں کی پریشانی پر خوشی مت مناؤ...... تعریف کرو تنقید مت کرو...... مسکرا کر پورے نام کے ساتھ پکارو بات سننے کا حوصلہ رکھو...... لوگوں کے ساتھ ہمدردانہ رویہ رکھو...... ان میں بڑی عظمت ہے۔

☆☆☆

سیکھنے کا عمل اس وقت رک جاتا ہے جب پوچھنے کا عمل ختم ہو جائے ..... منفی سوال مت کرو اور کسی کی علیت آزمانے کے لئے سوال مت پوچھو۔ اپنی تسلی اور اطمینان کے لئے جدوجہد جاری رکھو۔ جو پوچھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ سیکھنے کی صلاحیت سے محروم رہتا ہے۔

☆☆☆

جن کا یقین محکم ہوتا ہے انہیں کے اعمال اور رویے درست ہوتے ہیں۔ رویے عقائد کے نظام سے ظاہر ہوتے ہیں اور اعمال عقائد کی تصدیق کرتے ہیں۔ جب تک عقیدہ کی معرفت اثر انداز نہیں ہو گی انسان کا روحانی سفر ارتقائی منازل طے نہیں کرے گا۔ ہم جتنے یقین کے ساتھ جس عمل کو بجا لائیں گے اتنا ہی ردعمل ظاہر ہو گا۔ یقین کی طاقت انسان میں چھپی صلاحیتوں کو ظاہر کرتی ہے۔ یقین کی دولت ایمان کی دولت سے زیادہ مضبوط ہے۔

☆☆☆

مسلک گزرے ہوئے واقعات سے غلط نتائج اخذ کرنے سے بنتے ہیں۔ عقائد میں تبدیلی نہیں آتی' عقیدہ انسان کے اندر روح کی طرح ہے' انسان کے اندر عقیدہ برہان کی صورت میں رہتا ہے ...... مسلک لوگوں کی کسی فکر کا شاخسانہ ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جو حالات سے نمٹنا جانتے ہیں ان کی کامیابی کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ...... پُراعتماد چہروں پر کامیابی کی سند ہوتی ہے۔

☆☆☆

جو ناکام نہیں ہوتے...... وہ کامیاب نہیں ہوتے ...... ؟

☆☆☆

دوسروں کی حفاظت کرو تا کہ تم حفاظت میں رہو...... اگر اطمینان میں رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کو اطمینان میں رہنے دو۔

☆☆☆

عزت نفس یہ ہے کہ آپ اعلیٰ ترین رویے اپنائیں اور ان پر عمل پیرا ہوں۔

☆☆☆

اگر آپ اپنے کو اونچے مقام پر دیکھنے کی تمنا رکھتے ہو تو پہلے اپنے نفس اعلیٰ کو اونچے مقام پر رکھو اس کے لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی اونچے مقام والے کا دامن تھام لیا جائے۔

☆☆☆

انسان کا کردار اس کا اصل سرمایہ ہے بلندی بھی اسی کی وجہ سے اور پستی بھی اسی کی وجہ سے ہے اس کی تعمیر میں وقت لگتا ہے اور اسے تباہ کرنے میں چند ساعتیں...... اعلیٰ انسان اس کی حفاظت اور تعمیر کو اولین ترجیح دیتے ہیں۔ یہ انسان کا حقیقی سرمایہ حیات ہے۔ سچی کامیابی صرف سچے اور سُچے کردار میں ہے۔ بلندی پر پہنچنا اتنا اہم نہیں جتنا وہاں قائم رہنا ہے اور وہ صرف کردار سے ممکن ہے۔

☆☆☆

جو چیز دلی سکون اور اطمینان کو برباد کر کے حاصل کی جائے اس سے جو سکون' اطمینان' عزت' شہرت حاصل ہوگی وہ ناچیز ہے۔ غیر اخلاقی' غیر قانونی' غیر فطری ذرائع سے جو حاصل ہو وہ ناجائز ہے اور ہر ناجائز فعل سکون اور اطمینان سے دور لے جاتا ہے۔ انسان دولت سے بہت کچھ خرید سکتا ہے مگر سکون اور اطمینان ہرگز نہیں۔ جو قیمت خرید سے کم اہمیت رکھتی ہو وہ چیز مت خریدیں...... وہ بُرائی ہے۔

☆☆☆

انسان کے اندر قدریں جنم لیتی اور ختم ہوتی رہتی ہیں لیکن اصل قدر وہ ہے جو ہمیشہ رہنے والی

Marfat.com

ہے اور پھر اس کی قیمت ادا کر کے حاصل کی گئی ہے......وہ پریشانی سے بچتا ہے اور یہ صرف اعلیٰ کردار میں خصوصیت ہے......

ہر قدر کے ساتھ ایک نیا انسان جنم لیتا ہے اور اس کے مفاہیم خود گواہی دیتے ہیں۔ جب کوئی قدر رخصت ہوتی ہے تو اپنے نشان چھوڑ جاتی ہے۔ انسان وہ عظیم ہے جو اعلیٰ قدروں کا محافظ ہے۔ سب سے اعلیٰ ترین قدر دیانتداری ہے جو لازوال ہے اس کی حفاظت پر مامور باکردار ہوگا جو آپ کو کردار کے بدلے میں ملے اسے قبول کرلو اور جو آپ کے کردار کے بدلے میں ملے وہ ذلالت ہے۔ کردار انسان کو منفرد بنا دیتا ہے مضبوط ساکھ اور مضبوط اخلاق ہے جس کی حفاظت آپ دیانتداری سے کریں۔

☆☆☆

جب قانون بنانے والا اور قانون پر عمل درآمد کرانے والا انصاف پسند ہوں تو لوگ قانون کا احترام کرتے ہیں مگر عجیب ہے قانون فطرت کے خالق اور قادر مطلق کی موجودگی میں لوگ دیدہ دلیری سے ان کی خلاف ورزی ہی نہیں کرتے بلکہ اس کی خلاف ورزی پر فخر کرتے ہیں اس سے آگے اگر ان جیسے کسی بدبخت نے نہیں دیکھا تو اپنی زبان سے خود ان کو اس فعل پر گواہ بناتے ہیں ایسے لوگوں پر دوہری سزا ہوگی ایک ان کے حواس کی اور ایک ان گواہوں کی بس ایسے لوگ بھی خود کو اللہ کا بندہ کہتے ہیں......اللہ کی رحیمی کا آسرا لئے ہوئے ہیں

☆☆☆

انسان ظاہر میں صرف 1% ہے باطن میں 99% ہے مگر خود کو ظاہری طور پر 99% سمجھتا ہے اور باطنی طور پر 1% ہے اس نظریہ نے اسے سیدھے راستے سے ہٹا دیا ہے۔ ظاہری طور پر دیکھ کر یا زیارت فرما کر اس کی تابعداری مت کریں اور اپنے آپ کو اس کے ہاتھوں گروی مت کردیں اگر اس کا باطن آپ پر ظاہر ہو گیا تو آپ اپنی ذات کی خرید و فروخت پر شرمندہ ہوں گے مگر وقت وہ نہیں ہوگا......جو انسان اصل حاصل کرنا چاہتا ہے اگر وہ نہ ملے تو وہ صرف مایوس ہی نہیں ہوتا بلکہ اداس بھی ہو جاتا ہے اس سے آگے پریشان بھی ہوتا ہے اس کے ظاہر پر مت جائیں جب آپ کو خود پر اپنی ذات کا یقین ہو گیا 99% ظاہر ہوگا اور 1% باطن میں رہ جائے گا یہ ہے ذات کی معرفت۔

☆☆☆

Marfat.com

جس سے آپ تعلقات نہیں رکھنا چاہتے اسے نظر انداز کر دیں یعنی اپنی نظر کے انداز بدل دیں۔ نظر ہی تو ہے جو رشتوں کی پہچان کرواتی ہے۔ سب سے بڑی ناراضگی نظر اندازی ہے یہ نفرت کا انوکھا انداز ہے۔

☆☆☆

شیطان سب عالموں کا عالم ہے لہٰذا جو اس کا پیروکار ہے وہ عالم اس جیسی خصوصیات کا مالک ہوگا لہٰذا جو عالم فساد کی جڑ ہے......فرقہ واریت پھیلاتا ہے......دہشت گردی کا سبق دیتا ہے وہ شیطان کے درس کا پڑھا ہوا ہے۔ فساد پھیلانے والے چھوٹے چھوٹے عالم اس کے چھوٹے چھوٹے درسوں کے طالب علم ہیں بلکہ طالبان ہیں۔ خدائی درسگاہ کے طالب علم تو محبت کا درس دیتے ہیں......انسانیت کا درس دیتے ہیں وہ اللہ اور رسول ﷺ کی باتوں کی تاویلیں نہیں کرتے......وہ خدا کے گھر کا احترام کرتے ہیں......وہ توہینِ قرآن کے مرتکب نہیں ہوتے......وہ خدائی احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتے ......وہ صرف فرموداتِ خداوندی پر عمل پیرا ہوتے ہیں......اس کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

☆☆☆

دیانتداری واحد حکمتِ عملی ہے جس میں کبھی نقصان نہیں ہوتا ...... دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں اندر اور باہر دونوں میں......ظاہر اور باطن ہر دو میں سکون ملتا ہے۔

☆☆☆

جو لوگ دستک سے ڈرتے ہیں وہ ضمیر کے مجرم ہوتے ہیں۔ ضمیر کا مجرم جرم بھی کرتا ہے اور بزدل بھی ہوتا ہے......دستک دے کر تو دیکھو رحمت کا دروازہ تو کھلا ہوا ہے۔

☆☆☆

صحتِ تخیل انسان کو باکردار بنا سکتی ہے اس سے تعمیرِ نو کی منزلیں طے ہو سکتی ہیں......اس سے جرات کے دامن کو بھرا جا سکتا ہے......اس سے حسرت کو دور کیا جا سکتا ہے......اس سے مسرتوں کو پایا جا سکتا ہے......اس سے الجھنیں دور ہو سکتی ہیں......اس سے خوشی کو محسوس کیا جا سکتا ہے......اس سے غم سے بچا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

عادات کو اتنی طوالت مت دو کہ وہ آپ کے کردار کا حصہ بن جائیں۔ عادت ڈالنا آسان ہے عادت چھوڑنا مشکل۔ عادت زندگی کا عکس ہے اور عکس انسان کی شخصیت۔

☆☆☆

جو چیز آپ اپنے اعتماد کی حفاظت کے لئے خرچ کرتے ہیں وہ نہ ضائع ہوتی ہے اور نہ ہی اس سے کبھی نقصان ہوگا۔ آپ کا اعتماد آپ کی اصل دولت ہے آپ کے پاس کچھ بھی نہ رہے تو آپ کو سب کچھ مل سکتا ہے اس اعتماد کا نام عرف عام میں ''ساکھ'' ہے۔

☆☆☆

جن لوگوں کی میراث میں جھوٹ ہے دراصل وہ جھوٹے میراثی ہیں ایسے لوگوں کو سچ کے ہوتے ہوئے اس کی موجودگی میں جھوٹ بولنا چاہئے۔ جھوٹا خود کو چالاک سمجھتا ہے حالانکہ بیوقوف ہوتا ہے جو دوسروں کو جھوٹ سے بیوقوف بناتا ہے۔

☆☆☆

کردار انسان کی زندگی کی تمام کارکردگی کا مجموعہ ہے۔

☆☆☆

جو بُرے لوگوں کے کہنے پر اچھے لوگوں کے خلاف ہوتا ہے دراصل وہ ان بُرے لوگوں کا باپ ہوتا ہے خواہ وہ پیش امام ہو پیشوا ہو یا صاحب اقتدار اس کی تمام کارکردگی برائی پر مبنی ہوگی۔

☆☆☆

خدا کو اس طرح خدا مانو جیسے خدا ہے اور لوگوں کو اس طرح مانو جیسے لوگ ہیں لوگوں کو خداؤں کی حیثیت پر مت لے جاؤ ان کو ان کا خدا یاد دلاؤ پھر تمہارے لئے کوئی حفاظت کا راستہ نکلے گا۔ جس کے بغیر گزارہ نہ ہو وہ خدا ہے جو کسی کا محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری ضرورت نہیں مگر ہم ضرورت کے باوجود اس سے دوری اختیار کرتے ہیں۔ لوگ بڑے عجیب ہیں خداؤں سے ڈرتے ہیں اور خدا سے نہیں جبکہ ہم خدا کے محتاج ہیں۔

وہ ہمارے اندر ہے ہم پیروں کے پاس جاتے ہیں وہ پیر جو اسے ہر وقت ناراض رکھتے ہیں

Marfat.com

بغیر محنت کی کمائی کے کھاتے ہیں اور بغیر ضرورت کے جمع کرتے ہیں۔ شکم بھر جاتا ہے تو آنکھوں کو تسلی دیتے ہیں...... خدایا...... ان پر رحم کر......!

☆☆☆

وہ دولت فضول اور بیکار ہے جو خوشیاں اور اطمینان چھین لے۔ اس دولت کی تمنا کرو جو خوشیاں عطا کرے وہ دیانتداری سے کمائی ہوئی دولت ہے اور انسانیت پر خرچ کی ہوئی۔

☆☆☆

جب آپ کا نفس گناہ کی طرف مائل ہو آپ اپنے یقین کا رخ موت کی طرف موڑ دیں...... موت کی اکثر یاد آپ کو راہ راست پر رکھتی ہے۔ انسانیت کا سفر کرنا ہے تو موت کی یاد کو ساتھ لے کر چلو تو سفر آسان ہو جائے گا۔

☆☆☆

جس کو انتخاب کا حق نہ دیا گیا ہو اس سے جواب دہی کا کوئی حق نہیں بنتا خدائی اصول یہ ہے...... اپنی پیدا کی گئی مخلوق میں سے صرف بشر سے حساب پوچھا جائے گا باقی مخلوق کی یوم آخرت کوئی جواب دہی نہیں ہو گی...... انسانی اور حیوانی ارواح کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔

☆☆☆

جو دُکھ محسوس نہیں کرتا وہ زندگی کو احساس ہی نہیں دلاتا...... ہر دکھ ایک نیا جنم کا لمحہ ہے۔ دکھ انسان کے احساسات کو بیدار کرتا ہے...... دُکھ مہمُو ہوتے ہیں...... ہر دکھ ایک نیا درس ہے...... ایک نیا راستہ ہے۔

☆☆☆

او میرے پیارے! محتاجی قبول کرنے سے انکار کر دو ورنہ آپ محتاج ہی رہو گے۔

☆☆☆

خود کو محنت اور اصولوں کے ہاتھ گروی رکھ دو اور کامیابی کو اپنے حق میں کر لو...... مسلسل کام زندگی کو آسان بناتا ہے...... تسلسل زندگی کو گرہ لگنے سے بچاتا ہے...... اپنی طاقت غیر پیداواری مد میں ضائع مت کرو...... ہر بات کو سننے کا حوصلہ رکھو اور ہر بات کا جواب حوصلے سے دو...... جواب دہی

Marfat.com

دو جس کو آپ اپنے لئے پسند فرمائیں۔

☆☆☆

انسان جب حالت بے نیازی میں چلا جائے تو بصیرت کے دریچے کھلتے ہیں اور اس سے آگے قناعت پرستی میں زعم ہو جائے تو ادراک کی منزلوں کو چھونے لگتا ہے۔

☆☆☆

کوڑھ زدہ اور لعنت زدہ رویوں سے جو اپنی عزت کی بنیادیں استوار کرنا چاہے اسے وہ عزت ملتی ہے جس میں بے عزتی کا عنصر ہوتا ہے مگر وہ اپنے مزاج کو فریب دینے سے باز نہیں آتا ایسے لوگ بغیر محنت کے کمائی ہوئی دولت سے اپنے آپ کو خود ساختہ بڑا آدمی سمجھتے ہیں ان میں نہ حوصلہ ہوتا ہے اور نہ صبر ایسے لوگ دوسروں کو تکلیف میں دیکھ کر اور تکلیف دے کر خود کو جھوٹی تسلی دیتے ہیں کہ انہوں نے ٹھیک کیا ہے خدا ایسے لوگوں کو ہجوم کے ہوتے ہوئے تنہا کر دیتا ہے اور یہ اپنے خیالوں کے تانوں بانوں میں زندگی بسر کرتے ہیں بے لطف زندگی کو جھوٹی خوشیوں کی تسلی دیتے ہیں۔

☆☆☆

مجھے ان سے نفرت ہے جو وقت کی بات بے وقت کر دیتے ہیں اور پھر اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کا حوصلہ نہیں رکھتے......اپنے فریب کو اپنے ہی فریب سے تسلی دیتے ہیں......خود بات کرتے ہیں اور خود ہی اپنی بات کی تائید......خود ہی ہنستے ہیں اور خود ہی اپنی ہنسی پر شرمندہ ہوتے ہیں اور وہ شرمندگی بھی نادانی کی خواہ کتنے ہی عمر رسیدہ ہوں......خدایا! ان پر بھی تیری ذات رحم کرتی ہے......اُف اللہ......

☆☆☆

جب تم کسی کی خوشیوں کو فریب دیتے ہو تو یاد رکھو تمہارے غم کو فریب دینے کے لئے کوئی خوش بیٹھا ہے......نہ جانے بے حس لوگ زندگی کیسے بسر کرتے ہیں جو ہر وقت دوسروں کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں تمام آسائشیں رکھتے ہوئے بھی مایوس رہتے ہیں۔

☆☆☆

جو انسان زندگی کی کسی بھی سطح پر سچی توبہ نہیں کرتا اس کے تمام کارہائے زندگی فضول ہیں خواہ وہ

Marfat.com

عبادت ہے...... دولت پرستی ہے...... خوشامد پرستی ہے زندگی انصاف کی طلبگار ہے جو اپنی زندگی سے انصاف نہیں کرتے ان کا دوسروں سے کیا ہوا انصاف مشکوک ہوتا ہے۔

☆☆☆

بدنصیب ہیں وہ لوگ جو خود تو تمام آسائش رکھتے ہوں اور دوسروں کو انہیں آسائشوں سے محروم رکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

☆☆☆

بدنصیب بیڑہ ڈوبنے کے بعد بھی بے نصیب لوگوں کی طرح تباہی کے کنارے پر اس امید سے بیٹھے رہتے ہیں کہ شاید خوش نصیبی کی کوئی لہر ابھی باقی ہے...... وقت کے فیصلہ کی تحریر لوح محفوظ پر پڑھنے سے عاری ہوتے ہیں ایسے لوگ شعور سے لاتعلق ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی کے سرمایہ میں سب سے زیادہ بدنصیبی ہوتی ہے۔ خوش نصیبی کا جو بیڑہ خود غرق کر دیتے ہیں بدنصیبی کے بیڑہ پر سوار ہونے کا خود انتخاب کرتے ہیں۔

☆☆☆

وہ لوگ جو اپنے مضبوط موقف کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ ہمیشہ تذبذب کا شکار رہتے ہیں۔ تذبذب زدہ لوگ زندگی کے چوراہے پر کھڑے ہوتے ہیں جو کوئی گزرا اس کے ساتھ ہولئے جیسے کسی نے کہا وہ کر لیا ایسے لوگ کمزور قوت انتخاب اور قوت فیصلہ کے غیر شرعی مالک ہوتے ہیں یہ زندگی کے کسی حصہ اور کسی موڑ پر آپ کو اکیلا کر دیں گے ان پر اعتبار مت کرو جو مضبوط موقف کے حامل نہیں......

☆☆☆

جو ایک کشتی پر سوار ہونے کا انتخاب کرتے ہیں وہی زندگی کے دریا کو آسانی سے پار کرتے ہیں اور جو ڈوبتی اور تیرتی دونوں کشتیوں پر بیک وقت سفر کی تمنا اور آرزو رکھتے ہیں وہ سفر شروع ہونے سے پہلے غرق ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے فیصلہ میں صرف کامیابی کی بھرپور آرزو رکھتے ہیں اور خود کو نہایت چالاک اور ہوشیار سمجھتے ہیں۔ ایک وقت میں ایک ہی فیصلہ کرو۔ جو ڈوبتی کشتی پر سوار ہوتے ہیں وہ بیچ منجدھار برباد ہوتے ہیں' وہ خود کو ڈبو دیتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

وہ دشمن انتہائی کمینہ اور بے ظرف ہے جو مقتول کے خون آلودہ لباس اس کے وارثوں کو ہر وقت دکھاتا ہے ایسی حرکت وہ لوگ کرتے ہیں جو خود نہ انسان ہوتے ہیں بلکہ بدترین اور بدروح درندوں سے بدتر ہوتے ہیں ایسے لوگوں کی وجہ سے خدا کبھی کبھی رحمت کا ایک پٹ بند کر دیتا ہے ایسے لوگ فریب زدہ رحمت کا دامن تھامے رکھتے ہیں یہ امید اور سہارے میں فرق نہیں سمجھتے یہ خدا کو فریب دینے پر یقین رکھتے ہیں۔

☆☆☆

جو ساری زندگی اپنی دولت اور اولاد کا ورد کرتے ہیں وہ خدا کی رحمت کے دروازہ کی اوٹ سے جھانک کر دیکھیں تو انہیں اس معرفت کا علم ہو کہ یہ سب اس کے دیئے ہوئے رزق کا ایک انتہائی معمولی ذرہ ہے اور اس حوالہ سے کسی نفیس دل کو زخمی کرتے وقت یہ نہیں سوچتے کہ اس میں بسیرہ کرنے والا ناراض ہو جائے گا دراصل یہ لاشعور لوگ ہوتے ہیں اور زندگی کے آئینے کو صرف اس رخ سے دیکھتے ہیں جدھر سے صرف اپنا چہرہ نظر آتا ہے' ان کی زندگی دراصل بے رخی اور یک رخی ہوتی ہے اور یہ قدرت کے دستور سے بے خبر لوگ ہیں۔ جو دیتا ہے اسے واپس لینے کا بھی اختیار ہے وہ اتنا قادر ہے اسی لئے تو اس کی ذات قادر اور قدیر ہے' اول اور آخر ہے...... سمیع اور بصیر ہے۔ اس سے رابطہ منقطع مت کرو۔ ہم زندگی کو صرف اسی رخ سے دیکھتے ہیں جسے ہم چاہتے ہیں۔

☆☆☆

اے دولت پرستو! اے نفس پرستو! اے بے ضمیر لوگو! اے مردار نوشو! اے بے حرمتو! اے بدذاتو! بدنیتو! خدا کو اتنا ناراض کرو جتنی تم میں ہمت ہے اس کی ناراضگی کو برداشت کرنے کی جب وہ ناراض ہو گیا تو پھر وہاں رہو جہاں وہ نہ ہو......!

او نہ شرمندہ ہونے والے بے حس لوگو! زندگی میں ایک بار تو زندگی دینے والے سے سچی معافی مانگ لو! اپنے کئے ہوئے اعمال کی افعال کی توبہ کر لو...... سچی توبہ سے راضی ہو جاتا ہے ایسی توبہ جس کے بعد دوسری توبہ کی ضرورت نہ رہے۔

☆☆☆

Marfat.com

زمانہ نہیں بدلتا ہم بدلتے ہیں اے لوگو ! ہمارے تقاضے بدلتے ہیں...... حالات بدلتے ہیں ...... خواہشات اور تمنائیں بدلتی ہیں...... اغراض بدلتی ہیں زمانہ تو لوگوں کا تماشا دیکھتا ہے...... زمانہ تو ہماری پردہ پوشی کرتا ہے۔

☆☆☆

کھانے ان گھروں میں بدمزہ لگتے ہیں جن گھروں میں بدمزاج لوگ رہتے ہیں جس گھر میں مزاج شناس نہ ہوں وہاں ہر وقت تکرار رہتی ہے۔ تکرار اور بحث میں بڑا فرق ہے بدمزاج گھروں میں ہمیشہ پریشانی پیدا کرتے ہیں بحث نہیں ہمیشہ تکرار کرتے ہیں۔

☆☆☆

کم فہم اور کم فکر لوگوں کو دلیل سے نہیں دھونس سے قائل کیا جاتا ہے یہ لوگ جو ہی مختلف زبان سے آگاہ ہوتے ہیں یہ جانتے کم ہیں اور خود کو سمجھتے زیادہ ہیں بس ان سے فاصلہ ضروری ہے تاکہ یہ لوگ آپ کو بے لباس نہ کریں۔ یہ کسی کی بے عزتی میں اپنی عزت سمجھتے ہیں اور بے حرمتی میں احترام کے متمنی ہوتے ہیں۔

☆☆☆

کمینے اور بے غیرت موقف پر جو ہنستا ہے دراصل اس میں انسانیت کی کمی ہوتی ہے اور مزید انسانیت کو فریب دینے کے لئے ایسا کرتا ہے۔

☆☆☆

قوم اور ہجوم میں بڑا فرق ہے قوم اتحاد اور یکجہتی کا نام اور ہجوم بے حس اور خود پرستوں کا اکٹھ جس ملک میں بسنے والے جب تک قوم کی حیثیت نہیں رکھتے اس وقت تک بدترین انتشار کا شکار رہیں گے۔ مسلمان اب قوم نہیں مفاد پرستوں کا ہجوم ہے انہوں نے خود رسوائی کے راستوں کا انتخاب کیا ہوا ہے' حق کے راستے سے گمراہ ہو گئے ہیں قومیں ایسی نہیں ہوتیں۔

☆☆☆

جب انسان مقصد حیات میں دیانتداری کو اولیت دیتا ہے تو اس کی روحانی اور جسمانی قوت انتہائی مثبت اور صحت مند حالت میں ہوتی ہے اور ایسی حالت میں تمام کام بہترین کیفیت میں انجام

Marfat.com

پاتے ہیں اس کے نتائج ہمیشہ مثبت ہوتے ہیں۔ ہر کام کا آغاز اس کے مقدس' پاک' پاکیزہ اور بڑے نام سے کرو جو آغاز اور انجام سے آگاہ ہے۔ جس کے بارے میں انسان سوچتا ہے اس کے اثرات انسانی ذہن پر اثر انداز ہوتے ہیں...... یقیناً......

☆☆☆

مایوس ذہن غیر اخلاقی اور غیر معیاری رویوں سے خوشی حاصل کرتے ہیں وہ اپنی مخصوص عادات کو اصول پرستی کہتے ہیں۔ وہ انسانیت کو جتنا پریشان کرتے ہیں اتنے خوش ہوتے ہیں ایسے لوگ پست سوچوں کا طواف کرتے ہیں ایسے لوگ پست ذہنوں کو اپنا دوست بناتے ہیں ایک ہی رخ سے ساری زندگی گزار دیتے ہیں خدا کی مہربانی کو بھی مایوسی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہ خوشحال ہونے کے باوجود بے نصیب ہوتے ہیں کیونکہ خوشحالی کے مفہوم سے آگاہ نہیں ہوتے جس گھر میں ہوں وہاں سے مایوسی نہیں نکلتی اور جس ماحول میں ہوں وہاں اپنی حیثیت کیمطابق مایوسی پھیلانے کی بھرپور کوشش میں رہتے ہیں ایسے لوگ دوسرے کی کامیابی کو بغض کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

☆☆☆

ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے اور خدا کی پہچان ہے لہذا ان میں نفرت پیدا کرنے والا خدائی مخلوق کا دشمن ہے۔ اپنی ذہنی حد بندی کی حفاظت کرو اور جب دوسروں کی ذہنی حد بندی کو تباہ کرو گے تو اسے بھی ایسے ردعمل کا حق ہے یہ دین کے خلاف ہے جس کا درس دین دیتا ہے۔

☆☆☆

جب انسان کے دل سے انسانیت کا احترام نکل جائے تو پھر وہ خدائی قوانین کی خلاف ورزی کو عیب نہیں سمجھتا پھر اس کے لئے ضروری نہیں کہ انصاف کی کرسی پر بیٹھ کر انصاف کرے اور اپنی دولت میں سے غریبوں کا حصہ انہیں دے۔ اس کے لئے لازمی نہیں کہ وہ اپنے اقرار پر قائم رہے اور عہد وفا نبھائے...... ضروری نہیں کہ وہ وحشی پن چھوڑ دے...... لازم نہیں کہ وہ حقیقت پر یقین رکھے۔

☆☆☆

انسان ودیعت کردہ حواس سے آگے اپنے تصورات کو نہیں لے جا سکتا بلکہ اپنے حواس کو مردہ اور بے حسی کی سطح پر رکھ کر حیوان سے بھی کم علم رکھتا ہے۔ حیوان اپنے ودیعت کردہ حواس کے مطابق اپنی

Marfat.com

حرکات وسکنات بجالاتا ہےاوران سے انحراف نہیں کرتا۔انسان کبھی تخیل کے مطابق بت بنا کر پوجا کرتا ہےاور کبھی تصور میں موجود بتوں کی...... ہرلحہ ہر ساعت بلکہ ہروقت ایک بت اس کے اندر موجودرہتا ہے وہ اس کی ضرورت ہے یا ضرورت کی کوئی ایجاد ہے۔انسان وہاں تک نہیں پہنچ سکتا جہاں سے آیا ہےاوراسے پانے اور جاننے سے قاصر ہے جس نے اسے خلق کیا ہےاوراس مادے سے ہرگز آگاہ نہیں جواس کی تخلیق میں استعمال ہوا ہے۔سائنس جتنی چاہے ترقی کرلےمگر دودھ جیسا مادہ بغیر بھینس کے کبھی نہیں بنا سکے گی...... شہد بغیر مکھی شہد کے کبھی وجود میں نہیں لاسکتا خوشبو ناف بغیر ہرن کے کبھی مہیا نہیں ہوگی۔انسان کو مظاہر قدرت میں اتنا دخل دینا چاہیے جتنی اس کی حیثیت ہے......تمام اشیاء نفس کا کوئی مرکز ہے وہی مرکزی نقطہ خالق ہےاورانسان نے اس خالق نے اپنا نام اللہ رکھا ہے...... ہرانسان کا اللہ اس کے تخیل اور تصور میں موجود ہے مگراس کی صورت نہیں بتاسکتا۔

☆☆☆

سچائی انسانی روح کا لباس ہے ......!

☆☆☆

تقاضے انسان کو بدل دیتے ہیں......!

☆☆☆

خیالوں سے بندھے ہوئے لوگ ذہنی ترقی سے محروم رہتے ہیں ......!

☆☆☆

انسان جب تک خود میں تبدیلی کی تمنا نہ رکھتا ہووہ ساری زندگی رکا رہتا ہے۔

☆☆☆

جوساری زندگی اپنی مرضی کرتے ہیں ایک وقت آتا ہے وہ اپنی مرضی کی موت مرجاتے ہیں یہ لوگ اپنی ذات سے بے خبر ہوتے ہیں زمانہ انہیں فراموش کردیتا ہے۔

☆☆☆

ذمہ داری محسوس کرو...... ذمہ داری پوری کرو...... ذمہ داری اتنی قبول کرو جتنا آپ اس کا بوجھ اٹھاسکتے ہیں...... جتنا آپ کا حصہ ہے...... جتنی نبھا سکتے ہیں۔جوذمہ داری الجھن پیدا کرے اس کے

Marfat.com

نزدیک مت جاؤ اتنا اس میں دخل دو جتنے سے آپ با آسانی بے دخل ہو سکیں

☆☆☆

جب واسطہ نہ رہے تو رابطہ مت رکھو......!

☆☆☆

جو باتوں کا زہر پی کر خاموش ہو جاتے ہیں ان سے ڈرو......!

☆☆☆

جو سچائی کو دولت کی نذر کر دیتے ہیں وہ دولت سے سچائی پا نہیں سکتے......!

☆☆☆

جو اقتدار کی کرسی پر بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہیں وہ کبھی عوام کو انصاف نہیں دے سکتے اور جو اقتدار سے اتر کر سچ بولتے ہیں وہ انتہائی جھوٹے ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جو عزت کرتا ہے اس کا احترام کرو اور جو احترام کرتا ہے اسے عزت دو اسی میں عزت ہے......!

☆☆☆

جو اپنی اغراض پر وطن کی اغراض قربان کر دیتا ہے اس کا وطن پر کوئی حق نہیں رہتا۔ جو وطن کو عزیز سمجھتے ہیں وہی ہر دل عزیز ہیں۔ وطن کی محبت ایمان کی بنیاد ہے۔ وطن کی محبت کسی شخص کے ساتھ منسوب نہیں وہ تو وطن کی مٹی کے ساتھ ہوتی ہے۔

☆☆☆

جب انسان کو حقیقت معلوم ہو جائے تو اسے منہ نہیں چھپانا چاہئے یہ بزدلی کی ایک نشانی ہے یہ حقیقت سے روگردانی ہے یہی دراصل بے ایمانی ہے......!

☆☆☆

جو منہ چھپا کر بات کرتے ہیں ان کے سامنے ہاتھ اٹھا کر بات کرو دراصل ایسے لوگ خود فریبی ہوتے ہیں۔ جو آنکھ نیچی رکھ کر بات کرے اس سے احتیاط ضروری ہے وہ صرف مطلب پرست ہوتا

Marfat.com

ہے۔ جو دھیمی آواز میں پر اعتماد لہجے میں آپ سے ہم کلام ہوتا ہے اس میں گفتگو کا کوئی جوہر پوشیدہ ہوتا ہے۔ جو چیخ چیخ کر بات کرتے ہیں ان کے پاس دلائل کم ہوتے ہیں...... لہجے انسان کے عکاس ہیں......رویے انسان کے غماز ہیں......!

☆☆☆

جن کے مزاج میں جھوٹ رچ بس گیا ہے ان کو دلائل سے قائل نہیں کیا جا سکتا انہوں نے زندگی میں کبھی سچ سے دوستی نہیں رکھی......!

☆☆☆

سگ جان (حریص) کا نہ پیٹ بھرتا ہے نہ آنکھ جب تک آنکھ کی تسلی نہ ہو پیٹ میں بھوک رہتی ہے۔ انسان عجیب ہے پیٹ بھر جاتا ہے مگر بھوکا رہتا ہے بلکہ اس کی بھوک شروع ہوتی ہے پیٹ بھرنے کے بعد......!

☆☆☆

جو چیز آپ کو نظر نہ آئے یا آپ اسے محسوس نہ کریں آپ اس پر رائے قائم نہیں کر سکتے اور اگر آپ اسے دیکھنا نہ چاہیں یا محسوس نہ کرنا چاہیں تو آپ کو کوئی روک نہیں سکتا یہی وجہ ہے کہ انسان تبدیل نہیں ہوتا کیونکہ وہ تبدیلی لانا نہیں چاہتا...... بدنصیبی کا یہ بھی ایک پہلو ہے۔

☆☆☆

انسان کا شعور جتنا بلند ہوتا جائے گا اس کی گفتگو میں نکھار آتا جائے گا۔ ایک سطح پر انسان خاموش گفتگو کرتا ہے جس سے وہ خود اپنی ذات میں لطف اندوز ہوتا ہے۔ خاموشی ایک ایسی گفتگو ہے جس کو کوئی نہیں سنتا اور وہ ہر کسی کو سنتی ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے جو عزت والا کام کرتا ہے اور اسے ذلت دیتا ہے جو ذلت والا کام کرتا ہے...... عزت اللہ کی طرف سے ہے اور ذلت اللہ کی طرف سے ہے اس وجہ سے ہے کہ انسان خود ذلت کا انتخاب کرتا ہے۔ اللہ عادل ہے اللہ تعالیٰ وہ نہیں کرتا جو اس کی صفات کے برعکس ہے جو اس

Marfat.com

کے کرنے والا نہیں...... !

☆☆☆

جن اقدامات کے بغیر آپ زندگی کو آسان بنا سکتے ہیں ان پر زندگی میں کبھی عمل مت کرو۔

انسان اپنی پریشانی کے اسباب خود پیدا کرتا ہے اپنے احتساب سے پریشانی میں کمی کی جا سکتی ہے۔

☆☆☆

حرام اور ناجائز ذرائع سے کمائی ہوئی دولت سے بنائی ہوئی جائیداد سے حلال رزق حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی اس رزق سے اطمینان اور سکون نصیب ہوتا ہے نہ جانے لوگ اپنے ضمیر کو اطمینان کا فریب دینے کے لئے یہ کیوں کہتے ہیں "اللہ کا فضل ہے" "شکر ہے" "عزت کی روٹی مل رہی ہے"۔ خدا جب شعور دیتا ہے تو اس کے ساتھ عقل سلیم دی ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کے شکر کا معیار جانتا ہے۔

☆☆☆

کئی فن ایسے ہوتے ہیں جن کا علم نہ بھی ہو تو ان سے لطف اندوز ہوا جاتا ہے اور زندگی میں کٹھن منازل ایسی ہوتی ہیں جو صرف راستہ سے آگاہی کے لئے طے کی جاتی ہیں ان کا مقصد کوئی نہیں ہوتا...... انسان عجیب ہے زندگی کو مچان پر بٹھا دیتا ہے اور زندگی کی فصل کو خود اجاڑ دیتا ہے...... زندگی کی خرید و فروخت بغیر سوچے سمجھے اور بغیر جانے بوجھے کا شوق رکھتا ہے اور زندگی کے اوراق صرف کیلنڈر کی طرح الٹتا ہے۔

☆☆☆

جس میں سوچنے کا مادہ نہیں اس سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں...... !

☆☆☆

سچائی کا عکس جس دل پر نہیں پڑتا اس میں کبھی نور کی لہر نمودار نہیں ہوگی...... !

☆☆☆

جو سچائی کے ساتھ زندہ نہیں رہنا چاہتا وہ جھوٹ کے ساتھ مرا ہوا ہے۔ جو جھوٹ کے ساتھ زندہ ہیں دراصل وہی مردہ ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

جولذت اس گناہ میں ہے کسی اور گناہ میں نہیں...... "کر کے تو دیکھیں کیسا ہے"......لوگ عجیب ہیں گناہ کرنے سے ایک ساعت پہلے اس سے مشورہ گیر نہیں ہوتے جو لا مکان اور بصیر ہے...... گناہ کرتے ہیں اس پر اپنے ضمیر کو گواہ بناتے ہیں اور پھر مزے لے لے کر بیان کرتے ہیں۔

☆☆☆

جو خود کو احتسابی نظر سے نہیں دیکھتا اس میں انسانیت نہیں آسکتی اور نہ ہی وہ خود میں اصولی تبدیلی لاسکتا ہے خواہ وہ اپنی نظر میں بھرپور زندگی گزار رہا ہوتا ہے۔

☆☆☆

جو بچے بچوں جیسی بات نہ کریں حرکات نہ کریں وہ بچے نہیں ہوتے اور جو بڑے بچوں جیسی حرکات وسکنات کریں وہ بڑے نہیں ہوتے۔ کبھی کبھی بچوں سے بڑوں جیسی بات کر کے دیکھو اور کبھی بڑوں سے بچوں جیسی بات کر کے تجربہ کریں آپ اس طرح شعوری علم حاصل کریں گے۔

☆☆☆

لوگ زندگی کو ناکام بناتے ہیں کوئی ناکام پیدا نہیں ہوتا' جذبہ اور صلاحیت پیدا کرنے کا جو ہر اس میں موجود ہوتا ہے وہ استعمال کرنا نہیں چاہتا کیونکہ وہ زندگی سے انصاف نہیں کرتا جو اپنی زندگی سے انصاف نہیں کرتا وہ دوسرے سے جو انصاف کرتا ہے دراصل وہ انصاف نہیں ہے...... انصاف معلوم ہو...... انصاف نظر آئے...... انصاف با اثر ہو۔ جو زندگی میں اپنے کام خود کرتے ہیں وہ ذہنی طور پر کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔ جو وقت کے ساتھ انصاف کرتے ہیں وقت انہیں کبھی دھوکا نہیں دیتا۔

☆☆☆

صاحب ادراک کی نظر میں دنیا خاک نہیں نور کی دنیا ہے۔ قدرت کی ہر شئے خدا کے نور کی گواہی دے رہی ہے مگر ان لوگوں کو نظر نہیں آتا جو زندگی اور موت کی معرفت سے آگاہ نہیں۔ دنیا گو عارضی ہے مگر بڑی پر لطف ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

صاحب ادراک دکھ اور سکھ دونوں سے یکساں لطف اندوز ہوتا ہے۔

☆☆☆

انسان اپنی مرضی ضرور کرتا ہے مگر حالات کو اپنی مرضی کے مطابق بنانے پر قدرت نہیں رکھتا۔

☆☆☆

جب انسان اپنی تہذیب سے ناطہ منقطع کر لیتا ہے تو پھر اس کی کوئی میراث نہیں رہتی ...... ملک' روایات' مذہب' رشتے' تقاضے' رسم و رواج یہاں تک کہ حیاء اور غیرت کے تقاضے بدل جاتے ہیں

☆☆☆

انسان کو اتنا اعتدال پسند ہونا چاہئے کہ تمام کچھ مل جائے تو چھلکے نا اور شکر سے ہمیشہ لبریز رہے ...... قناعت پرست اتنا ہو کہ بے نیازی رشک کرے۔

☆☆☆

جو عورت اپنا گھر برباد کر لیتی ہے یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ دوسروں کا گھر آباد دیکھے۔

☆☆☆

منافقت شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے دونوں کی بخشش نہیں ہوگی...... منافق اور مشرک !

☆☆☆

دولت کا نقصان صبر کا نفع ہے اور صبر کا نفع دولت کا حوصلہ ہے جو حوصلہ سے دولت کماتے ہیں وہی حوصلہ سے خرچ کرتے ہیں۔ جو دولت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے وہ دولت کے نیچے دب کر مر جاتے ہیں گو وہ زندہ ہوتے ہیں بس دعا کرو عمر کے ہر حصے میں خیر ہو...... صبر کرنے والوں کو تمام خوش خبریاں دو ...... اصل دولت ضمیر ہے۔

☆☆☆

انسان کو اپنے جذبہ کے اظہار کے لئے بھی بہترین اور عمدہ طریقہ کا انتخاب کرنا چاہئے اس طرح شخصیت میں نکھار آتا ہے اور انسان درست اور سیدھے راستے کا انتخاب کرتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جو اپنے روٹس (جڑ) سے منقطع نہیں ہوتا اسے پھلنے پھولنے سے کوئی روک نہیں سکتا اس کی نشوونما فطری ہوتی ہے وہی اپنی پہچان قائم رکھتا ہے۔

☆☆☆

اے انسان! دامن پر اگر مٹی نہ بھی لگی ہوئی ہو تو بھی دامن جھاڑ کر اٹھانا پڑے گا خواہ تو اپنے بزرگوں کو قبر سے یا اپنے انجام سے......!

☆☆☆

جو نیکی کو پائیدار سمجھتے ہیں ان کے یقین میں یہ راسخ ہے کہ زندگی ناپائیدار ہے لہذا وہ زندگی کو نیکی پر قربان کر دیتے ہیں۔ دیانتداری کو بچا کر زندگی ختم کرنا فخر کی بات ہے نہ جانے لوگ صرف زندگی کی حفاظت کیوں چاہتے ہیں۔

☆☆☆

زندہ رہنے کے لئے جو مر جاتے ہیں وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ جو مقصد حیات کے لئے مرتے ہیں وہ زندہ رہتے ہیں۔ جن کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں ان کا جینا اور مرنا ایک جیسا ہوتا ہے

☆☆☆

دولت مند کسی کا حق کھا کر ہنستا ہے یا حق ادا نہ کر کے۔ اسلام دولت مند معاشرہ کا دین نہیں ہے تقسیم کا درس دیتا ہے حق لو اور حق دو کے کلیات پر قائم ہے۔

☆☆☆

جو نیکی کرنے کا سوچ لیتے ہیں ان کی نیکی ہو جاتی ہے اور جو بدی کرنے کا سوچ لیتے ہیں اور بدی نہیں کرتے اس وقت تک بدی نہیں ہوگی۔ سوچنے کے اثرات ذہن پر رہتے ہیں نیکی کے بارے میں سوچنے سے ذہن شفاف اور صاف رہتا ہے اور بدی کے بارے میں سوچنے سے ذہن آلودہ اور فرسودہ رہتا ہے۔ سوچ سے ہی انسان مایوسی میں داخل ہوتا ہے اور نکلتا ہے۔ سوچ ہی پریشان کرتی ہے۔ ایک لمحہ بھی انسان سوچ کے بغیر رہ نہیں سکتا۔

☆☆☆

جو انسان محسوسات سے عاری ہوتا ہے وہ جھوٹ بولنا عار نہیں سمجھتا جھوٹ اس کی زندگی کی عادت کا ایک حصہ بن جاتا ہے...... جھوٹ ایسے لوگوں کے مزاج کا حصہ بن جاتا ہے اور وہ جھوٹ سے مزہ اور

Marfat.com

لذت دونوں لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں "مجھے جھوٹے لوگوں سے سخت نفرت ہے"۔

☆☆☆

جو دوستی کا شعور نہیں رکھتے وہ دوست نما دشمن ہوتے ہیں بلکہ دشمن سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہوتے ہیں انسانی شکل میں درندوں جیسا مزاج رکھتے ہیں ساتھ رہتے ہیں مگر ایک وقت ایسا آتا ہے جب اپنے مفاد کی خاطر' اغراض کی خاطر انتہائی نقصان کر دیتے ہیں' عزت اور جان دونوں لوٹ لیتے ہیں۔ دوستی ایک مقدس رشتہ ہے جسے دلیر اور صابر نبھاتے ہیں' جو یوم حساب پر یقین رکھتے ہیں...... جو زندگی کو موت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

☆☆☆

صدیوں کی بے کیف زندگی سے وہ لمحات حسین تر ہوتے ہیں جو انسان ''دیانتداری اور خوشنودی خدا میں'' خدا کی مرضی کے مطابق گزارتا ہے اور اصل روشنی وہ ہے جو انفاس کو روشن کرتی ہے۔

☆☆☆

وہی معاشرہ تباہ ہوتا ہے جس معاشرہ میں انصاف نہیں ملتا۔ انصاف مجموعی انسانی طلب ہے۔ انسان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر ناانصافی نہیں۔ تمام فساد کی بنیاد ناانصافی ہے۔

☆☆☆

زندگی میں یہ فیصلہ کر لو جو کام آپ نے پہلے کرنا ہے اسے پہلے شروع کرو اور پہلے کر کے دوسرا کام دوسرے وقت میں کرو اس طرح پریشانی کے مواقع کم آتے ہیں۔

☆☆☆

صبر کا بڑا اجر ہے...... بے صبرا انسان بے چین رہتا ہے۔

☆☆☆

جو قدرت رکھتا ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے مگر جو سب کچھ کر سکتا ہے وہ' وہ کرتا ہے جو اس کے کرنے والے ہیں اور وہ' وہ نہیں کرتا جو اسے زیب نہیں دیتے وہ فطرت کے مطابق کر کے پھر بھی خوشی اور غمی کے امتیاز سے مبرا ہے مگر انسان غیر فطری فعل کے بعد بھی خوش ہوتا ہے ظلم کے بعد بھی چاہتا ہے کہ اس کی

Marfat.com

تعریف کی جائے۔تعریف کے قابل وہ ہے جو عدل کرتا ہے۔خدا یہ چاہتا ہے کہ انسان میں اس کی ایک صفت ضرور ہو جس میں اللہ تعالیٰ کی ایک بھی صفت موجود نہیں اس کو زندگی کا شعور کبھی نہیں آئے گا اور ساری زندگی گزارنے کے باوجود انسانیت کی منزل کی طرف ایک قدم بھی نہیں بڑھائے گا۔

☆☆☆

جو افسردگی میں رہتے ہیں وہ دراصل ساری زندگی افسوس سے نہیں نکلتے۔کوئی ایسا کام مت کرو جس کے بعد افسوس ہو۔افسوس کو دور کرنے کے لئے انسان سے معافی مانگو اور اللہ سے توبہ کی طلب کرو۔افسوس انسانی خلش کو دور نہیں ہونے دیتا ہے دراصل انسان کے لئے پریشانی کوئی نا کوئی خلش ہے،خلش کا نہ کوئی معیار ہے اور نہ مقدار بس یہ انسانی احساس پر ایک دھبہ ہے......ضمیر پر ایک چوٹ ہے......نفس پر ایک سیاہ نشان ہے جس میں انسانی حس ہے وہ خلش محسوس کرتا ہے اور وہی خود کو تبدیل کرتا ہے۔حیوان خلش محسوس نہیں کرتا یہی انسان اور حیوان کے درمیان فرق ہے......یہی مطلوب انسانیت ہے......یہی مقصود انسانیت۔

☆☆☆

منافق وہ ہوتا ہے جو حق بات میں خیانت کرتا ہے جس کے ظاہر اور باطن میں فرق ہوتا ہے۔

☆☆☆

جو وقت کو اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں اور اپنا ہاتھ وقت کے ہاتھ میں دیتے ہیں وقت ان کی قدر کرتا ہے۔وہ ہر کام کے لئے ایک وقت اور ایک وقت کے لئے ایک کام سرانجام دیتے ہیں۔وقت انسان کی قدر کا نام ہے۔جو وقت کو بے وقت کر دیتے ہیں وہ سویر کو دیر کر دیتے ہیں۔وقت نتیجہ دیتا ہے اصول پرستی نے سب سے پہلے وقت سے جنم لیا......وقت ٹھہرتا نہیں۔جو وقت کے ساتھ چلتے ہیں اور وقت کو ساتھ لے کر چلتے ہیں وہ کبھی لیٹ نہیں ہوتے۔دین حقہ وقت کی پابندی کا نام ہے۔جو وقت کو بھول جاتے ہیں وقت انہیں فراموش کر دیتا ہے۔وقت انسان کی عظمت کا راہنما ہے۔جو وقت ضائع نہیں کرتے وقت انہیں ضائع ہونے سے بچا لیتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جوانسان اپنے نفس پر گرفت مضبوط رکھتا ہے وہ ہر قسم کے فکری آزار سے آزاد ہو جاتا ہے...... وہ سوچوں اور خیالوں پر قابو پانا جانتا ہے۔

☆☆☆

بدانتظامی انسان کی ترقی اور کامیابی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ جو بہتر سوچتے ہیں یقیناً وہ بہتر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں یہ دیگر بات ہے کہ جذبہ کا فقدان نہ ہو۔ جذبہ اور صلاحیت دونوں ہوں تو انتظام اچھا ہوتا ہے۔

☆☆☆

جو قانون کا احترام نہیں کرتے قانون انہیں روند دیتا ہے اور جو دستورِ خداوندی میں ترمیم کے خواہاں ہیں خدا انہیں سیدھے راستے کا پتہ نہیں دیتا۔ حکومتِ وقت کے قوانین کا احترام کرو تا کہ وہ آپ کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کرے اور آپ خدا کے قوانین کی پابندی کریں خدا آپ کی ذات کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔

☆☆☆

کبھی کبھی زندگی میں فرشِ خاک پر بیٹھ کر مزاجِ لطیف کو یہ باور کراؤ کہ بعد از زندگی حیاتِ ابدی تیرا ہی سرمایہ ہے...... خاک کی مہک میں انسان کا خمیر ہے...... بچوں کو مٹی سے کھیلنے دو وہ فطرت سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ کبھی کبھی سر میں خاک ڈالا کرو یہ تبرکی یاد ہے...... کبھی کبھی بازار سے کفن کا بھاؤ پوچھا کرو یادداشت قائم رہتی ہے۔ گورکن سے دوستی رکھو وہ آپ کی قبر کے لئے اچھی جگہ کا انتخاب کرے گا۔

☆☆☆

آپ کسی دوست کی موجودگی میں کسی غیر حاضر دوست کی اتنی تعریف مت کریں کہ حاضر دوست پر آپ کی دوہری شخصیت کے کوئی اثرات ظاہر ہوں جو موجود ہے اسی کے بارے میں آپ کے کلمات ہونے چاہئیں۔

☆☆☆

Marfat.com

ریاکاری یہ ہے کہ میں جیسا ہوں میں ویسا نہیں......!

☆☆☆

اپنی بات کرو...... دوسرے کی بات چھوڑو...... دوسرا خود جواب دہ ہے...... آپ سے صرف آپ کے کردہ اور ناکردہ کا سوال ہوگا۔

☆☆☆

جو اپنا کام خود کرنے کی تمنا دل میں راسخ کر لیتا ہے وہ کبھی محتاج نہیں ہوتا۔ حیوان انسان کے محتاج ہیں جن کو ہم پالتو کہتے ہیں بلکہ انسان کو ان کا بھی خیال رکھنا چاہئے جو آزاد ہیں۔ زمین پر بسنے والی کسی شئے کو بقا نہیں......!

☆☆☆

زندگی میں آپ صرف اپنی ضرورت خریدیں آپ کو اپنی موت کی خبر نہیں ضرورت سے زیادہ خرید کر دوسروں کی قوت خرید کو مفلوج مت کریں یہ کلیہ معاشیات کی خلاف ورزی ہے۔

☆☆☆

وہی انسان انسانیت کی خدمت کر سکتا ہے جو اپنی زندگی دوسروں جیسی محسوس کرے گا۔ جو دوسروں کا درد محسوس کرتا ہے اس کا اپنا درد دور ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

صاحب عمامہ اگر فضیلت کا خیال نہیں رکھتے تو بے عمامہ پر فضیلت کا خیال رکھنا واجب نہیں...... صاحب عمامہ وقبا امت کا رہبر اور نمونہ ہوتا ہے نمونہ اگر قابل قبول نہ ہو تو پیداوار نقصان دہ ہوتی ہے اور پیداواری یونٹ تخریب کاری کا شکار ہو جاتا ہے۔ جہاں عمامہ اور قبا تیار ہوتی ہیں وہاں انسانیت کا خیال رکھنے والے ہنرمند کا ہونا ضروری ہے اور اس کا کردار بھی مثالی ہو۔

☆☆☆

ہم جن باتوں کا خیال نہیں رکھتے ہو سکتا ہے یوم حساب سب سے زیادہ اس بارے میں پوچھا جائے...... ہاں بالکل ایسا ہوگا......!

☆☆☆

Marfat.com

اپنی ضروریات کا اتنا خیال رکھو جتنا اپنا خیال رکھتے ہو کسی چیز کو ضائع مت کرو اور کوئی فضول چیز مت خرید و معاشی حالات کبھی خراب نہیں ہوں گے۔احساس کمتری بھی حالات خراب کر دیتی ہے۔

☆☆☆

ان چراغوں کو بجھا دو جو دن کو روشن ہوتے ہیں اور ان چراغوں کو جلا دو جو رات کو بجھے ہوئے ہوتے ہیں یہ چراغ زندگی کا احساس ہیں اور معاشی صورت حال کے اثاث ۔ جب معاشی حالات ٹھیک نہ ہوں تو صحن کے تنکے بھی چن کر رکھو ان سے بھی انرجی حاصل ہوتی ہے خوراک کے وہ ذرات صرف رہنے دو جو حشرات الارض کا حصہ ہے انہیں ضائع مت کرو ننھے اور بے ضرر انفاس کا حق انہیں دو یہ ہماری حفاظت پر مامور ہوتے ہیں ورنہ انسان ہمیشہ بیمار رہے۔

☆☆☆

جس قوم کی مستورات قابل فخر ہوتی ہیں وہ قومیں زوال پذیر نہیں ہوتیں ایسی مستورات اپنی اولاد کی تربیت قومی سوچ پر کرتی ہیں۔شہید کی جو موت ہے وہ انقلاب کی بنیاد ہے جو قوم شہادت کی تمنا نہیں رکھتی وہ سرخرو نہیں ہوگی وہ غلامی میں زندگی بسر کرے گی بلکہ غلام ذہن پیدا کرے گی۔

☆☆☆

جو زبانوں کو لگام نہیں دیتے ان کا شمار جہلوں میں ہوتا ہے بلکہ جہل کی زبان بے لگام ہوتی ہے۔

☆☆☆

جو اپنے نفس پر قابو پالیتے ہیں وہ اپنی زبان کو دراصل قابو کر لیتے ہیں......

☆☆☆

نصف شب کے بعد چراغ گل کر دو اور اپنی فکر کا چراغ روشن کر دو تو آپ کے دل سے نور ظاہر ہوگا دراصل وہ نور معرفت الٰہی ہوتا ہے جو نصف شب پاکیزہ دلوں سے ظاہر ہوتا ہے اور پاکیزہ دلوں پر اترتا ہے...... وہ نور الٰہی ہوتا ہے جس سے انسانیت کا راستہ معلوم ہوتا ہے۔انسان کو خود میں خدا ملتا ہے۔شعور کی روشنی دراصل تاریک راتوں میں پنہاں ہے۔

☆☆☆

جو اپنی قدر نہیں جانتا وہ دوسرے کی قدر نہیں جانتا۔جس کو اپنی ذات میں کچھ نظر نہ آئے اسے

Marfat.com

دوسرے کی ذات میں کچھ نظر نہیں آتا لہٰذا ایسے لوگوں سے تعلقات مت رکھیں۔

☆☆☆

جس سے آپ رابطہ توڑ دیں' آپ کا واسطہ نہ رہے اس کے بارے میں کوئی ریمارکس پاس مت کریں بلکہ اسے دل سے نکال دیں ورنہ بلاوجہ آپ پریشان رہیں گے۔

☆☆☆

بغض پرست شخص سے آپ کبھی فائدہ کی توقع مت رکھیں وہ دوسرے کو فائدہ دینے سے اپنے نقصان پر پشیمان نہیں ہوتا۔ بغض پرست وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ اپنی پریشانی میں خوش ہو مگر دوسرے کو خوش نہ دیکھ سکے۔

☆☆☆

لائق اولاد وہ ہوتی ہے جو بزرگوں کی روایات کو زندہ رکھے وہ بزرگ جنہوں نے انسانیت کی خدمت کی ہو......!

☆☆☆

ان کی بات مت کرو جن کا سفر صرف باورچی خانہ سے باتھ روم تک ہے اور ان کی ذات سے کسی کو فائدہ نہ ہو زندگی کے باوجود مردہ ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جو کام سے محبت کرتے ہیں دراصل وہ انجام سے محبت کرتے ہیں جن کا انجام اچھا ہے دراصل وہ زندگی میں اچھے کام کرتے ہیں۔

☆☆☆

ان سے احتیاط کرو جو چہروں پر قہقہے اور دلوں پر منافقت کے قفل لگائے ہوئے ہیں جو اپنی روح کو منافقت پر آمادہ رکھتے ہیں جو صرف مطلب کے یار ہیں مطلب کی یاری ہمیشہ کی خواری......!

☆☆☆

جو شرافت کو بے لباس کرنے کی آرزو رکھتے ہوں ان کے سامنے خود بے لباس ہو جاؤ یہ اس سے بہتر قابل قبول فعل ہے ورنہ ایسے لوگ حیاء نام کے لفظ سے ناآشنا ہوتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو

Marfat.com

شرافت کو کمزوری کہتے ہیں ایسے لوگ بزدل بھی ہوتے ہیں اور بے دل بھی جو شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں حالانکہ شرافت انسانیت کی زینت ہے...... صاحب کردار بناتی ہے۔

☆☆☆

وہ تابعداری جو آپ کو بصیرت اور بصارت سے محروم کر دے اس نافرمانی سے بہتر ہے جو آپ غور و فکر اور ضمیر سے ہم مشورہ ہو کر کرتے ہیں ایسے لوگوں کا اپنا کوئی فیصلہ نہیں ہوتا یہ صرف تائید کے لئے پیدا ہوتے ہیں اور ان کا سفر صرف باورچی خانہ سے باتھ روم ہے۔ یہ خلائے بسیط میں پھیلی ہوئی فطرت کی رعنائیوں سے محروم ہوتے ہیں۔ ان کے جذبات مردہ ہوتے ہیں اور فکر محدود خواہ کتنے ہی دولت مند ہو جائیں اور کتنے ہی ہنر مند کیوں نہ ہوں۔ جو اپنی زندگی کے فیصلوں کا اختیار دوسروں کو دے دیں وہ دوسرے جو اپنے خلاف فیصلہ دیتے ہیں اور خود کو اذیت دے کر زندگی بسر کرتے ہیں ایسے لوگ کسی دوسرے کو پسند نہیں کرتے بلکہ خود سے نفرت جیسی محبت کرتے ہیں سوائے اپنے دیگر سب کے برباد گھر دیکھنے کے تمنائی رہتے ہیں ایسے لوگوں کی اولاد منجمد فکروں میں جکڑی رہتی ہے مگر یہ ایسے راز کو پانے سے قاصر ہیں کہ یہ رکے ہوئے ہیں ایسے لوگ فضول اور بکواس کی بھی داد چاہتے ہیں یہ نہ رشتہ دار اچھے اور نہ ہی دوست ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆

ایسے رشتہ داروں سے نفرت واجب ہے جو بلاوجہ آپ سے نفرت کرتے ہیں اور چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ یہ ہر جذبہ اور محبت کو دولت کے ترازو پر وزن کرتے ہیں۔ ان کا شعور اندھا اور احساس مردہ ہوتا ہے یہ نہ کسی کے ساتھ سچا غم منا سکتے ہیں اور نہ ہی خوشی۔ مسرت کبھی ان کے دامن میں پناہ نہیں لیتی یہ زندگی اسے سمجھتے ہیں چلتا پھرتا جسم ہو اور اس میں مردہ روح ایسے لوگ رشتہ دار ضرور ہوتے ہیں مگر انہیں تسلیم مت کرو۔ غریب سے دوستی کرو مگر بے غیرت سے نہیں...... ایسے لوگ حقیقی عزت سے ناآشنا ہوتے ہیں...... یہی لوگ خوشامد پرست ہوتے ہیں

☆☆☆

وہی گھر جنت الفردوس ہیں جن گھروں میں شوہر پرست عورتیں رہتی ہیں اور عورت شناس

Marfat.com

دیانتدار مرد رہتے ہیں...... جہاں احترام کا رشتہ ہے...... حقوق و فرائض کی پاسداری ہے ذمہ داری ہے۔ وہ گھر اجڑ جاتے ہیں جن گھروں میں بدتمیز عورت اور بدمزاج مرد ہوتا ہے بلکہ دنیا میں جہنم ہیں ایسے گھروں میں دوزخ کی آگ ہوتی ہے......!

☆☆☆

انسانیت میرا عقیدہ ہے...... وطن میرا ایمان ہے...... محبت میرا دین ہے...... دیانت میرا پیشہ ہے...... موت میرا یقین ہے...... محنت میری کامیابی ہے...... اطمینان میری طلب ہے...... بتاؤ میں کون ہوں......؟

☆☆☆

دنیا اور آخرت کا تمام عزت و شرف علم میں پوشیدہ ہے۔ علم انسان کے اندر انسانیت کی روشنی کا نام ہے۔ علم سکون بخش سرمایہ حیات ہے۔ علم خدا کا نور ہے۔ علم معرفت فطرت الٰہی ہے۔ علم میراث انبیاء ہے۔ علم قرآن ہے...... عرفان ہے...... وجدان ہے...... گیان ہے۔ حقیقی علم خدا کا تعارف ہے انسان کے اندر خدا کی نمائندگی کا ثبوت ہے۔ علم کی شعاعوں سے جن کے باطن روشن ہیں ان کے باہر کبھی اندھیرا نہیں ہوتا۔ علم والے انسان آنکھیں نہ ہونے کے باوجود اندھے نہیں ہوتے اور بے علم لوگ آنکھوں کے ساتھ اندھے ہیں۔ علم کا حد کمال یہ ہے کہ زندگی اور موت کے فاصلوں کو مٹا دیتا ہے...... انسانی ذہن کو آسودہ اور دل کے آئینہ کو صاف اور شفاف رکھتا ہے کیونکہ تمام عزت و شرف اس میں ہے۔

☆☆☆

انسان میں انسانیت نہ ہو تو انسان نہیں...... سیاست میں جھوٹ نہ ہو تو سیاست دان نہیں...... مذہب میں ملّا ازم نہ ہو تو ملّاؤں والا مذہب نہیں...... وہ دین ہے۔ مذہب جھوٹ کی نفی ہے...... فساد کا متضاد ہے۔ وہ مذہب دین ہے جس میں امن سرفہرست ہے۔ وہ سیاست عبادت ہے جس میں جھوٹ نہیں اور مقصد صرف خدمت خلق ہے۔ وہ معاشرہ عظیم ہے جس میں انسانیت کا احترام ہے...... کثرت لوگ راستہ بھول گئے ہیں آؤ! اپنے اندر والے انسان سے راہنمائی لیں۔

☆☆☆

Marfat.com

اس کی عزت آپ پر واجب ہے جو اپنی عزت کا خود خیال رکھتا ہے۔ جو عزت کرانا نہیں جانتا اس کی عزت کرنا ضروری نہیں۔ بدتمیز کی عزت مت کرو ورنہ وہ بے عزتی کرے گا بلکہ ایسے لوگوں سے فاصلہ رکھنا ضروری ہے۔

☆☆☆

جب انسان کو شعور، فکر اور احساس کی دولت عطا ہوتی ہے تو پروردگار اسے توفیق دیتا ہے کہ وہ لوگوں کو پڑھے...... جہل لوگوں سے علم حاصل کرے اور علم والے صاحب ادراک سے اطمینان کی دولت حاصل کرے۔ علم کتاب پڑھنے کا نام نہیں علم معرفت الٰہی اور معرفت ذات کو پانے کا نام ہے۔ لوگ وہ ہوتے ہیں جو اغراض کی تابعداری کرتے ہیں اور انسان وہ ہوتے ہیں جو انسانیت کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جسے معلومات کی ضرورت نہ ہو اسے معلوم نہ ہونے دیں کہ آپ اس کے بارے میں کیا سوچتے ہیں آپ جو کچھ بھی کریں گے وہ فضول اور ضائع شدہ ہوگا۔ جس کے بارے میں آپ سوچتے ہیں اسے معلوم ہونا چاہئے کہ آپ کے دل میں اس کے لئے کتنا احساس اور جذبہ ہے، درد ہے اس طرح آپ اس دکھ سے محفوظ رہیں گے جو بلاوجہ آپ کو ہوگا آپ خلوص نیت سے کام کریں گے دوسرا اسے اغراض کی نظر سے دیکھے گا ایسے لوگ لمحہ لمحہ روپ بدلتے ہیں جو معلومات سے محروم ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جن کے فہم بند اور چھوٹے ہوتے ہیں ان سے بڑی بات مت کرو اور کسی بڑی بات میں ان سے مشورہ گیر مت ہو ایسے لوگ شکوہ گیر ہوتے ہیں بات بات پر اور بات بات میں الجھتے ہیں اور ہر وہ بات غلط سمجھتے ہیں جو ان کے فہم شریف سے مطابقت نہیں رکھتی ان کی پیدائش ہی بدمزگی پر ہوتی ہے۔ پیدائشی طور پر ایسا ذہن رکھتے ہیں۔ محفل کو بدمزہ کرنا ان کا مشغلہ ہوتا ہے ایسے لوگ بڑی عزت کے قابل نہیں ہوتے۔

☆☆☆

Marfat.com

جب تک انسان محبت بھرے دل سے اپنے خدا کے حضور سجدہ ریز نہیں ہوگا اسے سکون نصیب نہیں ہوگا ...... اس کے دل میں خوف خدا جاگزیں نہیں ہوگا خواہ دنیا کی تمام آسائشیں اسے میسر ہوں یہ وہی لمحات ہوتے ہیں جب انسانی روح اور قلوب میں رچی بسی مسرتوں کو انسان محسوس کرتا ہے اور زندگی کو احساس دلاتا ہے "یہ ایک بار ہے" ...... ایام گذشتہ پر ندامت اور ایام حال میں انسان سچی توبہ سے سچی محبت کرے تو مستقبل کے اندیشوں سے نجات پا جائے گا۔ انسان کی شدید طلب دل کے پوشیدہ اسرار کی بازیابی ہے۔ صرف تصورات میں امیدوں اور سپنوں کا سہارا کب تک انسان لے گا جب تک انسان ادراک کے سمندر کے کنارے کھڑا ہو کر حکمت اور دانائی کے ان سچے موتیوں کے باہر آنے اور پانے کی تمنا کی تکمیل نہیں کر لیتا جو انسانیت کی نجات کے لئے ضروری ہیں۔ انسان کو جب تک صرف اپنی ہی خواہشات کی تکمیل کی تمنا ہے تب تک اس کے سجدے بے اثر ہیں۔ کبھی مسجود سے بھی تصدیق تمنا کروا لینے میں لطف ہے بلکہ اصل اور دراصل یہی بات ہے نہ جانے وہ کون لوگ ہیں جن کے ماتھے پر اور دل پر سیاہ نشان ہیں ...... جھوٹی عاجزی کو چہرے پر چھپائے اپنے جیسے لوگوں کو فریب دیتے ہیں۔ زندگی کے غروب ہونے کا انتظار مت کرو، سکون اور اطمینان آپ کے انتظار میں ہیں صرف دیانتداری کا سہرا باندھ کر ان کے ساتھ عقد کر لو خدا نے تو رحمت کے دروازے کھلے رکھے ہیں صرف جھوٹے اور جعلی سجدوں سے نجات نہیں ہوگی ......؟

☆☆☆

انسان ایک ایسا جانور ہے جس کی بھوک اس وقت شروع ہوتی ہے جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے مگر جب انسان بنتا ہے تو خالی پیٹ کے باوجود بھری ہوئی آنکھ سے زندگی بسر کرتا ہے ایسا انسان قناعت پرست ہوتا ہے ...... !

☆☆☆

انسان کے اندر مثبت اضطراب کامیابی ہے اور منفی اضطراب تباہی ہے ...... اضطراب جنوں کا عکس ہے ...... جذبہ کا سایہ ہے ...... ایک جوش کی قسم ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جو صرف کامیابی پر خوش ہوتا ہے وہ ناکام اور مایوس زندگی گزارتا ہے۔ ناکامیاں انسان کو کامیابیوں کا رستہ دیتی ہیں۔ ناکامی کو حوصلہ سے برداشت کرنے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے۔

☆☆☆

درندہ وہ ہوتا ہے جس کا دل رحم سے خالی ہوتا ہے لہذا جن کے دل رحم سے خالی ہیں وہ درندے ہیں خواہ وہ شکل انسانی میں ہیں مگر درندہ کی جبلت میں ہے کہ وہ اپنی نسل کا خون نہیں پیتا انسان ایسا ہے کہ یہ اپنے جیسے انسان کا خون پینے سے دریغ نہیں کرتا۔ جس انسان کے سینے میں رحم والا دل نہیں وہ انسان نما کوئی شئے ہے۔

☆☆☆

عجلت کے سارے کاموں میں کامیابی کا تناسب نہایت کم ہوتا ہے۔ عجلت پسند انسان میں حوصلہ کی کمی ہوتی ہے اور وہ بعد والے کام کو پہلے کرنا چاہتا ہے۔ وہ درجہ بدرجہ کام کی تکمیل کا قائل نہیں ہوتا۔ وہ اپنی پسند کی کامیابی کا متمنی ہوتا ہے۔

☆☆☆

دوسرے لوگوں کے ہونٹوں سے ہوتی ہوئی جو باتیں آپ تک پہنچتی ہیں ان باتوں کی تصدیق ضروری ہے کیونکہ وہ دوسرے لوگ کبھی ظاہر نہیں ہوتے مگر انکی زہریلی باتیں بڑی پُراثر ہوتی ہیں ایک دوسرے کے قریب نہیں آنے دیتیں۔

☆☆☆

مادی اشیاء کی خواہش اور تکمیل انسانی روح کی تازگی کے لئے ضروری نہیں ہیں۔ جسم کی حفاظت سے زیادہ روح کے خوف کو دور کرنا ضروری ہے۔ روح خوف زدہ ہو تو عبادت اور خوراک میں لطف نہیں رہتا اور نہ ہی انسان کسی فکرِ نو کو پا سکتا ہے۔ دراصل پاکیزہ روح ہی پاکیزہ رزق اور پاکیزہ علم حاصل کرنے کا حوصلہ رکھتی ہے۔ پاکیزہ روح انسان کو روشن راستوں پر لے جاتی ہے۔ پاکیزہ روح بدروحوں سے دور رہتی ہے تاکہ اسے آلودہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ مظلوم روح کی پکار بہت جلد سنتا ہے۔ پاکیزہ روح میں کبھی ناامیدی نہیں ہوتی۔

☆☆☆

Marfat.com

وہ دولت جو آپ کو اندھا کر دے اور آپ اپنے پروردگار کے احکام کی خلاف ورزی کریں اس غربت اور فقیری سے بدتر ہے جو آپ کو قوت بصیرت عطا کرے آپ کی نگاہوں میں حیاء پیدا کرے اور آپ کو قناعت پرست بنا دے۔ اپنے خدا سے ہر وقت رابطہ میں رہیں آپ کے اندر انسانیت رہے گی۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ اتنا عادل ہے گناہ بخش دے گا مگر ظلم بخشنے کا اختیار انسان کو دے دیا ہے۔ لوگ گناہ کی بخشش کے لئے حج کرتے ہیں مگر ظلم کی معافی کی توفیق نہیں رکھتے لہٰذا جہنم جنت سے زیادہ آباد ہوگا۔

☆☆☆

شکوہ وہاں کیا جاتا ہے جہاں انسان کا حق ہے۔ خدا سے شکوہ نامناسب ہے۔ حق وہاں ہوتا ہے جہاں فرض پورا کیا گیا ہو۔ جو فرض پورا کرتے ہیں وہ شکوہ نہیں کرتے اور جو شکوہ کرتے ہیں ان کی ذات میں دیانتداری نہیں۔ خدا ان کے ساتھ عدل کرتا ہے جو دیانتدار ہیں بلکہ ایسے عظیم انسانوں کی عدل سے حفاظت کرتا ہے کیونکہ دیانتدار انسان شکوہ نہیں کرتا اور خدا پر بھروسہ کا مقلد ہے۔ جن کا خدا کے عدل پر یقین محکم ہے وہ اپنے سارے فیصلے اس عدالت سے کرواتے ہیں اور شکوہ و شکایت بھی اسی عدالت میں پیش کرتے ہیں۔

☆☆☆

جو اپنے علاوہ سب کو غلطی پر کہتا ہے وہ خود سب سے بڑی غلطی پر ہے مگر جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر راست گوئی سے چل رہا ہے خدا اسے غلطی کا احساس دلاتا ہے جب وہ غلطی اور غلط کام کرتا ہے۔ جو دانستہ خدا کو ناراض کرتے ہیں خدا انہیں راہ راست سے محروم رکھتا ہے۔ دوست اور دشمن دونوں کا خدا واحد ہے۔ جھوٹے اور سچے کا خدا ایک ہے مگر خدا واحد جھوٹے پر لعنت بھیجتا ہے۔ جھوٹا وہ ہوتا ہے جو دانستہ غلطی کرتا ہے اور اس کا اقرار نہیں کرتا بلکہ اس کے حق میں دلائل دیتا ہے خدا کو ناراض کر کے خوش ہوتا ہے اور ایسے فعل کا تذکرہ سرعام کر کے وعدہ معاف گواہ بنتا ہے ایسے غلطی کرنے والے کیلئے کہیں معافی نہیں.....کوئی توبہ نہیں بلکہ توبہ کی توفیق نہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

عورت کی عظمت مرد کی نظروں میں پوشیدہ ہے اور مرد کا وقار عورت کے رویوں میں عورت کی حیاء اس کی اپنی نظر میں پنہاں ہے اور مرد کی حیاء اس کے نفس خفی میں ہے۔ عورت اور مرد کے رشتہ میں معاشرہ کی تقدیس کا راز ہے۔ معاشرہ کی تباہی اور آبادی میں دونوں برابر کے حصہ دار ہیں۔ عورت کی شیریں زبان میں محبت کے راز پوشیدہ ہیں اور مرد کی شیریں زبان میں پیار کا راز ہوتا ہے۔ دونوں میں سے جو جھک جائے وہ دوسرے کو فتح کر لیتا ہے۔ مرد کی شہرت کی پشت پر عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ عورت کے وقار کو مرد کے رویے ظاہر کرتے ہیں۔

☆☆☆

عورت کی عظمت کا کمال یہ ہے کہ لازوال اور بے لوث محبت اللہ تعالیٰ نے اس کے سینے میں ودیعت کر دی ہے اور وہ عورت ''ماں'' ہے۔ ماں کی محبت کا کمال یہ ہے کہ جس شہر میں اس کے بچے رہتے ہیں اس شہر میں اگر اس کے دشمن بھی ہیں تو بھی اس شہر کی خیر مانگتی ہے۔ شہر سے محبت نہیں ہوتی اس میں بسنے والوں کی وجہ سے شہر پیارے لگتے ہیں۔ کاش ہمیں اس شہر سے محبت ہو جس شہر میں ہمیشہ کے لئے میری ماں رہائش پذیر ہے اور مجھے اس گھر سے محبت ہو جو میری ماں کا ابدی گھر ہے۔ مجھے اس گھر سے محبت ہونی چاہئے جس گھر میں بسایا جائے گا۔ گھر ہر انسان کو بہت یاد آتا ہے کیونکہ یہ ایمان کی نشانی ہے جو انسان گھر بھول جائے اسے سکون نصیب نہیں ہوتا۔

آؤ! سکون لیں اور ہمیشہ رہنے والے گھر کی آرزو کریں اور اس عظیم عظمت والی ہستی سے اقرار کریں جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے اور جس نے عظیم انسانوں کے لئے بڑے خوبصورت وسیع و عریض گھر بنائے ہوئے ہیں جس میں شہد اور دودھ کی نہریں ہیں جہاں انتہائی خوبصورت اور حسین خدمتگار ہوں گے۔ جہاں ہماری زبان پر ریموٹ کنٹرول ہو گا...... جہاں ہماری طلب سے پہلے ہمارا مطلوب ہو گا۔ عظیم انسان کی عظمت پر جب اس کا کردار گواہ صادق ہو گا تو ایسی محبت والی زندگی اللہ تعالیٰ دنیا میں دیتا ہے انسان کے دل پر ایسی محبت اتارے گا کہ ہر سانس میں وہ اپنے خالق کو موجود پائے گا اور پھر محبت بھرے سجدہ سے اس کی آرزوؤں اور تمناؤں کی خوشبوئیں آئیں گی...... اس انسان میں شکر الحمد للہ، سبحان اللہ کا ذکر، فکر اور عمل ظاہر ہو گا۔

☆☆☆

Marfat.com

ماں کی گود سب کی ایک جیسی ہوتی ہے شاید تربیت ایک جیسی نہیں ہوتی اس لئے ان کے اعمالوں میں فرق ہوتا ہے۔ 6x4 کا زمین کا ٹکڑا سب کا ایک جیسا ہے اور 18 گز کپڑا سفید انسان کا کل اثاثہ ہے ایک نوالہ کے بعد دوسرا نوالہ ہے......ایک سانس کے بعد دوسری سانس ہے......ایک کروٹ کے بعد دوسری کروٹ میں اس کی نینداور بیدارئ ہے۔ زندگی کروٹوں کی زنجیر سے بندھی ہوئی ہے......لمحہ لمحہ ایک دوسرے سے پیوست ہیں جسے انسان زندگی کہتا ہے ایک لمحہ زندگی میں سے مٹ جائے تو انسان موت کی وادی میں اتر جاتا ہے۔ موت کی وادی لحد کی گود ہے۔ ماں کی گود کے بعد پیاری گود لحد ہے مگر لحد کی گود میں وہ سکون نہیں ملے گا جو ماں کی گود والا ہے۔ جو ماں کی عظمت کا خیال کرتے ہیں ان سے لحد کی گود میں بھی پیار ہے بس کوئی ایسا کام مت کرو جس سے تمہاری ماں کا نام بدنام ہو۔ ماں گود ہے ماں دھرتی گود ہے بس ان دونوں سے محبت واجب ہے۔ ایک نے جنم دیا ہے ایک ہمارا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے ہم کچھ بھی کریں یہ ہم سے ناراض نہیں ہوسکتیں۔

☆☆☆

حق کا ساتھ دینا اور سچی بات پر سچی گواہی دینا خالق کائنات کی عظمت کا اقرار ہے ایسے انسان کے نازک دل پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے اور عظمت والی شعاعوں کا نور ہوتا ہے۔ یہ سب سے اعلیٰ عبادت کا اعلیٰ مقام ہے اور تمام عبادات انہیں کا پیش خیمہ ہے۔ حق بات انسان کے اندر موت کی تمنا پیدا کرتی ہے......رزق حلال کا معیار قائم کرتی ہے......بیمار روحوں کا علاج حق بات میں ہے۔ حق بات میں خلوص ہے اور ہر خلوص میں کوئی نہ کوئی حق بات ہے۔ خلوص قلم میں ہو تو وہ سچائیاں لکھتی ہے اور انسان میں ہو تو انسان کا احترام واجب ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو کوئی حق بات سمجھ میں نہیں آتی دراصل انہوں نے کسی حق والے کا سچا کلمہ پرخلوص نیت سے نہیں پڑھا......

☆☆☆

رحمت کے دروازے تو ہے ہیں مگر اندر داخل ہونے کی توفیق اس وقت نصیب ہوتی ہے جب حق کا دامن تھاما ہوا ہو خدا کا اعتبار ہی تو انسانیت کا لباس ہے۔ انسان عبادت کرے اور خدا قبول نہ کرے انسان توبہ کرے اور خدا قبول نہ کرے تو پھر عبادت اور توبہ میں کہیں نہ کہیں کمی ضرور ہوتی ہے۔

Marfat.com

حق اور سچ بات تو یہ ہے کہ اے قبر کی مٹی تو گواہ رہنا جب میں تیرے پاس آؤں تو اس بات کی تصدیق کرنا......حق اور ناحق......جھوٹ اور سچ کا فیصلہ تجھ پر ہے سب سے پہلے میرا واسطہ تجھ سے پڑے گا۔ میں رحمت سے مایوس نہیں مجھ میں توفیق کی کمی ہے۔ میں خود گناہوں کا مرتکب ہوتا ہوں حالانکہ میرا خالق تو مجھے منع کرتا ہے بلکہ مجھے حق بات کی تلقین کرتا ہے مگر پھر بھول جاتا ہوں۔ مجھے ہمت عطا کر سچی اور حق بات کا ساتھ دوں......اے خدایا......!

☆☆☆

جن لوگوں کی معلومات کا ذریعہ فقط لوگ ہیں وہ لوگ جو اپنی آنکھوں کے علاوہ کچھ دیکھ نہیں سکتے نہ ہی اپنے کانوں کے علاوہ سنتے ہیں ہم ان لوگوں کی باتوں پر اعتبار کر کے اپنا سکون برباد کرتے ہیں پھر ان لوگوں کا آج تک پتہ معلوم نہیں کر سکے اور نہ ہی کوشش کی ہے کہ وہ کون لوگ ہیں اور کہاں رہتے ہیں تا کہ ان سکون برباد کرنے والے لوگوں سے دریافت کریں وہ ایسا کیوں کرتے ہیں یا وہ ہوا میں رہتے ہیں اور ہوا ہمیں ان منحوس لوگوں کا پیغام سناتی ہے جن کو اپنی ہوش نہیں ہم ان لوگوں کی باتوں کو اہمیت کیوں دیتے ہیں جو نہ ہمیں سمجھتے ہیں اور نہ ہی ہم انہیں جانتے ہیں۔

☆☆☆

انتہائی کثرت ان لوگوں کی ہے جو شکل وصورت سے انسان نظر آتے ہیں مگر ان میں انسانیت بہت کم ہوتی ہے جب وہ بات کرتے ہیں یا کارہائے زندگی میں ان سے واسطہ پڑتا ہے تو معلوم ہوتا ہے یہ خدائی اصولوں کو دانستہ پامال کرتے ہیں اور انسانیت سے ہٹ کر درندوں اور حیوانوں جیسی حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں عقل مند کہلاتے ہیں جبکہ بے عقل ہوتے ہیں سیانوں جیسی باتیں کرتے ہیں اور بیوقوفوں جیسی حرکات سب سے مشکل کام انسان کو انسان بننا ہے۔ انسان بننے کے بعد مشکلات کم ہو جاتی ہیں انسانوں کا معاشرہ جرائم سے پاک ہوتا ہے۔ انسان بننے کے لئے بنیادی ضرورت دیانتداری ہے' دیانتداری یہ ہے کہ آپ اپنے ہر عمل اور فعل پر کڑی احتسابی نظر رکھیں۔ جو لوگ حیوانوں جیسی زندگی بسر کرتے ہیں دراصل وہی حیوانوں جیسے ہوتے ہیں۔ انسان اور حیوان میں فرق فرائض منصبی کی ذمہ داری ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جس بستی میں حق بات کہنے والا اور اس کی تائید کرنے والا کوئی نہ رہے تو وہ بستی زیادہ دیر آباد نہیں رہتی۔ خدا ایسی بستی سے رحمت اور شفقت والا ہاتھ اٹھا لیتا ہے جہاں دانستہ خدا کو ناراض کرنے والے لوگ موجود رہیں گے ان بستیوں میں سکون کبھی نہیں آئے گا وہ اجڑنے کے لئے بسائی جاتی ہیں اور اُن میں بسنے والے پہلے اجڑ جاتے ہیں۔

☆☆☆

ہر انسان کی اپنی ہی عزت میں اس کی عزت پنہاں ہے۔ جن کو اپنی عزت کا خیال نہیں دوسرا اس کی عزت کا خیال بالکل نہیں کرے گا۔ جو دوسروں کا احترام کرتا ہے دوسرے اس کا احترام کرتے ہیں۔ جو دوسروں کے راستے میں روڑے اٹکاتے ہیں ان کی زبان اور ہاتھ میں رکاوٹ والے روڑے موجود ہوتے ہیں۔ دل سے حقیقت تسلیم کرو ایسی ہی حقیقت دل پر اثر انداز ہوگی۔ معاشرہ میں تباہی انسان کی خودی کی پھیلائی ہوئی ہے جب وہ خود اخلاقی اور خدائی اقدار کو پامال کرتا ہے۔ خدا کے مہیا کردہ حلال رزق کی موجودگی میں رزق حرام کا انتخاب کرتا ہے۔ انسان دیانت دار رہنا چاہے تو خدا کی مدد ظاہر ہی نہیں ہوتی بلکہ نظر آتی ہے اس کی اشکال سکون واطمینان ہے...... قناعت ہے...... خواہشات کی حدود ہیں...... جائز اور ناجائز کے درمیان فرق ہے۔

☆☆☆

اختلافات وہاں پیدا ہوتے ہیں جہاں انسان حقیقت کو تسلیم نہیں کرتا...... حقیقت شناس انسان میں حوصلہ زیادہ ہوتا ہے۔ صابر وہ ہوتا ہے جو حقیقت پرست ہو اور اس کے مقابلہ میں ظالم سے خوف زدہ نہ ہو۔

☆☆☆

چھوٹے گھروں میں بڑے دل اچھے لگتے ہیں اور بڑے گھروں میں چھوٹے دل اچھے نہیں لگتے...... بڑے دل وہ ہوتے ہیں جو چھوٹے دلوں کا احترام کرتے ہیں اور بڑے لوگ وہ ہوتے ہیں جو چھوٹے لوگوں کا بھی ایسے ہی ادب بجا لائیں جیسے بڑے لوگوں کا بجا لاتے ہیں۔ جن لوگوں کے ذہن میں نخوت کا زہر ہوتا ہے وہ چھوٹی چھوٹی حرکات سے بڑے بڑے اور کمال دلوں کو دکھاتے ہیں

Marfat.com

خواہ بڑے عالی شان محلوں میں رہتے ہیں بس اتنی بات یاد رکھو جو آپ کو اپنے گھر سے نکال دے آپ ہمیشہ کے لئے اسے اپنے دل والے گھر سے نکال دیں ورنہ وہ آپ کو ہمیشہ پریشان کرے گا۔

☆☆☆

انسان اغراض کے ہاتھوں گروی ہے مخلص اور دیدہ ور انسان ان سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے......توکل' تقویٰ اور قناعت پرستی اس کا علاج ہے۔ موت کی حقیقت پر یقین محکم اور اپنے حصہ کے رزق پر ایمان اغراض سے نجات کے اسباب ہیں۔ اغراض جب تک طلب کی حد تک ہیں انسان تقویٰ سے محروم نہیں ہوگا......طلب سے زیادہ انسان کو رسوائی کے راستہ پر لے جاتا ہے اور اسے بے چین اور بے سکون کر دیتا ہے اس بات کی سمجھ زندگی کے آخری موڑ پر آتی ہے جب انسان بند گلی میں داخل ہونے کے لئے موڑ مڑتا ہے۔

☆☆☆

مایوس لوگ ایک بات کو کئی کئی بار کرتے ہیں اور ان کی ہر بات میں ایک نئی مایوسی ہوتی ہے وہ اپنی مایوسی سے اپنے اَن دیکھے دکھ دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ حقیقت کی آنکھ سے دنیا کو نہیں دیکھتے وہ اغراض دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں۔ مایوس دولت مند غربت کے گھڑے کا کیڑا ہوتا ہے۔ اس کا دل صرف دولت کے لئے دھڑکتا ہے انسانیت کے لئے نہیں......؟

☆☆☆

جن کے اندر صلاحیت نہیں ہوتی دراصل ان کے اندر جذبہ نہیں ہوتا۔ جذبہ انسان کو فکر کی طرف مائل کرتا ہے اور فکر انسان کو ترقی کی طرف۔ جو ترقی کرنا نہیں چاہتے وہ ترقی کے بارے میں سوچتے نہیں ایسے لوگ ذہنی طور پر رکے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ چل رہے ہیں مگر وقت سے بہت پیچھے۔ دراصل صلاحیت ہی وقت کی درست سمت کا تعین کرتی ہے۔

☆☆☆

عقل مند ہونا خدا کی مہربانی ہے اور منصف ہونا دیگر اور اہم مہربانی ہے۔ ہر عقل مند کے لئے منصف ہونا ضروری نہیں مگر ہر منصف کے لئے عقل مند ہونا ضروری ہے۔ منصف مزاج ہونا اور بات

Marfat.com

ہے منصف باعمل ہونا اصل بات ہے انصاف بھی کرے اور انصاف کے ساتھ رہے...... عقل منداس کو ضروری نہیں سمجھتا وہ مصلحت پسندی کو عقل مندی کہتا ہے۔ منصف خطرات کو نظر میں نہیں رکھتا وہ صرف انصاف پر نظر رکھتا ہے۔ عقل مند مفاد پرست ہوتا ہے اور مفاد پر نظر رکھتا ہے...... منصف انصاف کو مدنظر رکھتا ہے اور انصاف پرست ہوتا ہے انصاف شناس ہوتا ہے۔

☆☆☆

اس گدھے کو سمجھایا جا سکتا ہے جس کے سر میں بیوقوف جیسا دماغ ہے مگر اس بیوقوف کو نہیں سمجھایا جا سکتا جس کے سر مبارک میں گدھے جیسا دماغ ہے' چلتے پھرتے انسان اور حیوان میں یہ واضح فرق ہے' بود و باش فرق نہیں ۔ حیوان بالباس ہو اور محل میں رہتا ہو تو انسان نہیں بن جاتا اور اگر کوئی انسان نما حیوان کسی محل میں رہتا ہے تو ضروری نہیں وہ ایک عقل مند انسان بھی بن جائے انسانی فکر اس کا فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔ فکر انسان اور حیوان کے درمیان حد فاصل ہے۔

☆☆☆

جب آپ کسی کی روح کو تکلیف دیں گے تو کوئی آپ کے جسم کو تکلیف دینے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ اتنی روحانی تکلیف دو جتنی روحانی تکلیف برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتے ہو۔ جب فیصلہ کرتے ہو تو خود کو انصاف والی کرسی پر بٹھا کر کرو۔ فیصلہ کرنا مشکل نہیں اس پر مطمئن ہونا اصل فیصلہ ہے۔

☆☆☆

شریف النفس انسان کی نظر سے گرے ہوئے شخص کی کوئی حیثیت نہیں مگر انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا جو اپنی نظروں میں گرے ہوئے ہوں مگر انہیں معلوم ہی نہ ہو۔

☆☆☆

دیانت داری روح کا لباس ہے جن کی روح ننگی ہے اگر وہ بالباس بھی ہوں تو خوبصورت نہیں لگیں گے خواہ ظاہری طور پر ان کے چہرے چمکتے ہوں مگر ان چہروں پر حُسن نہیں ہو گا اور ایسے لوگوں کے دل بے نور ہوتے ہیں۔ روح کا تعلق دل میں چھپے روشن نور سے ہے وہ نور جو صرف اندر کی آنکھ

Marfat.com

سے دیکھا جا سکتا ہے دیانتداری میں پوشیدہ ہے۔

☆☆☆

کمینے اور افلاس زدہ ذہن اگر دولت مند بھی ہوں تو بھی حسد کی آگ کی جہنم میں جلتے رہیں گے اور اس غریب اور بے دولت انسان کے مقابلہ میں بدنصیب ہیں جس کی خواہشات محدود ہیں اور اس میں قناعت پرستی کا جوہر ہے جس کو شکر الحمدللہ کے مقدس اور پاکیزہ سوچ سے سیراب کرتا ہے

☆☆☆

اس بدنصیبی سے پناہ مانگو جو آپ جیسے لوگ آپ کے چہروں پر لکھی پڑھ لیں ...... آپ کی آنکھوں میں چھپی پالیں ...... آپ کے لہجوں سے ظاہر ہو اور آپ کی ہر بات اس پر گواہ ہو۔ بدنصیبی یہ نہیں کہ آپ کے پاس کچھ نہیں بدنصیبی یہ ہے کہ آپ کے پاس سب کچھ ہے اور بدنصیبی آپ کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی یقیناً یہ نیت کی تہہ میں چھپی کوئی وہ حقیقت ہے جسے انسان ماننے کے لئے تیار نہیں اور دل میں چھپا بغض اور حسد ہے جو چہرے سے عیاں ہے۔ جس کا پیٹ بھرا ہوا ہو اور کسی کے بھوکے اور خالی پیٹ کو برداشت نہ کرے وہ انتہائی بدنصیب ہے۔ جہاں اپنے لئے دعا مانگتے ہو انہیں ہاتھوں کو بلند کر کے دوسروں کے لئے بھی دعا مانگو جو آپ جیسے بدنصیب کو برداشت کرتا ہے۔ افلاس زدہ ذہن کسی حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے خواہ کتنے ہی دولت منہ کیوں نہ ہوں بس یہی اصل بدنصیبی ہے۔

☆☆☆

جو انسان حقیقت کو تسلیم کر لیتا ہے دراصل وہ سکون کو قریب کر لیتا ہے۔ حقیقت انسان کو موت کا سبق بھولنے نہیں دیتی۔

☆☆☆

ان کی بھی کوئی زندگی ہے جو انسانیت کا قتل کر کے اور ضمیر کو ذبح کر کے زندگی عیش و عشرت سے بسر کرتے ہیں یہ خدا کی عطا کی ہوئی نعمت سے بغاوت ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

دولت اگر انسانیت کا معیار ہوتا تو کوئی غریب آدمی انسان نہ ہوتا دراصل انسانیت ہی سب سے بڑی دولت ہے۔ جو انسانیت کا سودا کر کے دولت مند بنتے ہیں دراصل وہ ذہنی مفلس ہوتے ہیں مگر اس بات کی سمجھ اس وقت آئی ہے جب خدا راضی ہوتا ہے۔ خدا کی رضا میں ساری کائنات ہے اور انسانیت میں خدا کی سب رضائیں...... یہ نیت کا سودا ہے۔

☆☆☆

دنیائے فطرت کا اصول یہ ہے ایک کی زندگی ہے تو دوسرے کی موت ہے...... ایک کا نفع ہے تو دوسرے کا نقصان ہے۔

☆☆☆

رشتے اتنی دیر تک ہوتے ہیں جب تک ان کی پہچان رہتی ہے اپنی پہچان کھو دیں تو پھر بے نام رشتے رہ جاتے ہیں۔ اغراض کی ہلکی آنچ میں لحہ لحہ جلنے والے رشتے وقت کے ایک موڑ پر ختم ہو جاتے ہیں یہ دنیا کا دستور نہیں اور نہ ہی زمانہ کا کلیہ بلکہ خود غرض لوگوں کی مرضی ہے جو آنکھوں کے ہوتے ہوئے وہاں تک بھی نہیں دیکھ سکتے جہاں تک ان کی نظر جاتی ہے ایسے لوگ آنکھوں کے ساتھ اندھے ہوتے ہیں مگر دعویٰ بصیرت کا کرتے ہیں تعلیم یافتہ ہوتے ہیں ضمیر یافتہ نہیں ایسے رشتوں سے فاصلہ رکھو! ایسے لوگ ادراک کی آنکھوں سے نہیں دیکھتے اغراض کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

☆☆☆

تعلیم حماقت سے نہیں روک سکتی ورنہ کوئی تعلیم یافتہ حماقت نہ کرے۔ زندگی کے ہر موڑ پر ایک حماقت آپ کے انتظار میں ہے جس سے انسان صرف حوصلہ، بردباری، درگزر اور برداشت سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ جن کی زبان پر حماقت ہے وہ اس حادثہ سے بچ نہیں سکتا۔ حماقت ذہنی رسوائی کا دوسرا نام ہے...... ذہنی پستی کی ایک سطح ہے...... اغراض کا وہ پیمانہ ہے جس سے لوگوں کی عقلوں کی پیمائش کی جاتی ہے جس سے لوگوں کے باطن کو دیکھا جا سکتا ہے۔ ذہنی معیار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے...... آدمی کی قیمت لگائی جا سکتی ہے...... اس سے فاصلہ رکھا جا سکتا ہے...... احمق کی دوستی میں بدنامی ہوتی ہے۔ احمق وہ ہوتا ہے جو صاف فرق کو واضح محسوس نہ کرے روشن اور تاریک میں فرق نہ کر سکتا ہو، جو انتہائی

Marfat.com

بُرائی سرعام اور اپنے جیسے لوگوں کی موجودگی میں کرے۔

☆☆☆

خدا صلاحیت سے کم صلہ نہیں دیتا...... محنت سے کم رزق نہیں دیتا...... نیت کے فرق کو جانتا ہے۔ کبھی کبھی باصلاحیت اور محنت کش کا امتحان لیتا ہے اس کا یقین کتنا محکم ہے...... انسان روشن راستوں پر کتنا ثابت قدم ہے...... اس کو اپنے آپ پر کتنا اعتماد ہے...... وہ خود سے کتنا مطمئن ہے...... اس کی کارکردگی اس پر گواہ ہے اس کی زبان صادق اور قلب سلیم پر خدا کے نور کی کتنی روشنی ہے۔ خدا پاکیزہ اور پرنور دلوں میں خود قیام کرتا ہے حالانکہ کوئی وہ مقام نہیں جہاں خدا نہیں مگر ان بندوں کو نہیں بھولتا جو اس سے ہر وقت رابطہ رکھتے ہیں اپنے ہر کام میں اس سے راہنمائی لیتے ہیں...... مشورہ گیر ہوتے ہیں اس کے حکم پر عمل پیرا رہتے ہیں۔

☆☆☆

علم حیرت کی روشنی ہے جو حیرت میں نہیں اترتا وہ حقیقی علم سے آگاہی حاصل نہیں کر سکتا۔ ہر علم کی پشت پر کوئی حیرت پوشیدہ ہے اور ہر حیرت میں کوئی علم پنہاں ہے جو لوگ حیران نہیں ہوتے ان میں اور حیوان میں کوئی فرق نہیں۔ حیران کن لمحات انسان کو زندگی محسوس کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ کبھی کبھی قدرت کے نظاروں میں گم ہو کر خود کو حیران زدہ کیا کرو یہ بھی عبادت ہے جو بے خود کر دیتی ہے۔

☆☆☆

جو تر و تازہ صبح بیدار ہوتے ہیں وہ سارا دن تر و تازہ گزار دیتے ہیں وہ اس یقین کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں کہ زندگی ہے ہی کتنی جو اسے فضول اور بیکار مشغلہ جات میں گزار دیا جائے۔ وہ زندگی کے ہر لمحہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ان کی مشکلات میں بھی راحت ہوتی ہے جو ہر آس میں اپنے پروردگار سے مدد طلب کرتے ہیں' راہنمائی لیتے ہیں۔ جو رنج و غم کی تلخیوں کے جام میں مسرت کی مئے نہیں پیتے وہ زندگی سے لطف نہیں لے سکتے۔ جو مادی لباس کے اندر روحانی لباس نہیں رکھتے ان کی روح ننگی رہتی ہے...... وہ ظاہری طور پر خوبصورت لگتے ہیں مگر اندر سے انتہائی بدصورت ہوتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

اپنے آپ کو انتہائی عقل مند سمجھنے والی عورت انتہائی خطرناک ہوتی ہے جو اس کے عقلی معیار پر پورا نہیں اترتا وہ اس کی دشمن ہوتی ہے اس کی دشمنی کی انتہا یہ ہے کہ وہ معاف کرنے والے جذبہ سے محروم ہو جاتی ہے ایسی عورت ایک سطح پر اپنا سب کچھ کھو دیتی ہے مگر ہار ماننے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہوتی۔

☆☆☆

جو پیار کو خوشامد اور خلوص کو لالچ سمجھتے ہیں ایسے لوگوں سے نہ تعلقات رکھو اور نہ ہی رشتہ داری کرو خواہ وہ تمہارے کتنے ہی قریبی کیوں نہ ہوں ان سے عزت کی توقع عبث ہے۔ ان کے اندر مردار اور دل بجھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو اپنی ذات کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ مادی لباس کے اندر ان کے مردہ جسم ہوتے ہیں دنیا پرستی نے ان کو اندھا کر دیا ہے ایسے لوگ اپنی عزت کو فریب دیتے ہیں۔

☆☆☆

راست گوئی انسان کی زندگی کو آسان بنا دیتی ہے اور دیانتداری انسان ذہن کو امیر اور آسودہ بناتی ہے۔ روحانی لباس آلودہ ہو تو مادی لباس خواہ کتنا ہی خوبصورت ہو انسان کو سکون اور اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔

☆☆☆

جس عبادت سے انسان کے رویوں میں فرق نہیں آتا وہ مشقت ہے۔ عبادت دراصل منافقانہ اور مکارانہ رویوں کا علاج ہے۔ جو دیانتداری کو فریب دیتے ہیں دراصل وہ اپنے خالق کو فریب دیتے ہیں۔ انسان وقتی خوشی کو دائمی خوشیوں پر ترجیح دیتا ہے اس لئے بے چین رہتا ہے۔

☆☆☆

جو وقت کی آواز پر دھیان نہیں دیتا وقت آنے پر وقت اس کی مدد نہیں کرتا...... ہر لمحہ دوسرا ہے...... وقت انسان کی اعلیٰ قدر کا نام ہے...... وقت منصف ہے جو وقت کی آواز نہیں سنتا وقت اسے فراموش کر دیتا ہے۔

☆☆☆

جب تک آپ کی زبان صادق سے آپ کا ضمیر آپ کی دیانتداری پر گواہی نہیں دے گا آپ کا باطن کبھی پرسکون نہیں ہوگا اور آپ کا ذہن کبھی آسودہ نہیں ہوگا۔ آپ دنیا میں جہنم جیسی زندگی گزاریں

Marfat.com

گے۔ سوچ اور خیال کی آگ میں جلتے رہیں گے کہیں سے بھی اطمینان کی ٹھنڈی ہوا آپ کو نصیب نہیں ہوگی۔ دیانتداری ہی انسانیت کی بنیاد عظیم ہے۔ ایمان کی عمارت دیانتداری پر قائم ہے...... عقیدہ ایمان کی خشت اول...... خشت اول پاکیزہ آئیڈیل...... پاکیزہ آئیڈیل دنیا میں جنت اگر زندگی اس کے فرمودات کے مطابق ہو......!

☆☆☆

جو کسی کو دانستہ تکلیف زدہ کر کے خوش ہوتے ہیں وہ اپنی خوشی کو فریب دیتے ہیں۔ کسی کو خوش رکھ کر خوش رہنے میں حقیقی خوشی ہے۔ فریب زدہ خوشی میں دراصل خوف زدہ مایوسی ہوتی ہے مگر لوگ ایسی مایوسی کو بھی خوشی سمجھتے ہیں۔

☆☆☆

جو لوگ کسی کے دل کو خوش کرنے کے لئے کسی کا دل دکھاتے ہیں وہ اپنے منہ میں بدزبان رکھتے ہیں دراصل وہ عقل کو دل میں رکھتے ہیں۔ جو دل کی آنکھ سے دیکھتے ہیں وہ عقل کے کبھی اندھے نہیں ہوتے۔ عقل کے اندھے دوسروں کے گناہوں کو اپنے کاندھے پر لینے کو عار نہیں سمجھتے ایسے لوگ تعلیم یافتہ بھی ہو جائیں تو جاہل رہتے ہیں۔ جاہل وہ ہوتے ہیں جن میں عقل اور دل کا ہمیشہ تکرار رہتا ہے۔

☆☆☆

بہادر اور صابر انسان وہ ہے جو تکلیف دے سکتا ہو مگر انسانیت کی ناموس کی خاطر درگزر کرے ایسے انسان پر خدا کا ٹھنڈا سایہ رہتا ہے اور وہ کبھی تنہا نہیں ہوتا خدا ایسے انسان کے دل پر مایوسی کو کبھی اترنے نہیں دیتا برداشت اور حوصلہ اس کے اندر جاگزیں ہوتا ہے۔

☆☆☆

جس کے پاس سیدھا راستہ موجود ہو اسے غلط راستے پر چلنے کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب اس میں انسانیت کی کمی ہوتی ہے۔ انسانیت کامیابی اور احترام دل میں موجود ہو تو انسان ہمیشہ سیدھے راستے پر رہے گا۔

☆☆☆

Marfat.com

دل مقام فیصلہ ہے یا اس میں اتر جاؤ یا اس میں اتار لو...... جو من میں ڈوب گیا اس نے مقام دل کو پالیا ہے...... مقام دل مقام راز ہے...... خدا سب سے بڑا راز ہے اور بے نیاز ہے۔

☆☆☆

شیطان وہ ہے جو خدا کو تو مانتا ہے مگر خدا کا حکم نہیں مانتا...... جو خدا کا حکم نہیں مانتا وہ مردود ہے...... لعنت مردود کے لئے ہے...... خدا کی زبان میں لعنت بہت بڑے عذاب کا نام ہے۔

☆☆☆

جب اپنوں نے اپنوں کی عزت کرنا ترک کر دیا تو دوسرے نے عزت کرنا واجب نہ سمجھا۔ جب آپ نے احترام کرنے والے کی عزت کو ڈس لیا تو عزت کرنے والے نے احترام واجب نہیں سمجھا...... عزت کرنے سے عزت ملتی ہے۔

☆☆☆

جو دل سے سوچتے ہیں وہ عقل کے دشمن ہیں...... عقل کے دشمن ذات کے دشمن ہوتے ہیں...... ذات کے دشمن بات کے دشمن ہوتے ہیں...... بات کے دشمن رسوائی خود لوح غیر محفوظ میں تحریر کرتے ہیں...... بات انسان کا سرمایہ حقیقی ہے۔

تاریک راہوں کا جو انتخاب کرتے ہیں
اپنی ساری زندگی کو خود خراب کرتے ہیں

☆☆☆

جو موت کے لئے موت سے لڑتا ہے وہی مردہ زندگی میں زندہ روح کو پیدا کرتا ہے...... روح کی زندگی' زندگی کی موت ہے مرنا موت نہیں مردوں جیسی زندگی گزارنا موت ہے۔

☆☆☆

جھوٹے شخص کا ضمیر ساری زندگی بے حسی کی قید میں رہتا ہے' وہ شخص بھی اپنی زندگی پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے حالانکہ وہ زندگی نہیں زندگی نام کی کوئی شے ہے۔ زندگی وہ ہوتی ہے جس میں زندگی دینے والے سے رابطہ منقطع نہ ہو اور اس کی دی ہوئی نعمتوں کا ہر وقت شکر گزار رہے یہ اس وقت ممکن

Marfat.com

ہے جب ضمیر بیدار ہے اور انسان مرضی کی قید سے آزاد ہو اور خدا کی مرضی میں قید ہو۔

☆☆☆

انسانی ضمیر جھوٹ کی غذا ہے' جھوٹ انسانی ضمیر کو کھا جاتا ہے۔ ضمیر انسانیت کی حقیقی پسندیدہ دولت ہے مگر جو لوگ اس دولت کو بیچ کر دولت مند بنتے ہیں دراصل وہ انتہائی ذہنی مفلس ہوتے ہیں اور یہ غربت کو ساتھ لے کر مریں گے۔

☆☆☆

اگر تم کسی کی عقیدت پہ انگلی اٹھاؤ گے تو وہ آپ کے عقیدہ پہ ہاتھ اٹھائے گا۔ آپ اس کی عقیدت کا احترام کریں وہ آپ کی ذات کا احترام کرے گا...... عقیدت اور عقیدہ احترام کے دو نام ہیں۔

☆☆☆

خدا کی قسم! جب تک انسان کو خود فریبی سے نجات نہیں ملے گی اس وقت تک اس کی روح بلندیوں کی طرف پرواز نہیں کرے گی۔ روح کی بلند پروازی میں لطیف لحات ہوتے ہیں جب انسان کو ایسی معرفت نصیب ہوتی ہے...... خود فراموشی میں بھی یہی راز ہے۔ یہ عجیب جوہر ہے یا خود کو کھو دو یا خود کو پالو تا کہ اطمینان والے فریب سے بچ سکو...... ذات کی معرفت میں راحت کا راز ہے۔

☆☆☆

جو دولت آپ کو انسانیت سے دور کر دے وہ حرام دولت ہے۔

☆☆☆

جہل اور اغراض جب مل جاتے ہیں تو جھوٹ اور تہمت کی بھاری صنعتیں جنم لیتی ہیں ایسے لوگ پھر اپنی مرضی کی تاویلیں حقیقی تحریروں سے نکالتے ہیں تا کہ وہ انفرادی طور پر پہچانے جائیں۔ پھر وہ افلاس زدہ ذہنوں کا ایک گروہ اپنی تائید کے لئے تشکیل دیتے ہیں جو صرف ان کے ذہنوں سے سوچتے ہیں خود لکھی ہوئی فکر کی آنچ محسوس نہیں کرتے ایسے لوگوں کی وجہ سے معاشرہ میں جمود سا پیدا ہوتا ہے اور روشن خیالی کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کر دی جاتی ہیں۔ سوچنا اور فکر کرنا کفر سمجھا جاتا ہے۔ جاہلیت اور اغراض کے ہاتھوں گروی لوگ منجمد فکر کے حامل ہوتے ہیں وہ تبدیلی کو کفر کے زمرے میں

Marfat.com

شمار کرتے ہیں۔

☆☆☆

یہ انتہائی بے نصیبی ہے کہ انسان کے پاس اپنے حق میں کہنے کے لئے کوئی لفظ نہ ہو جب بھی بات کرے تو اس میں کسی دوسرے کا حوالہ دے جو اسے ذرہ برابر اہمیت نہ دیتا ہو بس ایسے لوگ زندگی پر ایک بوجھ ہوتے ہیں مگر زندگی کو بھرپور طریقے سے گزارنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کیا یہ کم بدنصیبی ہے کہ آپ اپنا سارا وقت دوسروں کو دے دیں اور وہ دوسرے جو نہ آپ کو جانتے ہوں اور نہ ہی ایک لمحہ آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں۔

☆☆☆

میں وہی لکھتا ہوں جس کا مجھے اذن ہوتا ہے اس لئے میری تحریروں میں وہ تاثیر ہے جو سب پر اثر انداز ہوتی ہے جو اپنی مرضی لکھتے ہیں تو پڑھنے والا اپنی مرضی سے پڑھتا ہے۔ جو الفاظ سے خلوص اور محبت کا اظہار کرتا ہے وہی تلوار سے زیادہ تیز قلم کا زخم لگاتا ہے۔

☆☆☆

اس رنجش میں بھی مزہ ہے جس میں آپ کا موقف درست ہو اور آپ کے موقف کی تائید آپ کا ضمیر کرے۔ رنجش اور ناراضگی میں فرق ہے' ناراضگی' ناراض ہونا ہے اور رنجش رنجیدہ ہونا ہے۔ رنجیدہ افسوس سے ایک درجہ بلند رویہ ہے۔ رنجیدہ وہ ہوتے ہیں جن میں حوصلہ ہوتا ہے اور ناراض بے حوصلہ لوگ ہوتے ہیں یہ انسان کے حوصلہ کے دو پیمانے ہیں۔

☆☆☆

جن لوگوں کا ظرف کم ہوتا ہے پروردگار ان کو زیادہ دے کر آزماتا ہے ان کا امتحان لیتا ہے جس میں اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو بے حوصلہ اور بے صبرے ہوتے ہیں جو دیتا ہے اس کے نام پر دیتے نہیں بلکہ اپنی ذات میں بھی تبدیلی نہیں لاتے۔

☆☆☆

جو لوگ دانستہ خدا سے بغاوت کے مرتکب ہوئے دراصل ان کے دل سیاہ اور بے نور ہوتے

Marfat.com

ہیں......ان کی عقل اندھی اور حواس معذور ہوتے ہیں......خدا کی موجودگی کو محسوس نہیں کرتے......خدا کے سمیع اور بصیر ہونے پر شک کرتے ہیں خدا ایسے لوگوں کی رسی دراز کر دیتا ہے پھر وہ آوارہ زندگی اور فضول خیالات کے ساتھ خود جہنم کا انتخاب کر کے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں ایسے لوگ غیر ضروری عمل میں اپنے آپ کو ملوث کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ خدا سے بغاوت کرنے والے لوگوں کو دوست مت سمجھو اور ان پر اعتبار مت کرو۔

☆☆☆

بردباری حوصلہ کی بنیاد ہے......حوصلہ صبر کی......صبر ایمان کی اور ایمان دیانتداری کی بنیاد ہے۔ دیانتداری انسانیت کی عظمت کی دلیل ہے جس قوم میں اور جس شخص میں دیانتداری نہیں وہ ہمیشہ زوال پذیر رہیں گے۔

☆☆☆

جس کی قوت فیصلہ کمزور ہے اس میں ایمان کی کمی ہے۔ ایمان روحانی قوت ہے۔ کمزور روحیں ہمیشہ غلط اور عجلت میں فیصلہ کریں گی ایمان سے آگے ایقان کی منزل ہے اور ایقان سے آگے گیان کی منزل ہے۔ جتنا جتنا انسان خدائی معرفت کی منزلیں طے کرتا جائے گا سکون اور اطمینان کی منازل طے کرتا جائے گا زندگی تو آسان ہوگی موت اس سے زیادہ آسان ہوگی۔ معرفت الٰہی انسانیت کی منزل عظیم ہے جس پر انسان کم از کم توجہ دیتا ہے انسانیت کی رسوائی دراصل عالم کی رسوائی ہے۔ ایمان کی مضبوطی انسانیت کی خشت اول ہے۔

☆☆☆

جو منافع کسی کے اعتماد کو دھوکا دے کر کمایا جاتا ہے اس میں برکت نہیں ہوتی اور وہ فعل جو ضمیر کے برعکس ہو اس میں اطمینان نہیں ہوتا۔ گاہک کا اعتماد دکاندار کے پاس امانت ہے۔ جو امانت میں خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں دراصل ان کے ذہن میں حرام زدگی رچ بس چکی ہوتی ہے۔

☆☆☆

حقیقت شناس انسان کی راہ میں ہدایت کے دیئے روشن ہوتے ہیں وہ قدم قدم پر خدا کی راہنمائی میں رہتا ہے اس کو کم از کم مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے انسان میں ہر وقت منفی اور مثبت

Marfat.com

طاقتوں کی جنگ رہتی ہے...... وہ ہر وقت خود احتسابی کے عمل سے گزرتا ہے وہ سب سے پہلے خود پر فرد جرم عائد کرتا ہے خدا ایسے انسان کے اندر ہدایت کی شمع روشن رکھتا ہے۔ اس کی فکر میں ہر وقت تازگی رہتی ہے۔ وہ ہر وقت خدا سے رابطہ میں رہتا ہے۔ وہ مظاہر فطرت سے علم حاصل کرتا ہے۔ وہ زندگی اور موت سے یکساں لطف اندوز ہوتا ہے۔

اے میرے خدایا! مجھے حقیقت شناس بنادے...... مجھے اپنے قریب ہونے کا حوصلہ دے...... مجھ پر اپنے خوف کے سایے ہمیشہ رکھ...... مجھے زندگی سے زیادہ موت کی معرفت سے آگاہی بخش دے کیونکہ اس میں زندگی کا اصل مزہ ہے۔

☆☆☆

آپ اپنے ملنے والوں سے اتنا فاصلہ رکھیں کہ آپ کے تعلقات متاثر نہ ہوں۔ جب تعلقات میں جذبات اور اغراض حائل ہو جائیں تو انسان ملنے سے بھی جاتا ہے۔ خود پر اتنا اعتماد ضروری ہے جتنے آپ ہیں۔ صلاحیت سے زیادہ بوجھ مت اٹھاؤ ورنہ فائدہ کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔ اندھا اعتماد انسان کو ایک سطح پر نقصان پہنچاتا ہے۔

☆☆☆

روح کی توانائی نفس کی پاکیزگی ہے۔ تقویٰ کی طاقت دفعتاً انسانی وجدان کا جاگ اٹھنا ہے' ایمان کا نکھار ہے...... خدائی راہ کی حقیقت...... دیانت کا ایقان ہے۔ خدا کی پنہاں راہوں کا جب راز کھلتا ہے تو روح پاکیزگی کا جام پیتی ہے...... جب خود آگاہی اور خدا آگاہی نصیب ہوتی ہے تو انسان مسلمان تر ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

اے انسان! جب تک تو اپنے ہر قدم پر نظر نہیں رکھے گا تجھے دنیا اور آخرت کی کامیابی نصیب نہیں ہوگی۔ ایک کے بعد دوسرا قدم بہترین ہونا چاہئے کیونکہ ہر قدم غلطی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اے انسان! خدا ان کے ساتھ ہے جو اچھی طرح اچھے کام کرتے ہیں۔

☆☆☆

جن خوشیوں میں تمناؤں کی قبریں ہوں وہ خوشیاں دراصل فریب ہوتی ہیں اور جن کی زندگی کا

Marfat.com

زیادہ حصہ بنجر ہوا ان میں خوشیوں کے کبھی کبھی پھول کھلتے ہیں۔ جو زندگی سے ہر وقت شاکی رہتے ہیں خوشیاں ہمیشہ ان سے روٹھی رہتی ہیں۔ وقت کے ساتھ جو تبدیل نہیں ہوتے ان کی زندگی ہمیشہ بے لذت رہتی ہے۔ جو لوگ عیب جوئی میں مستعد اور خود غرضی کا شکار رہتے ہیں وہ خود فریبی میں ہمیشہ مبتلا رہتے ہیں۔ جو لوگ دولت مند ہیں اور غمگین رہتے ہیں وہ ان غریبوں سے زیادہ پریشان ہیں جو غریب تو ہیں مگر غمگین نہیں۔

☆☆☆

جو لوگ آپ کی خوشیوں پر غمگین ہوں آپ انہیں اپنا نہ دوست کہیں اور نہ رشتہ دار سمجھیں......

☆☆☆

وہ لوگ کتنے بے نصیب ہیں جو خوشیوں کی طاقت کا استعمال نہیں جانتے اور دولت کے ہوتے ہوئے غریبوں جیسی زندگی بسر کرتے ہیں پیٹ بھر کر کھاتے ہیں اور روح کو بھوکا رکھتے ہیں......خوشیوں کے ہوتے ہوئے خوشی کی تلاش میں رہتے ہیں......کسی کی خوشی راستے میں مل جائے تو اس سے ناراض ہو جاتے ہیں......مایوس اور رنجیدہ رہنا وہ خود اپنی لوح غیر محفوظ میں تحریر کرتے ہیں۔

☆☆☆

جو بے دین اور بے حیاء ہیں وہی بے عقل اور بے وفا ہیں اور جو خود کو عقل مند اور عقل کل سمجھتے ہیں اگر ان میں حیاء نہیں اور دین کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتے تو وہ ناقص العقل ہیں خواہ انہیں عقل دے کر دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ عقل سلیم والوں کی زبان صادق ہوتی ہے اور ایسے عظیم انسان کے قلب صادق میں صدیقین کا خدا رہتا ہے۔

☆☆☆

جو لوگ عقل اور صحت مند زندگی کے باوجود دنیا میں جہنم جیسی زندگی بسر کرتے ہیں ان کو آخرت والی خوش نصیب جنت کی خواہش نہیں کرنی چاہئے۔ جن کو خدا کے معجزات نظر نہیں آتے نہ جانے وہ خدا کا کلمہ کیوں پڑھتے ہیں۔ جو عقل اور زندگی کی معرفت کو پانے سے قاصر ہیں وہ خدا اور موت کی معرفت کو کبھی نہیں پا سکتے۔

☆☆☆

Marfat.com

غلطی کا اعتراف انسان کے ضمیر کی بیداری ہے اور ایک غلطی دوبار کرنا حماقت......!

☆☆☆

"یہ رقم مجھے لوٹانے کی ضرورت نہیں بلکہ جب کسی اور کو ضرورت کے وقت پریشان دیکھیں تو اس طرح اس کی مدد کریں حساب برابر ہو جائے گا" مسکرا کر اس طرح کی مدد کے لئے ہر وقت اور ہر جگہ اپنے آپ کو تیار رکھو اس طرح آپ کی زندگی میں ایک نئی زندگی جنم لے گی اور وہ بہت خوبصورت ہوگی۔"

☆☆☆

نیکی کے بیج بکھیر دو جب نیکی کا زمانہ آئے گا یہ خود بخود نمودار ہوں گے۔ جس سے نیکی کروا سے کہو کہ وہ ایک نیکی ضرور کرے۔ یہ نیکی ضرور کرو ضرورت کے وقت انسان کی مدد کرو اس طرح انسانیت کی مدد ہو جائے گی۔ نیکی کرتے جاؤ پلٹ کر نیکی آپ کے پاس آ جائے گی کیونکہ زندگی ایک گول چکر کی مانند ہے جہاں سے شروع ہوتی ہے وہیں پر ختم ہوتی ہے کبھی آپ نے غور کیا برائی کا بھی یہی کلیہ ہے اسے "مکافات" کہتے ہیں۔

☆☆☆

معصوم، روشن اور خوبصورت مسکراہٹ میں مسرتوں کے انبار ہیں یہ ماحول کو دل کش اور پُرکشش بناتی ہے یہ دوسروں کے چہروں کی رونق ہوتی ہے۔ جس طرح زبان سے اچھی گفتگو ہوسکتی ہے اسی طرح ہاتھوں سے بھی رویے بدلے جاسکتے ہیں...... ایک ہاتھ اٹھا کر سلام انسان کے اندر اترنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جو اپنا خیال رکھتے ہیں وہی دوسروں کا بھی خیال رکھتے ہیں اور جیسا خیال ہوتا ہے ویسا خیالوں کا جواب ہوتا ہے۔ جو خود سے مطمئن ہے وہ دوسروں کو مطمئن کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے

☆☆☆

جس معاشرہ میں اخلاقیات کا معیار بلند نہیں ہوتا وہ زوال پذیر رہے گا۔

☆☆☆

Marfat.com

اے انسان! امید اور خواہش کے وقت محتاط رہ اور دنیا کو اسی حد تک دیکھ جس حد تک آپ کی دنیا ہے ساری دنیا صرف اللہ تعالیٰ کی ہے انسان کی دنیا صرف اتنی ہے جتنا اس کا دنیا میں وجود ہے۔

☆☆☆

جس طرح جھوٹی گواہی دینا گناہ کبیرہ ہے اسی طرح سچی گواہی نہ دینا اس سے بڑا گناہ ہے نہ جانے لوگ دو آنکھوں کے ہوتے ہوئے صرف ایک آنکھ سے دیکھنا ضروری کیوں سمجھتے ہیں...... خدا کی ایک بات ماننے اور ایک سے انکار کرنا برابری کے اصول سے انحراف ہے خدا کے فرمودات پر اقرار بالعمل لازم ہے۔

☆☆☆

ان لوگوں سے بچو جن کو آپ ہر برائی کے موقع پر موجود پاتے ہو۔

☆☆☆

جب انسانی روح کو ختم کر کے اس میں مشینی روح ڈال دی جائے تو اس میں کام کی صلاحیت تو بڑھ جاتی ہے مگر احساس کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے پھر اخلاقی بے راہ روی کا سارا معاشرہ شکار ہو جاتا ہے پھر انسانی زندگی کے کسی حصے میں بہاروں کے پھول نہیں کھلتے بلکہ بہاروں کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں۔ روح کی زندگی دراصل انسانیت کا سفر ہے بلکہ انسانیت کا جنم ہے۔

☆☆☆

امید کی پھوٹتی فصلوں کو جب ابتداء ہی میں کاٹ دیا جائے تو زندگی کے آثار مٹ جاتے ہیں جن کے سہارے انسان زندہ رہنے کی تمنا رکھتا ہے پھر دلوں میں مایوسی کے کانٹے اُگتے ہیں خوشیوں کے پھول کبھی نہیں......!

☆☆☆

جہاں جذبے مہذب ہوں وہاں رویے نرم ہو جاتے ہیں وہاں مسائل حل ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔ جذبات انسان کو بہا کر لے جاتے ہیں اور جذبے مقدس ہوں تو کنارے لگاتے ہیں۔ جذبوں اور رویوں کے درمیان اعتماد کا رشتہ ہو تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

انسانیت کا احترام چاہتے ہو تو اس کا عکس اپنی ذات میں دیکھو کیونکہ ہر خواہش کی ایک شکل ہے۔ حقیقی زندگی کا مشاہدہ صرف صداقت میں پنہاں ہے۔ صداقت کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے صرف توفیق چاہئے۔ صداقت کے دروازے ان پر کھولے جاتے ہیں جن کی ذات دیانت کی مقلد ہے۔ کھلے دروازے بھی بند نظر آتے ہیں جن لوگوں کے اندر اعتقاد اور یقین کی کمی ہے۔

☆☆☆

جن کے چہرے پر کھلی آنکھیں ہیں مگر دل کی آنکھ بند ہے وہ زندگی اور موت کی معرفت سے ناآشنا ہیں وہ اپنی خواہشات اور تمناؤں کے اسیر ہیں ان کے اردگرد اندھیرا ہے خواہ وہ روشنی میں تشریف فرما ہیں خواہ وہ دولت کے سمندر میں غسل فرما رہے ہیں خواہ فریب زدہ نمازوں میں مبتلا ہیں خواہ وہ بار بار طواف کعبہ میں مصروف ہیں خواہ وہ کسی مسجد کے جاروب کش ہیں۔ جن کے اندر سیاہ ہیں ان کی سماعتیں بہری ہیں وہ اندھوں سے بدتر ہیں۔

☆☆☆

ہر اس چیز کا وجود ہے جو انسان کے تخیل میں ہے اس کو ظاہر کرنے کے لئے انسان کو تجربہ کی ضرورت ہے۔ انسان کے اندر کائنات کی ایک سم ہے مگر وہ اسے استعمال کرنا نہیں جانتا اس کی قوت مشاہدہ انتہائی سطحی اور کمزور ہے جب وہ فکر میں غوطہ زن ہوگا تو اس پر قدرت کے راز فاش ہوں گے اسے جب اپنی ذات سے آگاہی ہوگی۔ ذات سے آگاہی معرفت الٰہی ہے۔ ذرہ کو توڑ کر دیکھو اس میں کتنے راز پوشیدہ ہیں۔ ایک قطرہ میں کتنی طاقت ہے جس سے طاقتور انسان بنتا ہے جن کے مجموعہ کا نام سمندر ہے۔

☆☆☆

خداوندا! جنہیں عقل دی ہے انہیں جذبہ عطا کرنا اور جنہیں علم دیا ہے انہیں عمل کی توفیق عطا کرنا۔ عقل مطلق میں ایک اعلیٰ نفسِ حیات ہوتا ہے اور علم مطلق میں اسرار خودی۔ عقل راحت روح کا باعث ہے اور علم اطمینان کی بنیاد...... تمہاری تنہا عقل تمہاری دشمن ہے اور تمہارا تنہا علم تمہارے لئے عذاب...... تفسیرِ سوز نہ عقل سے نصیب ہوتی ہے نہ علم سے بلکہ حقیقی عشق سے......

☆☆☆

جتنے بڑے آدمی کی نسبت اور جتنی بری خصلت سے آپ شہرت یافتہ ہیں آپ اتنے ہی

Marfat.com

بُرے اور بُری خصلت والے ہیں۔ نسبت انسان کی پہچان ہے اور خصلت انسان کی جان۔

☆☆☆

جس کے اندر روشنی نہیں اس کی زبان سے روشنی کبھی ظاہر نہیں ہوگی جن کی آنکھیں روشن نہیں وہ فطرت کا نظارہ نہیں کر سکتے ...... جن کا دل روشن نہیں وہ معرفت کو پا نہیں سکتے ...... جن کے قلم میں چراغ روشن نہیں وہ دل پذیر تحریر تخلیق نہیں کر سکتا ...... جس کے اندر نور خدا نہیں وہ انسان نہیں بن سکتا ...... جو اندر کی روشنی سے آگاہ نہیں وہ چلتا پھرتا مردہ ہے باہر صرف اسے روشن نظر آتا ہے جس کا اندر روشن ہے۔ لوگوں کو کیا معلوم ان کے اندر اور باہر کیوں اندھیرا ہے وہ زندگی اور موت کی معرفت سے ناآشنا ہیں۔ جب تک نور کی کڑیاں نہ ملیں دور تک روشنی کا نظارہ نہیں ہوتا۔

☆☆☆

جن میں حُسن وطن پرستی نہیں وہ جعلی لیڈر ہیں۔ جو اپنی خواہشات کا اسیر ہے اور انتقام کا جذبہ رکھتا ہے وہ قومی سطح کا لیڈر نہیں ہوتا۔ جہاں انصاف اور اصول کھانے کے باوجود حکمران بھوکا رہے تو پھر اس کا پیٹ حرام کاری کا تنور ہے۔ جہاں عہد اور نظریہ کی حقیقت ثانوی ہو وہاں ڈاکو اور لٹیرے اقتدار کی کرسی پر قابض ہوں گے۔

☆☆☆

جو اپنے نفس کو قابو کرنا جانتا ہو اس سے ڈرو نفس ہمیں اعلیٰ مقام پر لے جاتا ہے اور نفس ہی ہمیں پستی میں اتار دیتا ہے۔

☆☆☆

جو لوگ قبلہ کی بات کرتے ہیں مگر کبھی بھی قبلہ رخ نہیں چلتے انہیں کبھی منزل نہیں ملے گی۔ کعبہ کی زیارت کرتے ہیں توبہ کرتے ہیں مگر کعبہ والے کی بات پر عمل نہیں کرتے ...... توبہ پر قائم نہیں رہتے۔ قبلہ رخ ہونا ضروری ہے اور کعبہ والے کی بات پر عمل سے کامیاب زندگی یقینی ہے۔ قلب پر منافقت کی مہریں ہوں اور زبان پر جھوٹ تو منزل کبھی نصیب نہیں ہوگی۔

☆☆☆

Marfat.com

جو گریبان کا خیال نہیں رکھتے انہیں کے گریبان چاک ہوتے ہیں...... جنہیں یہ معلوم نہ ہو قدم رکھنا کہاں ہے وہ غلط قدم اٹھاتے ہیں۔ جو دوسروں کے ساتھ برائی کرنے کا سوچتے ہیں ان کے ساتھ برائی ضرور ہوتی ہے۔ جو دوسروں کو بیوقوف سمجھتے ہیں دراصل وہ خود بیوقوف ہوتے ہیں۔ جو دوسروں پر اعتماد نہیں کرتا کوئی دوسرا اس پر کبھی اعتماد نہیں کرے گا۔ جو غریب ہوتے ہیں ان کو غربت کا احساس ہوتا ہے۔ جو انسان ہوتا ہے وہی انسانیت کا محافظ ہے...... لوگوں کی باتوں کو چھوڑو آؤ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں اس میں سلامتی کے کوئی آثار باقی ہیں۔

☆☆☆

جس نے اپنی ذات کو پالیا اس نے انسانیت کو پالیا اور جس نے انسانیت کو پالیا اس نے صداقت کو پالیا...... صداقت کا دوسرا نام دیانت ہے...... دیانتداری انسانیت کی روح ہے۔

☆☆☆

زندگی کو قہقہوں کے درمیان اس طرح بسر مت کرو کہ ان میں سے دوزخ کی چیخ و پکار سنائی دے...... زندگی کے دل پر جب احساس کے آنسو ٹپکیں گے تو خون جگر آنسو بن کر آنکھوں سے ظاہر ہوگا۔ انسان کو اپنی پہچان کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ عظیم انسان خدا کی عظمت کی پہچان ہیں۔ زندگی کسی کو فنا کرتی ہے اور کسی کی بقاء کی ضمانت ہے...... کسی کی بقاء کسی کی فنا ہے لیکن نہیں ایک مثال ہے فنا بھی بقاء ہے اور بقاء ہی بقاء ہے وہ اسلام اور حسینؑ ہے دیکھو! قوت حواس کا کتنا کمال ہے۔

☆☆☆

جو کچھ ہم میں ہے اگر ہم میں نہیں ہے تو جس چیز کو ہم اپنا کہتے ہیں ہماری اپنی نہیں۔ جب ہم اپنے خالی اندر کے دروازے کو کھٹکھٹاتے رہیں گے تو اندر سے کوئی آواز نہیں آئے گی۔ روح کی مرضی ہمارے اندر اور باہر کا رابطہ ٹوٹنے نہیں دیتی......!

☆☆☆

خالق اپنی تخلیق سے کبھی مایوس نہیں ہوتا ورنہ تخلیقی عمل رک جائے۔ خدا کا تخلیقی عمل جب تک جاری ہے انسانیت کو کوئی خطرہ نہیں خواہ لوگ اسے رسوا کرنے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرتے۔

☆☆☆

Marfat.com

جب تک اعتماد قائم ہے اور نیت صاف ہے اس وقت تک انسان زوال پذیر نہیں ہوگا یہ دونوں اجزاء انسانیت کی ضمانت ہیں۔

☆☆☆

جب بڑے بڑے لوگ چھوٹے چھوٹے نظر آئیں تو سمجھ لو انسانیت کو خطرہ ہے وہ لوگ دراصل اپنے ضمیر کو فریب دیتے ہیں انصاف کے وقت انصاف کی بات نہیں کرتے اور زندگی میں اپنا فیصلہ صرف اپنے مقصد کے تحت کرتے ہیں نہ کہ قومی اور اجتماعی نقطہ نظر سے ایسے لوگوں کو اپنے مفاد سے آگے کچھ نظر نہیں آتا۔ وہی لوگ بے نصیب ہیں جو کتاب فطرت اور حقیقت کو نہیں پڑھتے۔

☆☆☆

آنکھوں میں آنسو نزول رحمت کی نشانی ہوتی ہے...... کیف وسرور کی کہانی ہوتی ہے یہ بے صدا ایک لے ہے جسے صرف پاکیزہ روح سن سکتی ہے...... ان آنسوؤں میں کامل بزرگی کا ظہور ہوتا ہے ...... مطاہر اور معصوم روحیں ان سے وضو کرتی ہیں۔

☆☆☆

جو شخص اپنی زندگی کے آئینے میں دوسرے کا عکس نہیں دیکھتا وہ شخص مردہ احساس ہے لہذا وہ زندہ احساس انسان کی قدر نہیں کرتا یہ مطلب پرستی کی بنیاد ہے' یہ خود غرضی کی خشت اول ہے' یہ احترام سے دوری کے سفر کا آغاز ہے۔

☆☆☆

اچھی تحریر روح کی غذائے حقیقی ہے اور اچھی تحریر وہ ہوتی ہے جس میں زندہ الفاظ کی عمدہ ترتیب اور استعمال کا نزول ہو تحریر زندگی کو احساس دلاتی ہے اور زندگی میں انقلاب برپا کرتی ہے۔

☆☆☆

گھر کے ماحول کو شادماں رکھنا ہے تو جہاں بزرگوں سے مشورہ گیر ہوتے ہو کبھی کبھی گھر کے چھوٹوں کو بھی مشورہ میں شامل کرلیا کرو اس سے ماحول خوشگوار رہتا ہے اور جہاں بزرگوں کا احساس ہوتا ہے وہاں تابعداروں کے اعتماد میں یقین پیدا ہوتا ہے دراصل یہی اصول زندگی کو

Marfat.com

مضبوط بناتے ہیں۔

☆☆☆

زندگی کی عظمت انسانیت میں پوشیدہ ہے جس نے انسانیت کے راز کو پالیا اس نے اطمینان کو پالیا اور اطمینان دیانتداری میں پوشیدہ ہے اور دیانتداری معرفت الٰہی سے معرفت ذات تک ہے۔

☆☆☆

مثبت رویے کبھی جذبات کو دھوکا نہیں دیتے اور کبھی رسوائی کا باعث نہیں بنتے ...... رویے انسان کے اندر کا عکس ہیں۔

☆☆☆

جو انسان فطرت کے اندر اترتا ہے فطرت اسے اپنے رازوں سے آگاہ کرتی ہے۔ فطرت کا راز اصل علم الہیہ ہے۔ وہ خوش نصیب ہے جو فطرت سے ہم کلام ہونے والے شرف کو پالیتا ہے...... فطرت خدائی دلیل کا عکس ہے...... فطرت خدا کا دوسرا نام ہے...... خدا کی پہچان ہے...... شان ہے

☆☆☆

ان لوگوں کے رُوبرو اپنے کسی عہد کی صفائی مت دو جو عمر کے لحاظ سے عمر رسیدہ نظر آئیں مگر شعور کے لحاظ سے نابالغ ایسے لوگوں کی زندگی کتنی ہی لمبی ہو جائے مگر حرکات بچگانہ رہتی ہیں پھر ان کو زعم ہوتا ہے کہ وہ نہایت عقل مند ہیں ایسے لوگ احترام کی سطح سے خود بخود گر جاتے ہیں مگر اپنی عادت کو زندگی کا حصہ بنا لیتے ہیں پھر یہ خود کو تنہا کر لیتے ہیں پھر اپنے بڑے بڑے گھروں میں مقبرہ کی صورت رہتے ہیں جن میں ان کی روحیں دفن ہوتی ہیں پھر خدا کو بھی ایسے لوگوں پر ترس نہیں آتا حالانکہ وہ نہایت مہربان ہے...... پھر یہ پلٹ کر اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کا حوصلہ نہیں رکھتے...... یہ خدائی قوانین کا مذاق اڑانا اپنی زندگی کا مقصد بنا لیتے ہیں ایسے لوگ صدق دل سے کسی کے ہمدرد نہیں ہوتے مجھے ان سے نفرت نہیں مگر میں انہیں ناپسند کرتا ہوں یہ ناتوانی اور جھوٹ کی اطاعت پر مجبور ہوتے ہیں۔ ان کی اصلیت ظاہر ہو جاتی ہے جب یہ صرف اپنی مرضی کو آخری سمجھتے ہیں ایسے لوگ پُرخلوص انسانوں پر تہمت لگاتے ہوئے بھی نہیں ڈرتے۔ یہ خلوص، صداقت اور انصاف کو شک کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

Marfat.com

آپ ان لوگوں کے حلقہ سے نکل کر خوشی منائیں۔ایسے لوگوں سے ان کی روحیں بھی بیزار رہتی ہیں۔ یہ دولت کی موجودگی میں بیچارگی کی زندگی بسر کرتے ہیں کیونکہ ان کے دل کی گہرائیوں میں بغض اور نفرت مچلتی رہتی ہے۔ان کی دلی مسرت میں بھی کوئی فریب ہوتا ہے۔یہ خوشی خوشی موت کی تمنا کبھی نہیں کرتے جو بزرگی کی حالت میں بھی بچگانہ حرکات کرتے ہیں۔

☆☆☆

سب سے بہترین نعمت صحت مند ذہن ہے اور اس سے آگے پاکیزہ فکر۔صحت مند ذہن محاسبانہ نظر رکھتا ہے پاکیزہ فکر انسان کو ذہنی آلودگی سے محفوظ رکھتی ہے۔

☆☆☆

دنیا اس وقت حقیر لگتی ہے جب غمی اور خوشی کا احساس ہم وزن ہو جائے نہ جانے وہ کون لوگ ہیں جو خوشی کو ہی دنیا سمجھتے ہیں......!

☆☆☆

موت انسانی جسم کے ساتھ کھیلتی ہے اور ایک دن روح کو اڑا کر لے جاتی ہے...... !

اے انسان! ایسی زندگی گزار کہ جب موت تم کو لینے آئے تو تم خوف اور شرم کے بغیر اسے خوش آمدید کہو......دل سفید برف کی طرح صاف ہو...... آپ نے ہر حکم پر عمل کیا ہو۔

☆☆☆

ان لوگوں سے تعلقات اور دوستی مت رکھو جن کا یوم پیدائش اور یوم مرگ ایک جیسا ہو...... صرف ان کے مردہ اجسام کو قبروں میں اتارنا باقی ہو ایسے لوگوں سے یہ سوال مت کرو زندگی کیسے گزر رہی ہے جو زندگی کے متبرک مقصد کو نہیں جانتے۔جو زندگی کو زندگی سمجھ کر گزارتے ہیں ان کے چہروں پر خدا کا نور ہوتا ہے اور دل الوہیت کے شیریں نغمے گاتے ہیں۔

☆☆☆

جو روح کو ناراض کر کے جسم کی لذت کو ترجیح دیتے ہیں دراصل ان کا ضمیر مردہ ہوتا ہے اور ان کے اندر ابدی لذت کی خواہش نہیں ہوتی۔ابدی لذت روح کی پاکیزگی میں ہے۔روح کی پاکیزگی دیانت

Marfat.com

میں پوشیدہ ہے۔ دیانت قناعت کا ایک عکس ہے۔ روح کا عرفان اصل زندگی ہے۔ باطنی روشنی روح کو تازہ دم رکھتی ہے۔ انسان کے شفیق رویے اسے روحانی دولت مند بنا دیتے ہیں ایسا انسان خودفریبی سے دور رہتا ہے وہ روح کے تابع زندگی بسر کرتا ہے جو اصل اور حقیقی زندگی ہے۔

☆☆☆

جو عزت کروانا نہیں جانتے ان کی عزت کرنا ضروری نہیں دراصل عزت ایک نہایت عظیم رشتہ ہے۔ یہ ایک احترام کا رشتہ ہے یہ کروائی جاتی ہے اس کے لئے بہترین رویوں اور لہجوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆☆☆

خدا ان کی مدد نہیں کرتا جن کی زبان پر اسم شیطان ہے اور ان کے دل اور دماغ میں خود شیطان ہے ایسے لوگ فریبی ہوتے ہیں دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ وہ خدا کو مانتے ہیں مگر شیطان کی بات پر عمل کرتے ہیں عبادت خدا کی کرتے ہیں مگر خواہشات کے بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔

☆☆☆

زندگی مچان پر بیٹھی لوگوں کی اکثریت کا تماشہ دیکھتی ہے...... موت زندگی سے آنکھ ملا کر ان پر ہنس رہی ہے۔

☆☆☆

جو لوگ سورج کا رخ دیکھ کر اپنا رخ بدل لیتے ہیں انہوں نے زندگی گزارنے کے کوئی اصول وضع نہیں کیے وہ ہوا کے رخ کو دیکھ کر زندگی کے بادبانوں کا رخ موڑتے ہیں۔

دلیل میں وزن پیدا کرنے کے لئے بزرگوں کے حوالے دیئے جاتے ہیں اس کے لئے قائمی ہوش وحواس کا ہونا ضروری نہیں......!

☆☆☆

لوگ کون ہوتے ہیں جو گناہ اور ثواب کو نظر میں نہیں، نفع اور نقصان کی پرواہ نہیں کرتے صرف لطف، لذت اور مزہ لینے کے لئے پیدا ہوئے ہیں ایسے لوگوں کا مردے قبرستان میں انتظار کرتے ہیں بلکہ وہ مردوں جیسے قبرستان میں اپنے ایام زندگی پورے کرتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

دولت کے ساتھ انسان بڑا نہیں بنتا بلکہ اعلیٰ فکر سے بڑا انسان بنتا ہے۔انسان کے پاس سب سے اعلیٰ دولت اس کی مثبت فکر ہے وہ فکر جس میں خدا کا خوف سرفہرست ہو اور انسان خودشناس ہو۔ خودآگاہی انسان کی اپنی پہچان ہے۔

☆☆☆

جو آپ کو حوصلہ نہیں دے سکتا آپ اس سے کوئی توقع نہ رکھیں۔حوصلہ پہ کچھ خرچ نہیں ہوتا مگر یہ ایک بڑی طاقت ہے تسلی اور حوصلہ میں بڑا فرق ہے تسلی جھوٹی بھی ہوسکتی ہے حوصلہ جھوٹا نہیں ہوتا۔ حوصلہ سے زندگی بسر کرو اس میں لطف ہے۔حوصلہ جذبہ کا محتاج ہے اور جذبہ انسانیت کا جوہر دراصل جذبہ زندگی ہے۔

☆☆☆

جس میں عہدوفا نہیں اس کی کسی بات پر اعتبار مت کرو......!

☆☆☆

جو بچوں سے پیار نہیں کرتا وہ حیوان سے بدتر ہے......!

☆☆☆

مفکر عالم قدس کا نمائندہ ہوتا ہے جو قوم اس کی قدر نہیں کرتی وہ قوم تباہ ہو جاتی ہے جس قوم میں کوئی مفکر نہیں وہ قوم نہیں وہ لوگوں کا ایک بے ہنگم ہجوم ہے......!

☆☆☆

جو کل گزر گیا وہ ایک خواب ہے جس کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی ......! جو کل کو یاد نہیں رکھتے ان کا حال کبھی اچھا نہیں ہوگا......کل انسان کو راہ راست کا پتہ دیتا ہے۔

☆☆☆

گزرا ہوا کل اور آنے والے کل کے درمیان انسان مقید ہے......کل سے نکلتا ہے اور کل میں داخل ہوتا ہے اسے زندگی کہتا ہے۔

بتاؤ! کل کیسا رہا......؟ جیسا آج ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

ہمیں اپنی اولاد کو جو بہترین دولت دینی ہے وہ اعتماد ہے۔اعتماد کامیابی کی بنیاد ہے اور راہ راست کے لئے روشن راستہ۔

☆☆☆

جب تک ہمارا عقیدہ ہمارے یقین کو مضبوط نہیں کرتا ہمارے اعمال اور رویوں میں تبدیلی نہیں آئے گی۔

رویہ کہاں سے ظاہر ہوتا ہے یہ ہمارے عقائد کے نظام سے نمودار ہوتا ہے۔مضبوط عقائد ہی مضبوط یقین کی بنیاد ہیں۔لوگوں کے نزدیک عقائد رسم کی حیثیت رکھتے ہیں اس وجہ سے لوگوں میں تبدیلی نہیں آتی۔لوگ پیدا ہوتے ہیں اور لوگ ہی مرجاتے ہیں یہ سب عدم یقین کے اسباب ہیں......
ہم ویسے ہی ہیں جیسے ہمیں اپنے آپ پر یقین ہے۔یقین انسانیت کی دولت ہے جو یقین کے ساتھ میدان میں اترتے ہیں وہ ناکام نہیں ہوتے۔اصل کامیابی وہ ہے جو یقین کے ساتھ حاصل ہو۔

☆☆☆

زندگی میں سے کچھ تو دوسرے کو دو جو آپ کو ہمیشہ یاد رکھیں۔معاشرہ کو اچھی فکر دو تم ہمیشہ یادگار رہو گے۔اپنے حصے کی ایک شمع روشن کرو زمانہ میں اجالا ہو جائے گا......!

☆☆☆

جب تمہارے اندر سے آواز آئے اوا حق......! سمجھ لو آپ تبدیل ہو گئے ہیں یہی عاطف غیبی ہے۔

☆☆☆

جب تم کسی دوسرے کا کام کرتے ہو تو سمجھ لو تم نے خود اپنا کام کیا ہے......!

☆☆☆

خدا اسے ہی انعام دیتا ہے جو اس کی رضا میں راضی ہے خواہ آپ کا تعلق کسی مذہب سے ہے۔

☆☆☆

اگر آپ غریب ہیں اور کسی کو کچھ دے نہیں سکتے تو جو آپ کے ساتھ زیادتی کرے اسے معافی

Marfat.com

دے دو یہ سب دینے والوں سے بہتر دینا ہے۔

☆☆☆

خدا تو ہمارے ساتھ ہے مگر ہم خدا کی تلاش میں لوگوں کے پاس جاتے ہیں۔ جو زندگی کے فلسفے پر یقین رکھتے ہیں وہ ہر وقت خدا سے رابطہ میں رہتے ہیں۔ وہ اس ایمان کے سہارے زندگی بسر کرتے ہیں جو اندر والے انسان کے پاس ہے اور وہ خودی ہے جو تقدیر بدلنے پر قدرت رکھتی ہے۔ اے انسان! تجھے اپنی پہچان کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

جو جذبہ شکر گزاری سے سرشار ہیں خدا ان کا امتحان نہیں لیتا۔ خدا ہمیں کئی بار برداشت کرتا ہے ہمیں بھی چاہئے کہ جب ہمیں تکلیف ہو ہم اسے شکر گزاری سے برداشت کریں۔

☆☆☆

بار بار اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤ تا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی حاضری یقینی ہو جائے۔ اس سے نفس اعلیٰ کی تسلی ہوتی ہے...... اس سے دل کو سکون ملتا ہے...... اس سے ضمیر میں اطمینان کی دولت جمع ہوتی ہے......

اظہار تشکر انسان کے احساس اور شعور کو بیدار رکھتا ہے آپ اپنے دن کا آغاز خدا کی دی ہوئی نعمتوں سے کریں۔ اللہ تعالیٰ شکر گزار کی بات دھیان سے سنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو اس حد میں کامیاب دیکھنا چاہتا ہے اور اس کی قدر کے مطابق اس میں صلاحیت رکھ دی ہے یہ اس کا کام ہے کہ وہ اپنی صلاحیت کو بروئے کار لائے اس سے رابطہ کے لئے دُعا سے آغاز کرو اور دُعا پر اختتام۔

☆☆☆

خدا اپنے نیک بندوں پر جب رحمت کا نزول کرتا ہے تو ان کے گناہوں کو تباہ کر دیتا ہے اور ان کا نیا جنم ہوتا ہے۔ وہ کبھی کبھی امتحان کورس سے باہر بھی لے لیتا ہے تا کہ اپنے بندہ کے حوصلہ کا امتحان لے یہ اصل زندگی کا ایک رخ ہوتا ہے۔ خدا سے مشورہ گیر ہو کر کام کرو وہ کبھی ناراض نہیں ہو گا خواہ کام غلط ہو جائے...... اس نقصان میں بھی فائدہ ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

کام صدیوں کے لئے کرو اور عبادت لمحوں کے لئے ہر سانس کو آخری سمجھو اور کام کرتے وقت ہر سانس کو اول......!

☆☆☆

جب اخلاقی سرمایہ لٹ جائے تو ظاہری دولت بے فائدہ ہوتی ہے۔

☆☆☆

جو عوام کو لوٹتے ہیں وہی سب سے زیادہ عوامی خدمت کا دعویٰ کرتے ہیں شاید بدعنوانی اور بددیانتی پر اُن کی پختہ ایمانی کا ثبوت ہے۔

☆☆☆

کائنات کی سب سے بڑی محنتی، نیک، صالح اور تابعدار اولاد ہے اور سب سے بہترین رحمت ذمہ دار نیک اور پاکیزہ رزق کمانے والے والدین......!

☆☆☆

الفاظ میں تاثیر اُن کے لئے ختم ہو جاتی ہے جن کا باطن احساس سے خالی ہوتا ہے اور دل مانند سنگ......!

☆☆☆

اختلافات کی دکانوں سے جو سودا ملے گا وہ کبھی خالص نہیں ہوگا۔ اسلامی قدروں کی فروخت ایسی دکانوں پر ہو رہی ہے جن پر مسلک پرست بیٹھے ہوئے ہیں جو اختلافات کو ہوا دیتے ہیں۔

☆☆☆

اُس گناہ کی ہرگز معافی نہیں ہوگی جو دانستہ آپ جانتے ہوں کہ آپ کا کوئی فائدہ نہیں مگر دوسرے کا انتہائی نقصان ہے۔

☆☆☆

انتقام کی آگ انسانی عقل کو اندھا کر دیتی ہے۔

☆☆☆

جب دل میں موت کا جشن منانے کا شوق پیدا ہو تو قبرستان کا سفر کیا کرو، جنازہ کے ساتھ دیوار

Marfat.com

قبر تک جایا کرو یہ روح کی تھراپی ہے...... اپنے لوحِ مزار پر اپنے ہاتھ سے جو چاہے لکھ دو جو آپ اپنے بارے میں اصل اور حقیقی جانتے ہیں اگر زندگی میں موت جیسا مزہ لینا ہے تو یہ ضرور لکھنا۔

''آنسو مت بہاؤ میں اپنے اعمال جانتا ہوں''۔

☆☆☆

عقل مند کی پہچان اور شان یہ ہے کہ وہ آغاز سے پہلے انجام نظر میں رکھتا ہے۔

☆☆☆

جو اپنے نصیب پہ خوش ہے وہ امیر ہے اور جس کی آرزو حاصل سے زیادہ ہے وہ غریب ہے۔

☆☆☆

جھوٹے لوگوں کی رائے سچے انسانوں کے لئے بے فائدہ ہے۔

☆☆☆

عورت وہ کتاب ہے جسے پڑھنے کے باوجود بھی مرد سمجھ نہیں سکتا۔

☆☆☆

جہاں صداقت کو پاؤ وہاں خلوص سے جھک جاؤ۔

☆☆☆

جس چیز کے پانے کی تمنا آپ کے اندر جنم لے اُسے پہلے اپنے اندر تلاش کرو...... ہر گم شدہ آرزو آپ کو اپنے اندر سے ملے گی۔

☆☆☆

بھاگنے والے کو راستہ دو...... ورنہ...... ورنہ وہ آپ کا راستہ روک سکتا ہے۔

☆☆☆

جب آپ کسی اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کریں تو ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے خود کو تیار رکھیں اِس طرح حوصلہ اور صبر میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جو عیش و عشرت کو خیر باد کہہ دیتے ہیں محرومی انہیں نہیں ستاتی......!

☆☆☆

جب کرسی اقتدار پر ہوس پرست اور دولت پرست ہوں تو قوم پر زوال آنا یقینی ٹھہر جاتا ہے۔
قوم کی زندگی کی روح لیڈر میں ہوتی ہے اور اگر لیڈر ہی بے روح ہو تو قوم کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں جس نے اُس کا انتخاب کیا ہے۔

☆☆☆

انسان میں صلاحیت کمزور نہیں ہوتی انسان کا ضمیر ناکام ہوتا ہے جب وہ خدا کی عطا کی ہوئی صلاحیت استعمال میں نہیں لاتا......ارادے کی ناکامی ہوتی ہے' ہمت کی ناکامی ہے سب انسانوں کی پیدائش کا طریقہ ایک جیسا ہے۔

☆☆☆

خودغرضی والی خاموشی انسان کو رسوا کر دیتی ہے جب وہ سچ کے موقعہ پر سچ نہیں بولتا اور حق دیتے وقت جواز تراشتہ ہے

☆☆☆

با اصول دشمن بے اصول دوست سے اچھا ہوتا ہے۔

☆☆☆

جو باپ کسی کا کہنا نہیں مانتا اُس کی اولاد اُس کا کہنا کیوں مانے۔

☆☆☆

مصنوعی کرب دوسروں کے دُکھ سے دھوکا اور اپنے دُکھ سے فریب ہے۔

☆☆☆

جس کے پاس اپنا روزگار نہیں وہ دوسرے کے دسترخواں کا کتا ہے بلکہ اُس سے بھی بدتر ہے وہ بے مقام ہوتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

وہ کبھی نہیں مرتا جس کی موت پر سارا شہر غم زدہ ہو...... وہ دراصل شہر کی زندگی ہوتا ہے' ہر دُکھ میں شریک ہر مشکل گھڑی میں شامل سارا شہر اُس کا قبیلہ ہوتا ہے۔ مرتے وہ ہیں جن کو پڑوسی یاد نہ کرے...... زندگی اپنی سمجھ کر گزارو مگر دوسروں کے نام کردو...... زندگی دو حصوں میں تقسیم کردو ایک اپنے اور بچوں کے نام اور ایک خلق خدا کے لئے تو سارا وطن اپنا شہر لگتا ہے۔

☆☆☆

جب انسان سے اپنے دیانتدار ہونے کا تصور چھن جائے تو پھر اُسے اطمینان اور سکون کی تمنا نہیں کرنی چاہئے پھر اُسے کسی عذاب الٰہی کا گلہ زیب نہیں دیتا...... اگر انسان کے پاس انصاف کی دولت بھی ختم ہو جائے تو بتاؤ پھر کسی پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اُس کی مدد کی جائے اُسے انصاف مہیا کرے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنے دلوں کی میل اور کدورت کو ایک سچی توبہ سے نکالتے ہیں اور خالق سے مضبوط رابطہ رکھتے ہیں۔

☆☆☆

جنہیں اپنا جھوٹ نظر نہیں آتا انہیں دوسرے کا سچ کبھی نظر نہیں آئے گا۔

☆☆☆

خاص لوگ کسی کے نہیں ہوتے لہذا انہیں دوست مت سمجھو بلکہ خاص تو خاصوں کے بھی نہیں ہوتے بلکہ مفاد پرست اور مطلب کے یار ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جب ایک شخص پاکستان بنا سکتا ہے تو کیا 17 کروڑ عوام ایک ایسے شخص کو تلاش نہیں کرسکتی جو پاکستان کو چلا سکے جو پاکستان کو ٹوٹنے سے بچا سکے...... یا ملک پاکستان میں کوئی ایسا شخص نہیں یا عوام میں وہ صلاحیت اور شعور نہیں جو انسان اور انسانیت کی پہچان رکھتا ہو۔ ملک بدنصیب نہیں اِس ملک میں بسنے والے سارے عوام بے نصیب ہیں جو اپنے حق میں اپنا فیصلہ نہیں دے سکتے۔

☆☆☆

آوارہ مزاج شخص سے آپ کبھی فیضیاب نہیں ہوں گے۔ جو اپنی ذات کا دشمن ہے وہ آپ کا

Marfat.com

دوست کیسے ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

جو اپنے کئے کی معافی مانگتا ہے اُسے معاف کر دو مگر اُس کے قریب مت جاؤ۔

☆☆☆

ایک برتن میں کھاؤ گے تو سمجھ آئے گی دوسرا کیا ہے اور کیسا ہے جب دوسرے کے ساتھ سفر کرو گے تو معلوم ہوگا۔

☆☆☆

عبادات فریضہ دلوں کی کدورت کو دور کرتی ہے اور اگر دل کدورت سے بھرے ہوئے ہیں تو وہ عبادت فریب نفسی ہے۔

☆☆☆

جو دوسروں کا سہارا لیتا ہے خدا اُسے سہارا نہیں دیتا اور جو خدا کو سہارا بنا لیتا ہے خدا دوسروں کو کہتا ہے اِس کا سہارا بن جاؤ۔

تمام عمر سہاروں پہ آس رہتی ہے ۔۔۔ تمام عمر سہارے فریب دیتے ہیں

سہارا دو ضرور مگر سہاروں پر مت رہو جو ہر وہی کام آئے گا جو آپ کے اندر ہوگا۔

☆☆☆

جو نا سمجھ ہے اُسے سمجھایا جا سکتا ہے اور جو یہ کہے وہ سمجھدار ہے اُسے کون سمجھائے یہ اختلافات کے بنیادی اسباب ہیں۔

☆☆☆

جن کے ذہن میں قوت ایمانی بھری ہوئی ہو انہیں غصہ نہیں آتا وہ قوت فیصلہ کو معرفت موت و حیات سے قابو میں رکھتے ہیں۔ وہ ہر شئے کو فنا کی نظر سے دیکھتے ہیں وہ اپنے بقاء نفس کے لئے غصہ پر قابو رکھتے ہیں۔ غصہ نفس کا غرور ہے منہ زور ہے۔

☆☆☆

جو ماضی میں رہ کر آج گزارتے ہیں اُن کی صلاحیت سو جاتی ہے اور کامیابی دور رہتی ہے۔ وہی

Marfat.com

لوگ آگے بڑھتے ہیں جو ماضی کو فراموش کر کے مستقبل کے بارے میں سوچتے ہیں۔

دن کیسا بھی ہو گزر جاتا ہے مگر آنے والے دن کا فیصلہ کرتا ہے دن خود بولتا ہے کیا کیا ہے۔

☆☆☆

جن کی اپنی اولاد کہنے میں نہ ہو اُن کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسرے کی اولاد پر انگلی اٹھائیں۔

☆☆☆

جب عوام سرکار کے ساتھ نہ ہوں تو سرکار کا ہر وہ فیصلہ غلط ہوگا جو وہ یہ سمجھ کر کرتی ہے کہ یہ عوام کے حق میں ہے۔ عوام مجذوب ہے اِس کی زبان پر جو لفظ آ جائے اُسے انقلاب کہتے ہیں۔

☆☆☆

جن خوابوں میں رات کٹے وہ زندگی کے لئے فائدہ مند کبھی نہیں ہوتے زندگی نصب العین مانگتی ہے۔

☆☆☆

جب اندر کے بند ٹوٹ جائیں تو باہر کے بند انسان کو بچا نہیں سکتے۔ انسان کے اندر یقین کا مضبوط بن بندہ کو خدا کی رضا پر راضی رکھتا ہے۔

☆☆☆

جب گھر اندر سے تقسیم ہو جائے تو اُسے باہر کا سیلاب بہا لے جاتا ہے۔

☆☆☆

جو انقلاب لانے کا نظریہ دیتے ہیں وہ انقلاب آنے سے پہلے چلے جاتے ہیں مگر انقلاب کے بعد زندہ رہتے ہیں۔

☆☆☆

جو اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں اُنہیں کوئی شرمندگی نہیں اٹھانی پڑتی۔

☆☆☆

جو اللہ کا دین ہضم کر جاتے ہیں اُن کے لئے سب جائز ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جو سائلانہ نظر سے آپ کی طرف دیکھے اُس کا سوال پورا کرنے کی حت المقدور کوشش کرو خواہ تھوڑا دو......خدا احوال نیت جانتا ہے۔

☆☆☆

ہر دن انسان سے اپنا حصہ لے کر چلا جاتا ہے اور دوسرے دن کی ذمہ داری چھوڑ جاتا ہے۔

☆☆☆

جو والدین سے بچے حاصل کرتے ہیں دراصل وہی اُن کا بنیادی سرمایہ ہوتا ہے۔ ماں کی گود بہترین تربیت گاہ ہے اچھی ماں اچھی قوم' اچھی قوم بہترین اور کمال ترین وطن کے لئے ضروری ہے۔

☆☆☆

جواز تراشی سب سے بدترین رویہ ہے۔

☆☆☆

بدمزاج بیوی گھر کی تباہی اور اولاد کی بربادی کی ذمہ دار ہے ایسی عورت گھریلو امن کی دشمن ہوتی ہے۔

☆☆☆

جو عورت یہ کہے اُسے کسی کی پرواہ نہیں وہ معاشرہ کو کچھ نہیں دے گی جبکہ معاشرہ کے پاس سب سے بہترین رویے دینے والی ہستی عورت ہے۔

☆☆☆

بھیک مانگنے والے کو طعنہ سن کر غصہ نہیں کرنا چاہئے۔

☆☆☆

جب گھر کی بے حسی سربراہ کو کھانے لگے تو اُسے ایک بڑی سی چپ خود کو لگا لینی چاہئے اِس طرح وہ اندر سے اپنے آپ کو ٹوٹنے سے بچا سکتا ہے۔ باہر کے حالات ایک حد تک قابو میں رکھے جا سکتے ہیں مگر جب انسان اندر سے بکھر جائے تو اُسے یک جاء کرنا انتہائی مشکل ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

زندہ رہنے کے لئے جب امید ختم ہو جائے اُس وقت توبہ کا وقت بھی ختم ہو چکا ہوتا ہے توبہ کا وہ وقت ہے جب گناہ کی طاقت ہو مگر گناہ نہ کیا جائے۔ توبہ خدا کے ساتھ گناہ نہ کرنے کا پکا عہد ہے جو اِس عہد کو توڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن کا سخت کڑا امتحان ہوگا اور اِس جرم کی معافی نہیں ہوگی

☆☆☆

دنیا ایذا خانہ ہے نا کہ عیش وعشرت کدہ جتنی جس کی قوت قلب ہے اتنا اُس کا امتحان ہے۔ سب سے بڑا امتحان یہ ہے کہ سب کچھ چھن جائے مگر زبان پر شکر الحمدللہ کا ورد جاری رہے یہ قلب ایمان کی پختہ نشانی ہے یہی جاودانی ہے یہی فکر لافانی ہے یہی روح انسانی کو جرات مند بناتی ہے۔

☆☆☆

بے نور اشخص کبھی فراخ دل نہیں ہوگا اِس کا ذہن تنگ دست ہوتا ہے۔

☆☆☆

میں ہر وقت قبرستان والا پاسپورٹ جیب میں رکھتا ہوں اُس میں موت کا ویزا لگا ہوا ہے۔

☆☆☆

زندگی کو جو رسم ورواج کی بوسیدہ بیڑیاں پہنا کر گزارتے ہیں اُن کی ساری زندگی قید میں گزر جاتی ہے ایک قید سے رہائی ملتی ہے تو دوسری قید میں ڈال دیا جاتا ہے با مشقت زندگی کبھی شعور کی منزل کو پا نہیں سکتی انسانی فکر کو زنگ آلودہ کر دیتی ہے گزر جانے کے بعد انسان کو ہوش آتا ہے اُس نے خود پر کتنا ظلم کیا ہے۔

☆☆☆

جو اپنی ترجیحات کا خیال نہیں رکھتا اُس کے ہر کام میں کوئی نا کوئی خامی رہ جائے گی...... وہ وقت کو پیچھے چھوڑ دے گا یا وقت سے آگے نکل جائے گا وہ کبھی بھی وقت کے ساتھ نہیں چلے گا۔

☆☆☆

بے حسی یہ ہے کہ انسان اپنے مفاد سے چپکا ہوا ہوتا ہے اُس کے اردگرد کیا ہو رہا ہے اُسے اُس سے کوئی غرض نہیں۔ ایسا معاشرہ بہت تھوڑا عرصہ زندہ رہتا ہے...... آہستہ آہستہ اُس کی روح مرجاتی

Marfat.com

ہے اور روز روز کا مرنا' بربریت' ہلاکتیں' دہشت گردی لوگوں کے ذہنوں پر اثر انداز نہیں ہوتی پھر لوگ رسمی طور پر مذہب پرستی کا سہارا لیتے ہیں اُن کے دلوں پر سے غم کا پہرہ اٹھ جاتا ہے اور درد کا احساس ختم ہو جاتا ہے ایک جھٹکا لگتا ہے اور پھر بے حسی کے سمندر میں غرق ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

جس شخص کے اندر بنیادی قدروں کا قحط پڑ جائے اُس کے دل پر جھوٹ اور سچ کا اثر ختم ہو جاتا ہے یہی وہ فرق ہے جو انسان اور لوگوں کے درمیان ہے، زندہ اور مردہ کے درمیان......!

☆☆☆

جو انسان کی قدر نہیں کرتا وہی انسانیت کی تذلیل کرتا ہے...... جب انسان، انسان نہیں رہے گا تو انسانیت کہاں رہے گی۔ جو غیر اخلاقی رویوں اور غیر فطری لہجوں سے آپ کی تذلیل کرے وہ آپ کا دوست نہیں ہوگا۔

☆☆☆

زندگی بہتے دریا کی طرح ہے مگر زندگی کی کسی سطح پر تو اُس کے آگے بند باندھنے کی اشد ضرورت ہے ورنہ بہتے بہتے بے فائدہ کہیں نا کہیں اِسے ضرور رکنا ہے۔ موجودہ دور کے صاحب اقتدار اِسی زندگی کی طرح ہیں کہیں تو اُن کی ہوس حرص کو رکنا چاہیے کروڑوں لوگوں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں مگر اپنی زندگی کی حفاظت نہیں ہو سکتی یہ خدائی اصولوں کی نفی ہے جو خدائی اصولوں کو پامال کرتے ہیں خدا انہیں ایسے پامال کرتا ہے کچھ نام نہاد شہید گڑھی خدا بخش میں زیرِ زمین چلے جاتے ہیں کچھ مسجد کے بیرونی صحن میں پردہ پوش ہو جاتے ہیں مگر لوگوں کی بددعائیں اُن کا پیچھا نہیں چھوڑتیں خواہ ہزاروں صورتوں میں اُن کو بخشش کی دعائیں ہوں۔ مظلوم عوام کا خون بے رنگ نہیں ہوتا۔

☆☆☆

جب اولاد کے ذہن میں خناس بھر جائے تو والدین کو اپنی عزت کی حفاظت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسی اولاد کے سامنے والدین مظلوم ہوتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

زاویہ عرفان و وجدان

قلب حسین وڑائچ کا خزینہ علم و عرفان

زیر طباعت

☆ ادراک — سوچ سے قلم تک کا سفر 2
☆ لفظ لفظ حقیقت — کائنات کا عظیم ترین لفظ دو حروف سے ہے ''س اور چ''
☆ پیامِ فکر — علم محسوسات الفاظ کو خلق کرتا ہے
☆ لمحوں کے زاویے — میں نے کیا محسوس کیا
☆ رموزِ ادب — ادب انسانیت کی سائنس ہے
☆ نشتر — قلبی لطافتوں کے حسین لہجے
☆ صدائے حق — دیانت داری اطمینان کی خشتِ اول ہے
☆ نورِ حقیقت — حقیقت میں خدا کا نور ہے
☆ اسرارِ حیات — زندگی ایک لمحہ ہے
☆ لوحِ دل — انسان خود اس کا کاتب ہے
☆ آتشیں حروف
☆ معرفت
☆ اسلوب زندگی
☆ سفرنامہ صیام
☆ نغمہ حیرت
☆ بکھرے موتی
☆ اسلوبِ زندگی
☆ آوازِ نفس
☆ دستورِ انسانیت

Marfat.com

طباعت شدہ

- ☆ زندہ لمحوں کا احساس — ایوارڈ یافتہ
- ☆ انسان اور حقیقت — ایوارڈ یافتہ
- ☆ ضمیرِ شب کا سفر
- ☆ ریزۂ فکر
- ☆ افکارِ صداقت
- ☆ آثارِ زندگی
- ☆ ادراک — ایوارڈ یافتہ
- ☆ جواہرِ فطرت
- ☆ نورِ حقیقت

Marfat.com

Marfat.com

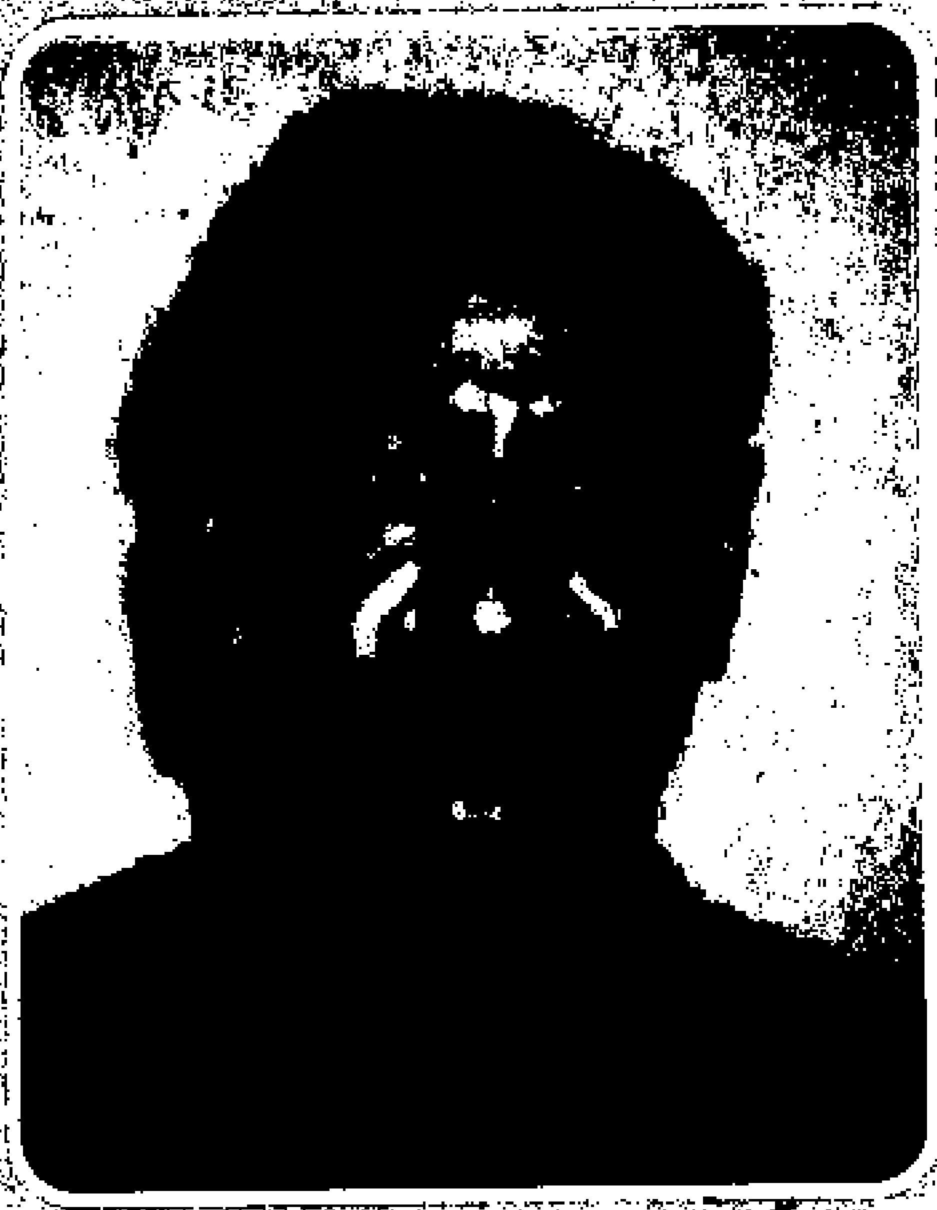

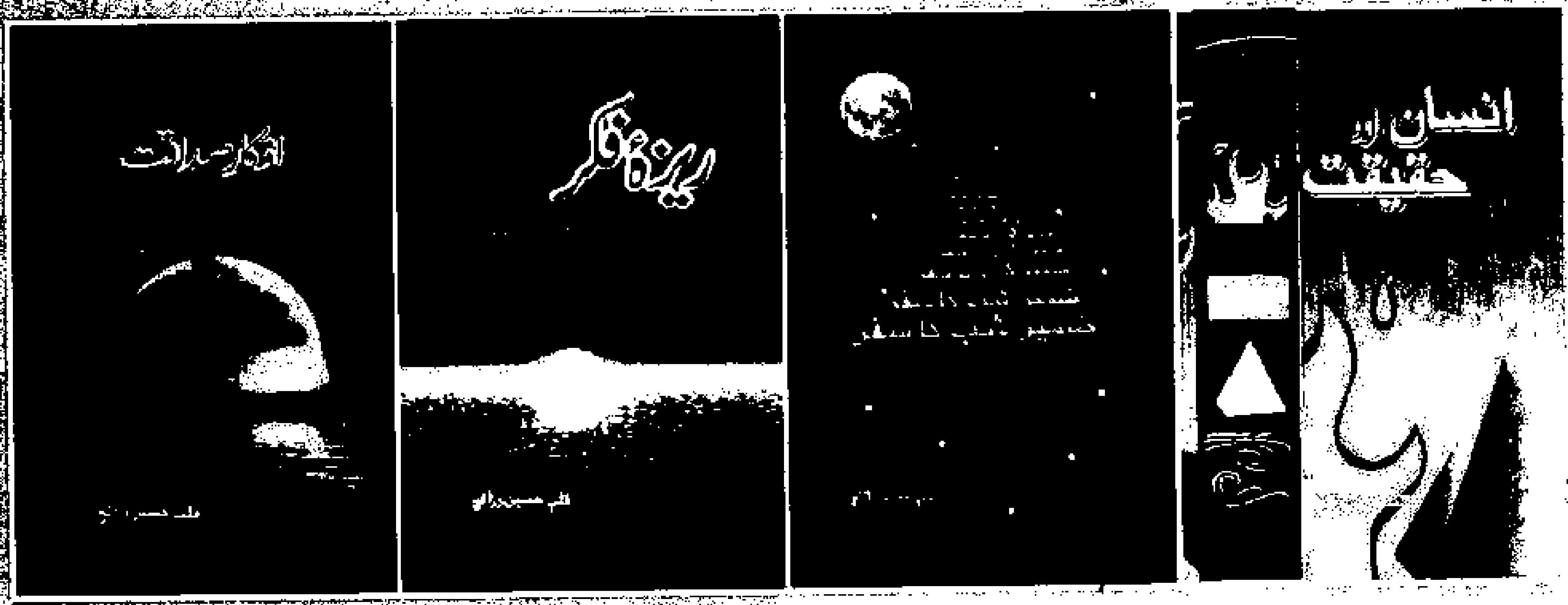

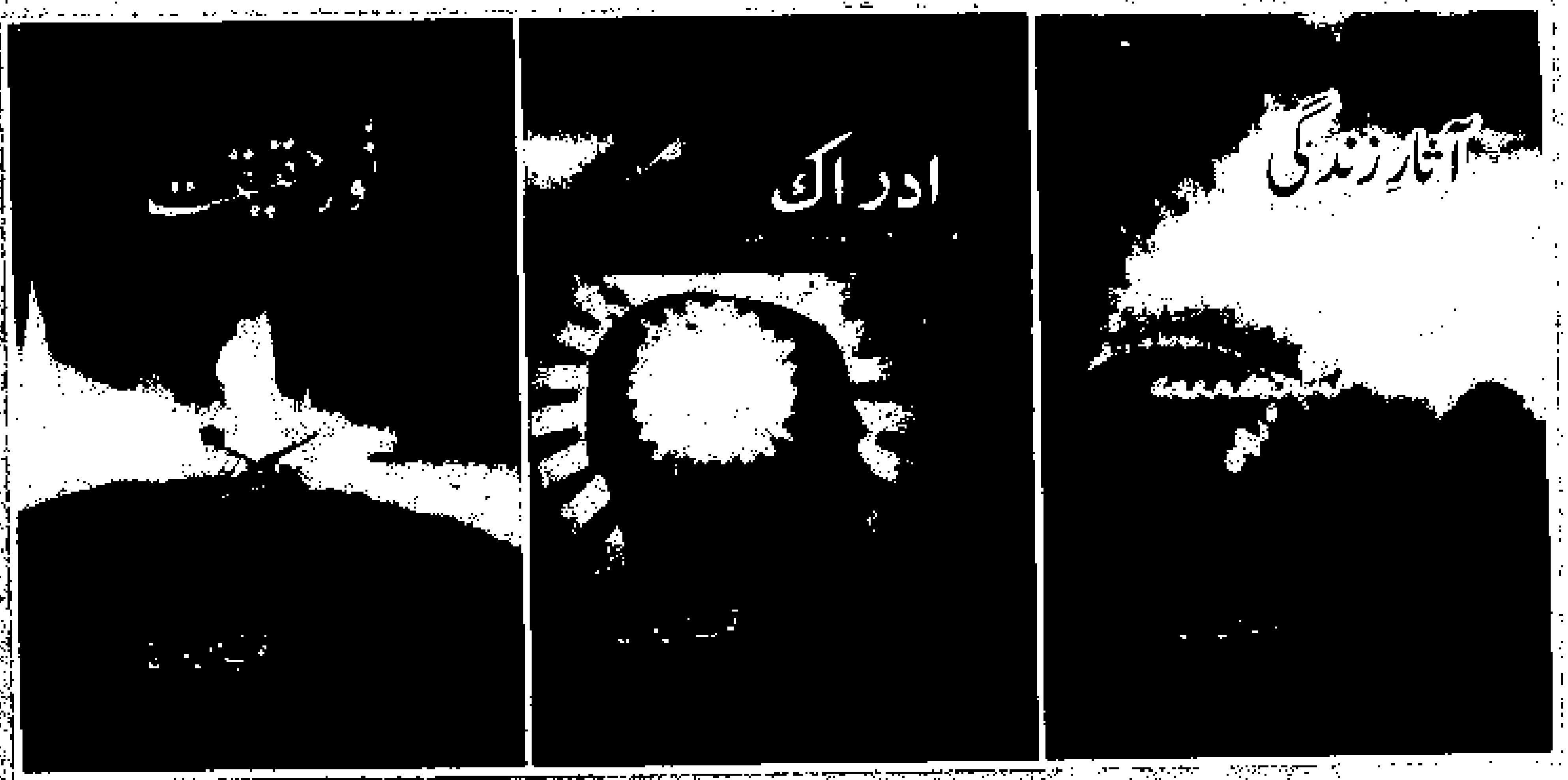

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ، 40-اُردو بازار، لاہور۔

فون: 37232336، 37352332 فیکس: 37223584

www.ilmoirfanpublishers.com

E-mail: ilmoirfanpublishers@hotmail.com

Marfat.com